هٰذا کتابٌ عربیٌّ مبینٌ

ما یغنیک فی الصرف

یعنی اردو زبان میں صرفِ عربی کے مسائل

جس کو

مولوی حافظ محمد نذیر احمد خاں صاحب بہادر سابق ڈپٹی کلکٹر و ممبر بورڈ آف رونیو
ریاست حیدر آباد دکن حال وظیفہ خوار سرکار عالی نظام
مصنف مرآۃ العروس و بنات النعش و توبۃ النصوح وغیرہ نے تالیف کیا

اور

محمد نذیر حسین تاجر کتب دہلی دریبہ کلاں کی فرمائش سے
سنہ ۱۸۶۹ء
مطبع انصاری واقع دہلی میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

خدا اپنے فضل و کرم سے پورا کرے تو ارادہ یہ ہے کہ شائقین زبان عربی کے واسطے صرف و نحو کے چھوٹے چھوٹے دو رسالے ایسے بنا دیجیے کہ انکو پڑھ کر عبارت عربی کو صحت کے ساتھ پڑھ لینے پر بخوبی قادر ہو جائیں یہ پہلا رسالہ ہے جسمیں صرف کا بیان ہے۔ بیشک اس کا پڑھنے والا صرف کا علامہ محقق تو نہیں ہو جائیگا مگر امید ہے کہ جتنی باتیں ضروری اور بکار آمد ہیں وہ سب کچھ جانے سب کچھ سمجھے اور سبکا برتاؤ کر سکے۔ صرف و نحو عربی کا سامان جو کتب مروجہ میں ہے اُسکو کافی و وافی کہنا ایک طرح کی بے انصافی ہے وہ کافی سے کہیں زیادہ اور وافی سے کہیں بڑھکر ہے۔ مختصرات مطولات متون۔ حواشی۔ منہیات۔ شروح تعلیقات ملا کر بجائے خود ایک کتابخانہ ہے جسکو بالاستیعاب دیکھنے کے لیئے اگر تمام عمر طبعی نہیں تو تمام عمر تحصیل بدقت وفا کرے تو کرے مصنفین کی طبع آزمائیوں نے صرف و نحو کو عقبات بنا دیا ہے۔ کوئی ایسا ہی تقدیر کا ستم ہو تو انسے باہر نکلے۔ سچ ہے لڑکوں کا کھیل مینڈکوں کی موت ہے میں جو مبتدیان عربی خواں کو دیکھتا ہوں تو اُس ستارہ شناس کو یاد کرتا ہوں جسکو منظور تھا کہ اجرام فلکی میں جو صنائع بدائع قدرت مضمر ہیں اُنکو دیکھے۔ مگر وہ دوربین کے کیل پرزوں کی ساخت میں ایسا محو ہوا کہ آسمان کی طرف نظر بھر کر بھی نہ دیکھ سکا۔ میں نے اس رسالے کے جمع کرنے میں تو کوئی نیا قاعدہ باندھا نہ کوئی نیا مسئلہ ایجاد کیا۔ پھر کیا تو کیا کیا۔ اتنا کیا کہ ع متاع نیک ہر دوکاں کہ باشد۔ ادھر سے اُدھر سے جوڑ بٹور کر مطالب کو اچھے طور پر مرتب کر دیا۔ ترتیب جو میں نے اختیار کی ہے میرے گمان میں نئی اور قریب الفہم ہے۔ اول تو میں نے یہ ثابت کیا کہ الفاظ میں گروہ بندی ہے جتنے الفاظ میں چند حرف مشترک ہوں اور اُنکے معانی میں بھی کوئی امر مشترک پایا جاے وہ الفاظ ایک گروہ یا ایک باب ہیں اور حروف مشترک مادۂ باب۔ مادہ باب میں جو جو تغیرات حسب غرض سے کیئے جاتے ہیں اُنکو صرف نے قواعد کے طور پر منضبط کر دیا۔ معلوم ہے

ہوا کہ تغیرات اکثر خاص حروف مادہ باب پر زیادہ کرنے سے ہوتے ہیں۔ اور زوائد تین قسم کے ہیں۔ ۱ زوائد نقل باب
۲ زوائد اشتقاق۔ ۳ زوائد توزین و الحاق۔ ۱ زوائد نقل باب سے ابواب ثلاثی و رباعی مزید و مجرد پیدا ہوئے۔ اس بیان کو بمنزلہ
کتاب منشعب کے سمجھو مگر خواص ابواب کا تذکرہ میرے رسالے میں زیادہ ہے۔ پھر ۲ زوائد اشتقاق سے ماضی مضارع وغیرہ کے صیغے
جنکا مذکور میزان الصرف میں ہے مگر میزان الصرف میں صرف ثلاثی مجرد کی گردان ہے میں نے جو قواعد اشتقاق لکھے ہیں عام ہیں
۳ زوائد توزین چونکہ سماعی ہیں چند مثالیں دیکر انکی تصریح سے سکوت کیا۔ اسکے بعد میں نے معتلات کو اس تمہید سے شروع
کیا کہ زوائد اشتقاق و نقل باب وہ تغیرات ہیں جو معانی خاص کی غرض سے کیے جاتے ہیں اور انکے علاوہ بعض
تغیرات وہ ہیں جنکو وہ حروف جنسے کلمہ مرکب ہے اقتضا کرتے ہیں مہموز و معتلات و مضاعف کے قواعد علیحدہ علیحدہ لکھے
ہیں اور ہر ایک کی وافر مثالیں اُسکے قاعدہ کے ذیل میں مع تعلیلات و حوالہ قواعد بیان کر دی گئی ہیں آخر میں
رسم الخط کا رسالہ لگا دیا ہے اور اُس میں بھی ضروری قاعدے مذکور ہیں غرضکہ اس رسالہ کے چار حصے ہیں اوّل
منشعب مع خواص الابواب دوم میزان صحاح سوم معتلات چہارم رسم الخط۔ با اینہمہ رسالہ جسقدر ہے مختصر ہے
اسکے حجم سے ظاہر ہے۔ ایک بات کی کسر رہ گئی ہے وہ یہ کہ آخر میں دو چار ورق تمرین کے بھی ہوتے تو بہتر ہوتا یعنے
مثلاً پانسو متداول صیغے واسطے مشق کے لکھ دیے جاتے۔ البتہ میں پسند نہیں کرتا جو اتنا موٹی کے چیستانی
صیغوں کو کہ اُن میں غور کرنا طالب کی پریشانی خاطر کا موجب ہے مگر اتنا (اتنا ذرا سا) کام میں نے معلمین
و اساتذہ کی کے ذمہ چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی تجویز کے مطابق اور متعلم کی حالت کے موافق
تمرین کی مشق کرالیں گے والحمد للہ اولاً و آخراً

حررہ نذیر احمد وفقہ اللہ التزود لغد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مبدأ فیاض جلّ وعلا شانہ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت عظمیٰ گویائی ہے جو انسان کے حصے میں آئی ہے۔ آدمی مختلف طور کی آوازیں مُنہ سے نکالتا ہے اور اُن آوازوں کو اُسنے اپنا ترجمان بنا رکھا ہے۔ جسکے ذریعہ سے وہ اپنا مافی الضمیر دوسروں پر ظاہر کرتا ہے۔

موجودات عالم اور اُنکے آپس کے تعلق یا فعل و انفعال سے جو حالتیں اور کیفیتیں موجودات پر طاری ہوتی ہیں ہر ایک کا کچھ نہ کچھ نام ٹھہرالیا ہے جس کو اصطلاح صرف میں اسم کہتے ہیں جیسے زَیْد (ایک خاص شخص کا نام) فَرَس (گھوڑا) نُوْر (روشنی) شُجَاع (بہادر) عِلْم (جاننا) کَسْر (توڑنا) جن الفاظ سے موجودات کی حالتوں اور کیفیتوں کو جو زمانہ گذشتہ میں واقع ہوچکیں یا بالفعل زمانہ موجود میں ہورہی ہیں یا آیندہ ہونگی تعبیر کریں اُنکو فعل کہتے ہیں جیسے اَفَإِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ (اگر وہ مرگیا یا مارا گیا) اور سَوْفَ یُغْنِیْہِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ (کبھی نہ کبھی اللہ اُن کو اپنے فضل سے غنی کرے ہی گا) اور یَا بُنَیَّ ارْکَبْ مَعَنَا (بیٹا تو بھی ہمارے ساتھ چڑھ لے)

سلہ ان مثالوں میں فعل یہ ہیں مَاتَ۔ قُتِلَ۔ یُغْنِی۔ ارْکَبْ ۱۲

اور إِنِّي لَيَحْزُنُنِي[1] أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ (تمھارا اُسکو ساتھ لیجانا تو مجھکو الکھرتا ہی) جو لفظ موجودات کے تعلق پر دلالت کرے حرف بولا جاتا ہے جیسے فِي[2] السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ (تمھاری روزی آسمان میں ہی)۔ غرض کہ گفتگو کے تمام الفاظ اسم و فعل و حرف ان تین قسموں سے باہر نہیں۔ جن لوگوں نے علم صرف کو وضع کیا اُنھوں نے مواقع استعمال و محاورات کو تتبع کر کے وہ علاقہ دریافت کیا جو الفاظ ایک دوسرے کیساتھ رکھتے ہیں غور کر کے دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زبان بھی بجائے خود ایک دنیا ہے جسطرح زمین پر کروروں آدمی بستے ہیں زبان میں لاکھوں الفاظ ہیں۔ زمین کے باشندے بعض ایک دوسرے سے بالکل مغایر ہیں اور بعض ملکی قومی مذہبی شباہت قرابت وغیرہ کے تعلقات رکھتے ہیں اسیطرح الفاظ میں بھی ایسے گروہ کے گروہ پائے جاتے ہیں جو ایک اصل کی فروع یا ایک باپ کی نسل معلوم ہوتے ہیں اگرچہ ہر لفظ ایک خاص معنی کے لیئے موضوع ہی اور اسیواسطے دوسرے الفاظ سے تعداد یا ترتیب میں حروف یا حرکات و سکنات میں جُدا اور ممتاز ہے۔ لیکن یہ امتیاز بمنزلہ عوارض شخصی کے ہی جیسے آدمیوں میں خط و خال کا تفرقہ۔ مگر پھر بھی ایک گروہ کے الفاظ میں چند حروف یکسانی کے ساتھ مشترک پائے جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی سب کے معنوں میں بھی ایک امر مشترک معلوم ہوتا ہی اور یہی انسبات کی بڑی پہچان ہے کہ یہ تمام الفاظ اصل واحد کی فرع ہیں۔ جو حروف جملہ الفاظ میں پائے جاتے ہیں۔ اُن کو مادّہ کہتے ہیں اور اُس گروہ کو باب مثلاً

---

[1] اس مثال میں يَحْزُنُ فعل ہے ۱۲ [2] اس مثال میں فِي حرف ہے ۱۲

ضَرَبَ (توایک مرد نے مارا) یَضْرِبَانِ (وہ دو مرد مارتے ہیں یا ماریں گے[1]) اِضْرِبْ (مار تو ایک مرد) لَمْ اَضْرِبْ (میں نے نہیں مارا) ضَارِبَۃٌ (مارنے والی عورت) مَضْرُوْبُوْنَ (پٹے ہوئے کئی مرد) کہ ان سب الفاظ میں ض۔ر۔ب ہر جگہ موجود ہے اور ضرب اس باب کا مادّہ ہے جب ایک باب کا مادّہ دریافت کر لیا تو پھر اسکی تفتیش کی کہ کس کس غرض اور مطلب سے کیا کیا تغیرات اس مادّہ میں کیئے گئے۔ ان ساری باتوں کو قواعد کے طور پر منضبط کرنے سے علم صرف مدوّن ہو گیا۔ اس علم کے قواعد ضوابط کلیہ نہیں ہیں بلکہ استعمال و محاورہ کے محکوم ہیں اور تغلیبیہ ہیں یعنی جب کوئی قاعدہ بیان کیا جائے تو یہ سمجھو کہ اکثر مثالوں میں عموماً اسکا عملدرآمد ہے مگر ممکن ہے کہ چند مثالیں خلاف قاعدہ بھی ہوں جنکو شاذ کہتے ہیں۔ قواعد مطرد یعنی کلیہ اس علم میں گنتی کے چند قاعدے ہیں۔ بہت لوگ تکلفات بارِدہ کرکے قواعد صرف کو مثل قواعد عقلی جامع اور مانع ثابت کیا کرتے ہیں اور انجام کار انکو بھی عاجز آکر شاذ اور خلاف قیاس ماننا پڑتا ہے پس بہتر ہے کہ پہلے ہی سے اس علم کے قواعد کو کلی نہ تسلیم کیا جائے۔ گو قواعد صرف کبھی کبھی ٹوٹتے ہوتے بھی دیکھو مگر اس سے ان قواعد کو حقیر مت سمجھو۔ ہزار آفریں ہے متقدمین پر جنہوں نے زحمت شاقہ اٹھا کر عام باتوں کو استنباط کیا اور محصلین کے لیئے ہر طرح کی سہولت بہم پہنچا گئے۔ گروہ بندی جسکا تذکرہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ ہم کر رہے تھے افعال میں عموماً پائی جاتی ہے اور اسما میں کمتر اور حروف میں بالکل نہیں اسی گروہ بندی

[1] چونکہ مضارع حال و استقبال دونوں کے لیئے آتا ہے۔ اسلیئے ترجمہ بھی دونوں طرح کیا گیا ۱۲

کو اشتقاق[1] اور تصریف کہتے ہیں کیونکہ مادّہ باپ اپنے گروہ کے جملہ الفاظ کا ماخذ اور مشتق منہ
ہے اور یہ مادّہ مختلف معانی پر دلالت کرنیکے لیئے مختلف پیرایوں میں گردش کرتا ہوا نظر
آتا ہے۔ اسمار میں جس جس کا مدلول کسی چیز کی نفس ذات ہی وہ گروہ بندی سے الگ ہے یعنی
جامد ہی جیسے اَرْض (زمین) مَاءٌ (پانی) اور جسکا مدلول ذات باعتبار کسی حالت کے ہی
وہ مشتق ہے جیسے اَسْوَد (سیاہ) مَقْتُوْل (مارا ہوا) مُجَمَّۃٌ (اُسترہ) مَرْکَز
(نقطۂ وسط دائرہ) اسمار مشتقہ تصریف کے اعتبار سے زمرۂ افعال میں گنے جاتے ہیں
اسمار جوامد میں بھی تصریف ہوتی ہے مگر بہت کم یعنی تثنیہ۔ جمع۔ تصغیر۔ نسبت
چونکہ حروف میں تصریف نہیں ہوتی اسیواسطے اہل تصریف کو اُنسے کچھ سروکار نہیں مگر
ازانسکہ بعض حروف افعال میں موثر ہوتے ہیں اور افعال کی بناوٹ یعنی اُن کے صیغوں[2] میں
حروف کی وجہ سے تغیر واقع ہوتا ہے اسواسطے علم صرف میں حروف کا بھی تھوڑا سا تذکرہ
افعال کے ضمن میں ہوا کرتا ہے قبل اسکے کہ قواعد تصریف منضبط کیئے جائیں جاننا ضروری ہے
کہ مادّہ یا ماخذ کتنے حرفوں سے مرکب ہوتا ہے یعنی حروف اصلی کلمہ میں کتنے ہوتے ہیں کیونکہ
پہلے حروف اصلی کی تعداد مقرر ہولے تب تو معلوم ہو کہ اُنمیں کس غرض سے کیا زیادتی

---

[1] یہ اشتقاق جسکا مذکور ہے اشتقاق صغیر ہے اور اسکی شناخت بھی دشوار نہیں جن لوگوں نے الفاظ کے تعلق باہمی میں زیادہ تلاش کی اُن کو دو قسم کی اشتقاق اور بھی ملے اشتقاق کبیر وہ یہ ہے کہ حرف بھی مشترک ہیں اور معنی میں بھی مناسبت ہی مگر جیسا اشتقاق صغیر میں تھا ترتیب حروف کا التزام نہیں جیسے جَذَبَ۔ جَبَذَ۔ نَامَ۔ نَیَاَ۔ نَاْیَ نَاَیَ اس سے بڑھکر اشتقاق اکبر ہی وہ یہ کہ حروف بھی مشترک نہیں مگر مخارج حروف پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں لفظ اصل واحد کی فرع ہیں جیسے نَعِقَ نَہَقَ ۱۲ [2] اصطلاح صرف میں حروف اور حرکات وسکنات کی تعداد اور ترتیب کے لحاظ سے لفظ کی جو صورت ہو اسکو صیغہ کہتے ہیں پہلی جدول میں نظر کرو اسکی اوپر والی پیشانی اور داہنے پہلو کی پیشانی دونوں ملکر لفظ کی ہیئت حاصلہ کا نام بتاتی ہیں اور یہی نام صیغہ مثلاً پوچھا جائے کہ یَفْعَلُوْنَ کیا صیغہ ہی تو جدول میں پاؤگے کہ ایک طرف جمع مذکر غائب کے نیچے ہے اور دوسری طرف سے اثبات فعل

کیجاتی ہے۔ سو واضح ہو کہ اسم[1] ہو یا فعل کسی میں تین حرف اصلی سے کم نہیں ہوتے اور جو
بعض اسم یا فعل تین حرف سے کم پاؤ تو جان لو کہ انمیں بھی فی الاصل تین حرف اصلی ہی ہونگے
حذف و اسقاط ہو کر کم ہو گئے مثلاً یَدٌ (ہاتھ) کہ اصل میں یَدَیٌ ہے فَمٌ (موںھ) کہ اصل میں
فَوَہٌ ہے قُلْ (کہہ) کہ اصل میں اُقْوُلْ ہے قِ (بچا) کہ اصل میں اِوْقِیْ ہے۔ تین تو حد
کمی ہوئی حد زیادتی اسم کے لیئے پانچ اور فعل کے لیئے چار پس جب اسم میں پانچ سے زیادہ
حرف اصلی پاؤ جان لو کہ عربی نہیں بلکہ کسی دوسری زبان کا ہے۔ عرب والے اسکو اپنی
بولی میں استعمال کرنے لگے ہیں جیسے مَرْزَنْجُوْش۔ بَطْلَمْیُوْس (نام حکیم ۱۲)۔ جس کلمہ میں تین حرف
اصلی ہوں اسکو ثلاثی کہتے ہیں۔ اسم ہو تو اسم ثلاثی اور فعل ہو تو فعل ثلاثی اور چار حرف والے
کو رباعی پانچ حرف والے کو خماسی پھر اگر زوائد سے پاک ہے تو مجرد اور جسمیں اصلی کے علاوہ کوئی حرف
زائد بھی ہو وہ مزید فیہ بولا جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ فعل خماسی نہیں ہوتا بس چار حرف اصلی تک حد ہے
اب اس مقام پر ایک یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تمام باب میں کوئی کلمہ ایسا بھی ہوتا ہے یا نہیں جسمیں
کوئی حرف زائد نہو بلکہ اُسکے کل حروف اصلی ہوں کیونکہ اگر کوئی کلمہ زوائد سے خالی نہوگا تو اصلی اور
زوائد کی شناخت کے لیئے کوئی معیار نہیں۔ جواب یہہ ہے کہ ہاں ہوتا ہے افعال اور اسمار مشتقہ
کے لیئے باب کا صیغہ واحد مذکر غائب ماضی اور اسمار جوامد کے لیئے اسم مفرد یعنی جو تثنیہ اور جمع اور منسوب
اور مصغر نہو جسطرح ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب حروف اصلی اور حروف زوائد کی شناخت کے لیئے
معیار قرار دیا گیا اسیطرح وہی صیغہ تمام باب میں اصل اشتقاق بھی ہے یعنی باب کے کل کلمات اور صیغے

[1] متمکن مراد ہے جس کے حرف آخر پر تینوں حرکتیں آسکتی ہیں ۱۲

ی سے بلا واسطہ یا بواسطہ نکالے اور بنائے جاتے ہیں اگرچہ متبادر یہ بات ہے کہ مصدر جو
الت کا نام ہے اصل اشتقاق ہو اور بمقابلہ مصدر ماضی کے اصل اشتقاق قرار پانے کی یہ وجہ
ہے کہ مصدر زوائد سے کمتر خالی ہوتا ہے پس اسکو اصل اشتقاق قرار دیا جائے تو قواعد اشتقاق زیادہ
پیدا بنانے پڑیں گو سہولت کی نظر سے ماضی کو اصل اشتقاق ٹھہرالیا ہے مگر تاہم معنیً مصدر اصل
ب ہی جیسا کہ اسکے نام سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ مصدر حالت ہے اور فعل اُسی حالت کے وقوع
حکایت اور افعال کا تنوع اس حالت کی کیفیت پر منحصر ہے یعنے بعض حالتیں موجودات پر اس طرح کی
اری ہوتی ہیں کہ وہ حالتیں بلا شرکت غیرے صاحب حالت کے ساتھ قائم ہوتی ہیں مثلاً
مجیٔ (آنا) نَوم (سونا) قَول (کہنا) یہ حالتیں ایسی ہیں کہ صاحب حالت کو جو فاعل کہا
اتا ہے عارض ہیں اِسکے عارض ہونیمیں دوسری چیز کو مدخل نہیں اور بعض حالتیں بے شرکت
یرے عارض نہیں ہوسکتیں جیسے ضَرب (مارنا) کَسر (توڑنا) اِعطَاء (دینا) مارنا ضر
ب حالت ہے مگر بے شرکت مضروب (مار کھانیوالے) کے اکیلا ضارب (مارنیوالا)
سکو پیدا نہیں کرسکتا پہلی قسم کی حالتوں اور اُن افعال کو جو اُسکے وقوع کی حکایت کریں لازم
تے ہیں اور دوسری قسم کی حالتوں اور اُن افعال کو جو اُسکے وقوع کی حاکی ہوں متعدی
اہر ہے کہ حالت متعدیہ کے لیئے افعال کا دوہرا سلسلہ درکار ہوگا زید کو کہیں گے ضَرَبَ
زَیدٌ (زید نے مارا) بکر کو کہیں گے ضُرِبَ بَکرٌ (بکر پٹا) تو فعل جو مؤثر یعنی فاعل کی طرف
منسوب ہو معروف بولا جاتا ہے اور جو متاثر یعنی مفعول کی طرف نسبت کیا جائے مجہول
بعض مرتبہ حالت مؤثرہ کا وقوع دو سے زیادہ کی شرکت کا مقتضی ہوتا ہے تو فعل کے لیئے

دو یا زیادہ مفعول ہوتے ہیں۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ ایک باب کتنے صیغوں پر محتوی ہوتا ہے سو عرب کی بولی میں صیغہ کے بدلنے کے چند سبب ہوتے ہیں اول زمانہ دوسرے فاعل یا مفعول کی طرف فعل کی نسبت تیسرے فاعل یا مفعول کی حالت باعتبار تعدد یا باعتبار تکلم و خطاب و غیبوبت چوتھے نفس فعل کی حالت باعتبار اثبات و نفی یا باعتبار وقوع تاکید و امر و نہی یہ تو فعل ہوئے اور انہیں کا ضمیمہ اسما مشتقہ ہیں یعنی اسم فاعل اسم مفعول اسم آلہ اسم ظرف فعل التفضیل یہ اسما ہیں تو چیزوں کے نام مگر بتعلق فعل اسطرح کہ مثلاً فرض کرو زید نے بکر کو مار ڈالا پس مار ڈالنا ایک حالت ہے جسکے تعلق سے زید قاتل ہوا۔ بکر مقتول اور جس جگہ وقوع قتل ہوا مقتل اور جس آلہ سے قتل کیا وہ مقتلہ ہے واسطے یہ اسما ضمیمہ فعل قرار دیئے گئے ہیں۔ ابھی ہمنے اسباب تغیر صیغہ کو اجمالاً بیان کیا ہے تفصیل اسکی انشاء اللہ آیندہ آئے گی۔ جب اسباب مذکورہ کی وجہ سے صیغہ میں تغیر واقع ہوا اور حروف اصلی پر ان اغراض خاص کے لیئے حروف زوائد بڑھائے جائیں تو ایسے زوائد کو زوائد اشتقاق کہیں گے۔ یعنی وہ حروف جو اشتقاق کے لیئے بڑھائے گئے۔ آگے چلکر تمکو معلوم ہو جائے گا کہ ہر صیغہ کا ایک خاص وزن مقرر ہے اور ہر صیغہ کے زوائد معین ہیں پس اصلی کو زوائد سے جدا کر لینا کچھ بھی مشکل نہوگا۔ یہ زوائد قیاسی بھی ہیں یعنی ایک باب کے قیاس پر دوسرے باب میں برعایت وزن صیغہ وہی زوائد لگا دو معنی مطلوب حاصل ہو جائینگے مثلاً فرض کرو ضرب سے ہمنے دیکھا ہے کہ م اول میں اور حرف اخیر کے پہلے و زیادہ کرکے صیغہ کو مَفْعُوْلٌ کے وزن پر کر لینے سے مفعول کے معنی ہو جاتے ہیں یعنی مارا گیا اگر یہی عمل ہم نصر پر کرکے مَنْصُوْرٌ بنالیں تو ضرور اُسکے معنی ہوں گے مدد کیا گیا وقس علی ھذا کل زوائد

اشتقاق کا یہی حال ہے دوسری قسم کے زوائد زوائد نقل باب ہیں جس طرح زوائد اشتقاق معانی خاص کا فائدہ دینے کے لیے بڑھائے جاتے ہیں یہ زوائد نقل باب بھی معانی خاص کی غرض سے بڑھائے جاتے ہیں فرق اتنا ہے کہ اول تو ان کے معانی زوائد اشتقاق کے معنی سے مختلف ہیں دوسرے یہ زوائد مطرد اور قیاسی نہیں۔ زوائد نقل باب وہ زوائد ہیں جنکی شمول سے براسکے دوسرا باب پیدا ہو جاتا ہے مثلاً نَصَرَ کے معنی مدد کرنا ہے اور اِسْتِنْصَار مدد چاہنا۔ اب استنصار نیا باب ہوگیا مگر فرع باب نصر کی ہے۔ اب زوائد اشتقاق بدستور اس باب مزید میں بھی ہوں گے۔ کہیں کہیں تھوڑا فرق البتہ رہے گا مثلاً نَصَرَ (مدد کی) ماضی ہے اسپر ی لگاکر اور یَفْعُلُ کے وزن پر یَنْصُرُ مضارع کرلینے سے زمانہ حال یا استقبال کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں اسیطرح اِسْتَنْصَرَ (مدد طلب کی) باب مزید کی ماضی ہے یَسْتَنْصِرُ مضارع نَصَرَ کا فاعل نَاصِرٌ اور اِسْتَنْصَرَ کا مُسْتَنْصِرٌ۔ زوائد کی ان دو قسموں کو سمجھکر ذہن نشین کرلو کیونکہ کام کی بات ہے اسی مقام پر ایک اور قسم کی زوائد کا ذکر کردینا مناسب ہے وہ زوائد الحاق ہیں یا زوائد توزین انکے زیادہ کرنے سے کوئی غرض معنوی نہیں ہوتی یعنی انکی زیادتی کسی معنی زائد کی غرض سے نہیں ہوتی بلکہ صرف اتنی ہی غرض ہوتی ہے کہ ایک لفظ دوسرے لفظ کے وزن پر ہو جائے۔ یہ زوائد حقیقت میں زوائد محض ہیں اور یہ زوائد بھی مثل زوائد نقل باب قیاسی نہیں یعنی اگر ہمنے دیکھا کہ مثلاً کَوْثَرٌ تھا تو اصل میں ثلاثی مجرد جسمیں ک اور ث اور ر حروف اصلی تھے واو بڑھاکر رباعی کا ہموزن کرلیا۔ تو بر قیاس کوثر ہم دوسرا لفظ نہیں بنا سکتے۔ واضح ہو کہ اسم و فعل کا مجرد و مزید فیہ ہونا باعتبار زوائد نقل باب اور زوائد الحاق کے ہوتا ہے۔ نہ باعتبار زوائد اشتقاق کے مثلاً یَنْصُرُ مضارع ہے جسکا فعل ماضی نَصَرَ

ثلاثی مجرد ہے۔ پس باوجودیکہ یَنْصُرُ میں یٰ زیادہ ہے۔ مگر ازبسکہ یہ زیادتی اشتقاق کے لیئے ہی۔ پھر بھی یَنْصُرُ کو مضارع ثلاثی مجرد سمجھیں گے اور ایک یَنْصُرُ پر کیا منحصر ہے تمام باب مجرد بولا جائے گا۔ ابھی ہم امید نہیں کرسکتے کہ تم کسی کلمہ میں حروف اصلی کو حروف زوائد سے جدا کرسکو کیونکہ ابھی تک ہمنے تمکو اسی قدر بتایا ہے کہ اسم و فعل میں کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ حروف اصلی کتنے ہوتے ہیں۔ ابھی تم کو یہ جاننا چاہیئے کہ زوائد کی حد کیا ہے۔ حروف ابجد میں سے کونسے حروف زوائد ہوا کرتے ہیں۔ اُنکے مواقع کیا ہیں۔ سو واضح ہو کہ اصلی و زوائد ملکر اسم کے لیئے سات اور فعل کے لیئے چھ مقدار حروف کی حد غایت ہی۔ یاد رکھو کہ اس بحث میں فعل سے وہی ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب مراد ہی یعنی اسم ثلاثی میں چار اور فعل ثلاثی اور اسم رباعی میں تین تین اور فعل رباعی اور اسم خماسی میں دو دو حرف تک بھی زیادہ پائے گئے ہیں اس سے بڑھکر نہیں اور حروف زوائد کی حد کمی تو ظاہر بات ہی۔ کم سے کم ایک۔ تفتیش کرنے سے یہ ثابت ہوا کہ وہ زیادتی جو کلمہ کے کسی حرف اصلی کے مکرر کرلینے سے ہو چھوڑ کر باقی کل زیادتیاں چاہے اشتقاق کے لیئے ہوں چاہے نقل باب کے لیئے چاہے تزین کے لیئے۔ دس حرفوں میں سے ہوا کرتی ہیں جنکو واسطے سہولت تحفظ کے لوگوں نے کلمات بامعنی میں جمع کیا ہے کوئی کہتا ہے نِہَایَةٌ مَسْئُولٌ ایک شاعر نے موزوں بھی کردیا ہی **شعر** سالت الحروف الزائدات عن اسمہا ۔ فقالت ولم تبخل اماں وتسہیل مگر یہ مت سمجھو کہ یہ دس حرف ہمیشہ زیادہ ہی ہوتے ہیں نہیں بلکہ اصلی بھی ہوتے ہیں مطلب یہ ہی کہ کل حروف ابجد میں بلا تخصیص اصلی ہونے کی قابلیت ہی مگر زوائد ان دس سے باہر نہیں ہوتے پس اسکے جان لینے سے تمکو اتنی سہولت تو ہو گی کہ انکے علاوہ اور جو حرف کسی کلمہ میں پاؤگے

اُسکے اصلی و زائد ہونے میں متحیر نہ رہو گے - مگر جبکہ حروف اصلی بھی ان حروف میں سے ہوتے ہیں تو
واقع میں بڑے مغالطہ کی بات ہے - صرفیوں نے کام تو یہ کیا ہے کہ ڈھونڈھ ڈھونڈ کر کیا اسم اور
کیا فعل اور پھر کیا مجرد یعنی خالی از زوائد اور کیا مزید فیہ سب کے اوزان منضبط کیے جیسے تمنے عروض کی
بحور کے اوزان سُنے ہوں گے اور ان اوزان کے منضبط کرنے میں فَ و عَ و لَ کو حروف اصلی سے
تعبیر کیا اور جو زیادتی ہوئی اُسکو بعینہ وزن میں رہنے دیا اور یوں اصلی کو زوائد سے صاف جُدا
اور ممتاز کر کے دکھا دیا - اگر تمکو یہ اوزان کل مستحفظ ہوں اور کوئی نیا کلمہ پیش آجائے جسکے حروف اصلی
اور زوائد کو فرض کرو کہ تم نہیں جانتے تو دیکھو اوزان مقررہ میں اُسکی حرکات و سکنات کس سے ملتے ہیں
جس وزن سے منطبق ہو اُس میں فَ عَ لَ ضرور ہی ہوگا - اِنکے مقابلہ میں جو حرف پاؤ اُسکو اصلی سمجھو
باقی کو زوائد مثلاً مُسْتَوْلٍ ایک لفظ ہے جسکے حروف اصلی تم نہیں جانتے مگر اوزان مقررہ میں تمنے
مُسْتَفْعِلٌ پایا جس سے مُسْتَوْلٍ مطابقت رکھتا ہے - پس فَ کے مقابل وَ اور عَ کے مقابل
لَ اور لَ کے مقابل یَ یعنی وَ لَ یَ تو اصلی ہیں باقی مَ سَ تَ زیادہ صرفیوں نے حروف اصلی کو
حروف زوائد سے ممتاز کرنے کے لیئے جو اوزان منضبط کیئے ہیں اُن میں زوائد کی بھی تفریق کر دی ہے
یعنی زوائد اشتقاق اور زوائد نقل باب اور زوائد توزین سب کے وزن علیحدہ علیحدہ مقرر ہیں - یہاں تمکو
ایک بات پوچھنی چاہیئے کہ حروف اصلی تو پانچ تک ہو سکتے ہیں صرف فَ اور عَ اور لَ تین حرفوں سے
توزین کا کام کیونکر چلے گا - جواب یہ ہے کہ لَ مکرر کر لیا جاتا ہے رباعی کے لیئے ۲ لَ اور خماسی کے لیئے
۳ لَ - البتہ اگر اور حرف تجویز کرتے تو بہتر ہوتا مگر از بسکہ کلام عرب میں ثلاثی مجرد و مزید فیہ کی بڑی کثرت
ہے رباعی کمتر ہے اور خماسی تو گنتی کے چند لفظ ہیں اصل مطلب تو وزن ثلاثی سے تھا سو فَ اور عَ اور لَ سے

حاصل ہے سو اسطے رباعی اور خماسی کے لیئے مزید اہتمام نہیں کیا گیا۔ ہمارا سیاقِ سخن پکار رہا ہے کہ آئندہ نظم مطالب اسطرح پر ہو کہ اسماء و افعال کے اوزان مجرد بیان کریں۔ پھر ہر ایک کے اوزان مزید فیہ اور ساتھ ہی کے ساتھ اسکی صراحت بھی کرتے جائیں کہ کونسا مزید فیہ اشتقاق کے لیئے ہے کونسا نقل باب کے لیئے اور کونسا محض الحاق و توزین کے لیئے۔ سو اسماء مشتقہ زمرۂ افعال میں داخل سمجھے گئے ہیں لہٰذا افعال کے ساتھ ان کا تذکرہ ہوگا۔ رہے جوامد انکے اوزان مجردیہ ہیں۔ ثلاثی۔ فَلْسٌ (فَعْلٌ)، فَرَسٌ (فَعَلٌ) کَتِفٌ (فَعِلٌ)، عَضُدٌ (فَعُلٌ) قِدْرٌ (فِعْلٌ)، عِنَبٌ (فِعَلٌ)، اِبِلٌ (فِعِلٌ)، قُفْلٌ (فُعْلٌ)، صُرَدٌ (فُعَلٌ) عُنُقٌ (فُعُلٌ)، عقل اس بات کی مقتضی ہے کہ اسم ثلاثی مجرد کے بارہ وزن ہوتے ہیں کیونکہ تین حرف ہیں اور ہر ایک کی چار حالتیں ہوسکتی ہیں۔ فتحہ (زبر ۱۲) ضمہ (پیش ۱۲) کسرہ (زیر ۱۲) سکون (جزم ۱۲)۔ لیکن ازبسکہ ابتدا بالسکون زبان عرب پر متعذر ہے اور لام کلمہ یعنی حرف آخر کی حالت کو قرار نہیں باختلاف عوامل بدلتی ہے جیساکہ نحو میں دیکھ لوگے تو اب فاء کلمہ یعنی حرف اول کی تین حالتیں اور عین کلمہ یعنی حرف متوسط کی چار حالتیں رہیں دونو کو ضرب دینے سے بارہ ہوتی ہیں مگر دو وزن فِعُلٌ اور فُعِلٌ اس وجہ سے ساقط ہیں کہ حرکات ثلاثہ میں فتحہ اخف الحرکات ہے۔ کسرہ ثقیل ضمہ اثقل پس ان دو وزنوں میں ثقیل و اثقل کا اجتماع لازم آتا ہے یوں یہ دونو خارج ہوئے۔ اسماء میں کوئی کلمہ ان دو وزنوں کا نہیں پاؤگے صرف ایک لفظ حِبُكٌ قرآن میں آیا ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحِبُكِ سو یہ قرأت خاص ہے ورنہ اصل میں یہ بھی حُبُكٌ بروزن عنق ہے۔ علم نحو میں دیکھ لوگے کہ اواخر افعال میں تغیر کمتر ہوتا ہے اس اعتبار سے اسموں کی نسبت افعال عموماً خفیف سمجھے جاتے ہیں اور ثقل[لہ] خروج ان میں جائز ہے جیسے

لہ یعنی ضمہ کے بعد کسرہ یا کسرہ کے بعد ضمہ ۱۲

فُعِلَ ماضی مجہول۔ اسم رباعی مجرد کے چھ وزن ہیں۔ جَعْفَرٌ (فَعْلَلٌ) زِبْرِجٌ (فِعْلِلٌ) دِرْہَمٌ (فِعْلَلٌ) بُرْثُنٌ (فُعْلُلٌ) بُرْقَعٌ (فُعْلَلٌ) قِمَطْرٌ (فِعَلٌّ)

خماسی مجرد کے چار وزن ہیں۔ سَفَرْجَلٌ (فَعَلَّلٌ) خُزَعْبِلٌ (فُعَلِّلٌ) جَحْمَرِشٌ (فَعْلَلِلٌ) قِرْطَعْبٌ (فِعْلَلٌّ) مجرد کے اوزان تو ہو چکے مزید فیہ کا یہ حال ہے کہ ثلاثی اور رباعی کے مزید فیہ تو بہت ہیں اُن کا تذکرہ خالی از تطویل نہیں خماسی مزید فیہ کے البتہ صرف پانچ وزن ہیں برقعید (فَعْلَلِيلٌ) خُنْدَرِيسٌ... عُشْرِجِيلٌ (فُعَلِّيلٌ) عَضْرَفُوطٌ (فَعْلَلُولٌ) قِرْطَبُوسٌ (فِعْلَلُولٌ) قَبَعْثَرَى (فَعَلَّلَى) ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مزید فیہ کے اوزان سے ہمنے اس وجہ سے سکوت کیا کہ اسماء جوامد میں جو حروف زیادہ کیئے جاتے ہیں وہ زوائد مطرد نہیں ہوتے کہ اُنکے قیاس پر جس اسم میں چاہو تصرف کرو بلکہ سماع استعمال عرب پر منحصر ہیں اور بیشتر از قسم زوائد الحاق ہیں۔ پس صرفی کو اُنکے جاننے سے فائدہ معتد بہ حاصل ہونے کی اُمید نہیں البتہ ادیب کو من حیث اللغۃ اُنکے جاننے کی ضرورت ہے ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ افعال و ملحقات افعال یعنی اسماء مشتقہ میں ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اصل سمجھا جاتا ہے پس مجرد میں اسکے صرف تین وزن ہیں ضَرَبَ (فَعَلَ) سَمِعَ (فَعِلَ) کَرُمَ (فَعُلَ) اس صیغہ کا آخر ہمیشہ حرکت فتحہ پر مبنی ہوتا ہے کوئی کیسا ہی عامل اس پر آئے مگر اسکی حرکت آخر نہیں بدلتی۔ اس اعتبار سے تو تینوں وزن یکساں ہیں خلاف صرف عین کلمہ کی حرکت میں ہے ماضی ساکن العین نہیں ہوتی۔ اِلّا تین ماضیاں کثرت استعمال کی وجہ سے ساکن العین بولی جاتی ہیں لَيْسَ (نہیں) بِئْسَ (برا) نِعْمَ (اچھا) بلکہ کثرت استعمال ہی کی وجہ سے بئس اور نعم کا فَ کلمہ مکسور بھی ہو گیا ہے۔ ایک ماضی نعم کی مرادف حَبَّذَا ہے کہ لفظ ذا استعمال میں حَبَّ

صیغۂ ماضی کا لام ٹھہر گیا ہے۔ فعل رباعی مجرد کی صرف ایک بنا ہے دَحْرَجَ (فَعْلَلَ)
رباعی مزید فیہ کے صرف ۳ باب ہیں۔ ایک تَدَحْرَجَ (تَفَعْلَلَ) بے ہمزۂ وصل اور ۲ واِحْرَنْجَمَ
(اِفْعَنْلَلَ) اور اِقْشَعَرَّ کہ اصل میں اِقْشَعْرَرَ تھا (اِفْعَلَلَّ) یا (اِفْعَلْلَلَ) باہمزۂ وصل
ثلاثی مزید فیہ کے ۲۱ باب ہیں ۱۴۔ ایسے ہیں جنکے زوائد از قسم زوائد نقل باب ہیں اور معانی
خاص کے افادہ کے لیئے زیادہ کیئے گئے ہیں اور ان میں بھی دو قسمیں ہیں ۵ ایسے ہیں جنکے شروع
میں ہمزۂ وصل نہیں اور ۹ ایسے ہیں جنکے شروع میں ہمزۂ وصل ہے۔ اور ۷ ملحقات ہیں۔ اُن میں
۷ ملحق برباعی مجرد ہیں اور ۱۰ ملحق برباعی مزید فیہ یعنی ملحق بہ تَدَحْرَجَ ۸۔ اور ملحق بہ احرنجم ۲۔ ان ۱۷
بابوں کی زوائد کسی غرض معنوی کے لیئے نہیں ہیں صرف اتنی غرض ہے کہ جنکے ساتھ ملحق ہیں حروف
زوائد بڑھا کر اُسکے ہموزن کر لیئے گئے ہیں اب ہر ایک کی تفصیل سُنو۔ ثلاثی مزید فیہ جن میں ہمزۂ
وصل نہیں اَکْرَمَ (اَفْعَلَ) صَرَّفَ (فَعَّلَ) ضَارَبَ (فَاعَلَ) ان تینوں بابوں میں صرف ایک ایک
حرف زیادہ ہے تَقَبَّلَ (تَفَعَّلَ) یا (تَفَعْعَلَ) تَقَابَلَ (تَفَاعَلَ) کہ ان دو بابوں میں دو دو حرف
زیادہ ہیں یاد رکھو کہ اکرم کا ہمزہ قطعی[1] ہے۔ وصلی نہیں۔ ثلاثی مزید فیہ جسمیں ہمزۂ وصل ہے اِقْتَدَرَ
(اِفْتَعَلَ) اِنْصَرَفَ (اِنْفَعَلَ) اِحْمَرَّ کہ اصل میں اِحْمَرَرَ تھا (اِفْعَلَّ) یا (اِفْعَلَلَ) ان تینوں بابوں میں
دو دو حرف زیادہ ہیں اِسْتَنْصَرَ (اِسْتَفْعَلَ) اِجْلَوَّذَ (اِفْعَوَّلَ) اِعْشَوْشَبَ (اِفْعَوْعَلَ) اِحْمَارَّ کہ اصل
میں اِحْمَارَرَ تھا (اِفْعَالَّ) یا (اِفْعَالَلَ) اِطَّهَّرَ (اِفَّعَّلَ) کہ مادہ مجرد طہارت ہے۔ اِثَّاقَلَ[2] (اِفَّاعَلَ) کہ

---

[1] قطعی اُس ہمزہ کو کہتے ہیں جو فَ یا وَ یا ثُمَّ یا کوئی اور حرف ملانے سے تلفظ میں ساقط نہو برخلاف ہمزۂ وصلی کہ وہ گر جاتا ہے جیسے فَانْذِرْ
اور فَاهْجُرْ ۱۲ [2] اس باب میں تشدید کا ہونا کچھ ضرور نہیں اِدَّعٰی اسی باب سے ہے اصل میں اِدْعَوَ تھا قوا عد تعلیل کے مطابق جو
آئندہ مذکور ہوں گے اِدَّعٰی ہوگیا ۱۲

نقل سے مشتق ہے۔ واضح ہو کہ بعض نے اِفَّعَّلَ اور اِفَّاعَلَ کو باب جداگانہ نہیں گنا۔ بلکہ اُنکے
نزدیک تَفَعَّلَ سے اِفَّعَّلَ اور تَفَاعَلَ سے اِفَّاعَلَ بقاعدہ ادغام جسکا بیان آگے آئیگا
پیدا ہو گیا ہے۔ ان چھ بابوں میں تین تین حرف زیادہ ہیں ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی مجرد شَمْلَلَ
(فَعْلَلَ) اسمیں ایک لام زیادہ ہے۔ اصل میں مادہ مجرد شمل ہے۔ جَوْرَبَ (فَوْعَلَ) بَیْطَرَ (فَیْعَلَ)
جَهْوَرَ (فَعْوَلَ) جَرْیَلَ (فَعْیَلَ) قَلْنَسَ (فَعْنَلَ) جَعْبَی کہ اصل میں جَعْبَیَ تھا (فَعْلَی یا فَعْلَیَ) دیکھو
یہ سب باب ہموزن رباعی مجرد ہیں اسی سبب سے ملحق برباعی مجرد سمجھے گئے۔ ثلاثی مزید ملحق بہ تَدَحْرَجَ
رباعی مزید فیہ تَجَلْبَبَ (تَفَعْلَلَ) اسمیں مادہ مجرد جلب ہے باقی حروف زائد۔ تَجَوْرَبَ (تَفَوْعَلَ)
تَشَیْطَنَ (تَفَیْعَلَ) تَرَهْوَکَ (تَفَعْوَلَ) تَمَسْکَنَ (تَمَفْعَلَ) تَقَلْنَسَ (تَفَعْنَلَ) تَجَعْبَی کہ اصل
میں تَجَعْبَیَ تھا (تَفَعْلَی یا تَفَعْلَیَ) ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ احرنجم رباعی مزید فیہ اِقْعَنْسَسَ (اِفْعَنْلَلَ)
کہ مادہ مجرد قعس ہے اِسْلَنْقَی کہ اصل میں اِسْلَنْقَیَ تھا (اِفْعَنْلَی یا اِفْعَنْلَیَ) ثلاثی مزید فیہ میں بعض
لوگوں نے اور ابواب بھی داخل کیئے ہیں مگر اوزان مشہورہ جو بکثرت مستعمل ہوتے ہیں یہی ہیں جو
ہمنے بیان کیئے۔ یہ تمکو سمجھا دیا گیا ہے کہ زوائد کی شناخت وزن کرنے سے ہوتی ہے مگر وزن کرنے
سے صرف اتنا معلوم ہوا کہ اس کلمہ میں فلاں فلاں حرف زیادہ ہیں اب اسکی تفریق کہاں سے کرو گے
کہ یہ زیادتی اشتقاق کی ہے یا نقل باب کی یا الحاق کی۔ ایسا اشتباہ زوائد اشتقاق میں نہیں ہوتا
مگر زوائد نقل باب اور زوائد الحاق میں اکثر دھوکا ہو جاتا ہے فَعَّلَ۔ فَاعَلَ۔ اَفْعَلَ فَعْلَلَ وزن
سب کا ایک ہے۔ مگر پھر بھی فَعَّلَ کا ع فَاعَلَ کا الف۔ اَفْعَلَ کا ہمزہ زوائد الحاق نہیں ہیں بلکہ زوائد
نقل باب ہیں مشتقات میں اسکی پہچان مصدر سے خوب ہوتی ہے۔ زوائد الحاق میں یہ بھی ضرور ہے کہ

ملحق اور ملحق بہ دونوں کے مصدر ہموزن ہوں چونکہ فَعَّلَ فَاعَلَ اَفْعَلَ میں یہ شرط مفقود ہے جیساکہ آگے چلکر معلوم ہوگا اسی لیئے زوائد الحاق نہیں ہیں اب ملحقات کو الگ رکھکر دیکھنا چاہیئے کہ کونسی زیادتی کس معنی خاص کے لیئے کی گئی ہے **خواصّ الابواب** ان معانی کا انحصار دشوار ہے۔ اور تتبع محاورات عرب پر منحصر ہے کتب لغت اور سیاق عبارت سے بسہولت معلوم ہو سکتا ہے کہ اس مقام پر اس لفظ کے کیا معنی ہیں جن لوگوں نے علم صرف میں مبسوط کتابیں لکھی ہیں اُنھوں نے خواص الابواب بہت کچھ جمع کیئے ہیں مگر پھر بھی کسی نے اپنی تحقیقات کے جامع ہونیکا دعویٰ نہیں کیا۔ چونکہ یہ زوائد قیاسی نہیں ہم اس بحث میں طوالت کا کرنا متعلم کے حق میں چنداں مفید نہیں سمجھتے اسی قدر کافی ہے کہ اسکو کلیہ زِیَادَۃُ اللَّفْظِ تَدُلُّ عَلٰی زِیَادَۃِ الْمَعْنٰی یعنی لفظ کی زیادتی معنی کی زیادتی کی دلیل ہے سمجھا کر کتب لغت و ادب پر حوالہ کریں اور صرف بطور نمونہ مختصراً چند خواص لکھ دیں۔

اَفْعَلَ اسکے متعدد خواص ہیں سے ایک تعدیہ ہے یعنی فعل مجرد کے شروع میں ہمزہ لگانے اور ہموزن اَفْعَلَ کر لینے سے اگر لازم تھا تو متعدی ہو جاتا ہے مثلاً جلس (بیٹھا) اَجْلَسَ (بٹھایا) ذَهَبَ (گیا) اَذْهَبَ (لیگیا) اور اگر فعل مجرد اصل میں متعدی ہو تو اس باب میں لانے سے اُسکے تعدیہ کو ترقی ہو جاتی ہے یعنی مجرد کو ایک مفعول درکار تھا تو اب دو درکار ہونگے مجرد دو پر قانع تھا تو اب تین مفعول کا طالب ہوگا جیسے حَفَرَ زَیْدٌ نَهْرًا (زید نے ایک نہر کھودی) اَحْفَرْتُهٗ نَهْرًا (میں نے اُسکو ایک نہر کھدوا دی) کبھی رفع و سلب کے لیئے مستعمل ہوتا ہے جیسے شَکٰی زَیْدٌ فَاَشْکَیْتُهٗ (یعنی زید نے شکایت کی پس میں نے اُسکا رفع شکایت کر دیا)

اَفْلَسَ یعنی ایسا محتاج ہوگیا کہ پیسہ بھی پاس نہ رہا۔ کبھی مبالغہ جیسے اَسْفَرَ الصُّبْحُ (خوب روشن ہوگئی صبح) کبھی صیرورۃ یعنی فاعل کا صاحب ماخذ ہونا جیسے اَطْفَلَتِ الظَّبْیَۃُ (ہرنی بچہ دار ہوئی) کبھی دخول و بلوغ جیسے اَصْبَحَ اے دَخَلَ فِی الصُّبْحِ (صبح کی) یا اَعْرَقَ اے دَخَلَ فِی الْعِرَاقِ (عراق میں پہنچا) کبھی معنی مجرد سے قطع نظر کرکے بالکل ایک نئے معنی پر دلالت کیا کرتا ہے جیسے اَشْفَقَ کے معنی ہیں ڈرا اور مادہ مجرد شفقت ہے جسکے معنی مہربانی کرنیکے ہیں۔

فَعَّلَ ۔تعدیہ اس باب کا بھی خاصہ ہے جیسے فَرِحَ زَیْدٌ (زید خوش ہوا) فَرَّحْتُهٗ (میں نے اسکو خوش کردیا) دوسرا خاصہ مبالغہ جیسے کَسَرْتُهٗ وکَسَّرْتُهٗ وقَطَعْتُهٗ وقَطَّعْتُهٗ کَسَرَ (توڑا) کَسَّرَ (چکنا چور کرڈالا) اور چند خواص اس باب کے ذیل کی مثالوں سے استنباط کرلو۔ نَوَّرَ الشَّجَرُ نَوْرٌ عربی میں شگوفہ کو کہتے ہیں نَوَّرَ یعنی صاحب نور ہوا خَیَّمَ (خیمہ میں داخل ہوا) شَرَّقَ (مشرق کی جانب متوجہ ہوا) ذَهَّبْتُ السَّیْفَ (میں نے تلوار پر سونا چڑھایا) کَفَّرْتُهٗ (میں نے اس کو کافر کہا) یا (اسکو منسوب بہ کفر کیا) قَذَّیْتُ عَیْنَهٗ اسکا مادہ مجرد قذی ہے جسکے معنی تنکے کے ہیں قذیت عینہ کے یہ معنی ہیں کہ (میں نے اسکی آنکھ کا تنکا نکال دیا) کَلَّمْتُهٗ (میں نے اس سے کلام کیا) مادہ مجرد کلم جسکے معنی مجروح کرنے کے ہیں پس کلام کرنا باب کے معنی مجدد ہوئے۔

فَاعَلَ ۔یہ باب مشارکت پر دلالت کیا کرتا ہے جیسے جَاذَبَ زَیْدٌ عَمْرًا (یعنی زید اور عمرو نے بایکدگر کشاکش کی) جب ایک شخص کوئی ایسا فعل کرے جو دوسرے شخص پر موثر ہو اور ویسا ہی فعل وہ دوسرا کرے تو یہ مضمون اس باب کے ذریعہ سے ادا کیا جاتا ہے یعنی دونوں شخص فاعل و مفعول ہیں مگر لفظاً ایک فاعل کے پیرایہ میں ہوتا ہے اور دوسرا مفعول کے پس تعدیہ اس باب

کا بھی خاصہ ہوا۔

تَفَعَّلَ۔ مطاوعت یعنی فعل کے اثر کو قبول کر لینا جیسے اَدَّبْتُهٗ فَتَاَدَّبَ اور عَلَّمْتُهٗ فَتَعَلَّمَ یعنی (میں نے اُسکو ادب دیا اور وہ ادب پکڑ گیا (میں نے اُسکو سکھایا پس وہ سیکھ گیا) تکلف جیسے تَشَجَّعَ (بتکلف شجاع بنا) تَكَلَّمَ (کلام کیا) یہ اسکے معنی مجرد ہیں۔ اسکے علاوہ امثلۂ ذیل بھی اسی باب کی ہیں تَجَرَّعَ (جرعہ جرعہ یعنی گھونٹ گھونٹ کرکے پیا) تَنَصَّرَ (نصرانی ہو گیا) تَمَوَّلَ (صاحب مال ہو گیا) تَحَجَّرَ (پتھر بن گیا) تَاَبَّطَ السَّيْفَ (تلوار کو بغل میں داب لیا) مجرد اِبْطٌ بمعنی بغل۔

تَفَاعَلَ۔ فَاعَلَ کی طرح مشارکت اسکا بھی خاصہ ہے معنًی دونوں میں کچھ فرق نہیں مگر لفظًا ہے کہ فَاعَلَ میں دو مشارک شخصوں میں ایک بصورت فاعل اور دوسرا بہیئت مفعول بولا جاتا ہے اور تَفَاعَلَ میں دونوں بہیئت فاعل جیسے تَصَالَحَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو میں مصالحہ ہوا)۔ دوسرا خاصہ اس باب کا دکھاؤ اور بناوٹ ہے جیسے تَمَارَضَ (یعنی دکھاوے کے لیے اپنے تئیں بیمار بنایا) تیسرا خاصہ مطاوعت فَاعَلَ جیسے نَاوَلْتُهُ الشَّيْءَ (میں نے اُسکو ایک چیز دی) فَتَنَاوَلَهٗ (پس اُسنے لے لی)۔

اِفْتَعَلَ۔ اس باب کا ایک خاصہ مطاوعہ ہے حَمَّلْتُهٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اُسپر بوجھ لادا اور وہ لد گیا) کبھی مشارکت پر دلالت کرتا ہے جیسے اِقْتَتَلَا بمعنی قَاتَلَا۔ اور امثلۂ ذیل میں بھی مستعمل ہوا ہے اِنْتَحٰى یعنی ایک ناحیہ (جانب) اُسنے اختیار کر لی اِكْتَسَبَ[1] (کمائی کی) اِفْتَقَرَ (فقیر ہو گیا)

---

[1] اسمیں فاعل کی طرف سے ارتکاب فعل میں ایک کوشش اور ارادہ کی مضبوطی پائی جاتی ہے قرآن مجید میں ہے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی نیکی کا ثواب ملیگا اگرچہ اُس میں جہد نہ کی ہو۔ اور بدی کا عذاب ہوگا بشرطیکہ بالقصد کی ہو مفسرین نے یہ دقیقہ خواص الابواب سے نکالا ہے ۱۲ منہ

یہ اسکے معنی مجرد ہیں۔ ورنہ مجرد فقر کے معنی ریڑھ کی ہڈی کے ٹوٹ جانے کے ہیں۔

اِنْفَعَلَ ہمیشہ لازم ہوا کرتا ہے اور مطاوعۃ اسکا مشہور اور غالب خاصہ ہے اسمیں اور اِفْتَعَلَ میں بحیثیت مطاوعۃ صرف تفرقہ لفظی ہے وہ یہ کہ جب فعل کا ف کلمہ حروف یرملون سے ہو تو مطاوع غالباً افتعل ہوگا ورنہ انفعل جیسے کَسَرْتُہٗ ۔ فَانْکَسَرَ (میں نے اُسکو توڑا۔ پس وہ ٹوٹ گیا) مَدَدْتُہٗ ۔ فَامْتَدَّ (میں نے اُسکو کھینچا۔ پس وہ کھنچ گیا) وقس علی ہذا ۔ اِنْشَقَّ ۔ اِنْفَصَلَ اِنْفَطَرَ ۔ اِرْتَدَعَ ۔ اِتَّصَلَ ۔ اِنْتَقَلَ ۔ کبھی نئے معنی پر دلالت کرتا ہے جیسے اِنْطَلَقَ (گیا) حالانکہ طلق کے معنی لمبی لمبی ڈگیں رکھکر چلنے کے ہیں۔

اِفْعَلَّ ۔ اِفْعَالَّ ۔ دونوں باب مبالغہ کے لیئے آتے ہیں۔ اور دونوں لازم اور الوان او عیوب میں انکا استعمال اکثر اِحْمَرَّ اِحْمَارَّ کے معنی ہیں کہ لال بیربہوٹی ہوگیا۔

اِسْتَفْعَلَ ۔ طلب اسکا خاصہ ہے جیسے اِسْتَنْطَقَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو سے طلب نطق کیا) یعنی اُس سے چاہا کہ بولے بات کرے چونکہ اس باب کے معنی ہیں طلب ہوتی ہے پس فعل لازم اس باب میں آنے سے متعدی ہوجاتا ہے یہ باب محاورات مفصلہ ذیل میں بھی مستعمل ہوا ہے اِسْتَوْطَنَ الْھِنْدَ (ہندوستان کو وطن بنالیا) اِسْتَقْوَسَ الرَّجُلُ (آدمی جھکتے جھکتے کمان بن گیا) اِسْتَحْسَنَہٗ (اُسکو اچھا سمجھا) اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا) یہ اسکے معنی خاص ہیں۔

اِفْعَوَّلَ ۔ اکثر لازم ہوتا ہے اور کوئی مجرد جو اُسکے معنی سے مناسبت رکھتا ہو نہیں ہوتا پس

سلہ اصل میں اوتصل ہے مادہ مجرد وصل ہے ۱۲ منہ

بنا رجدید و جداگانہ ہے۔

اِفْعَوْعَلَ اسکے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے اور اکثر لازم۔ اِحْدَوْدَبَ حدب سکا مادہ ہے یعنے (بہت کوز پشت ہو گیا) اِحْلَوْلیٰ حلو سے نکلا یعنی بہت میٹھا سمجھا ۔

تَفَعْلَلَ فَعْلَلَ کا مطاوع ہوا کرتا ہے جیسے دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اسکو لڑکا دیا اور وہ لڑک گیا)

اِفْعَنْلَلَ مبالغہ اور لزوم دو خاصے اِس باب کے ہیں۔

اِفْعَلَلَّ .... ایضاً۔

گو ہمنے نمونہ کے طور پر چند خواص لکھدیئے ہیں مگر پھر تمکو یاد دلاتے ہیں کہ خواص بہت ہیں کثرت سے کلام عرب پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس کس محل پر کس کس باب کا استعمال کیا جاتا ہے بیشتر تو مزید میں معنی مجرد پر کچھ نہ کچھ زیادتی ہوتی ہی ہے۔ مگر کبھی کبھی ہم معنی مجرد بھی مستعمل ہوتے ہیں بلکہ ایک باب دوسرے باب کی جگہ کام میں لایا جاتا ہی اور یاد رکھو کہ یہ خواص سب سماعی ہیں قیاس کو مدخل نہیں اگر تم بر قیاس اِنْکَسَرَ۔ اِنْضَرَبَ بنا دو یا نَصَّرَ اور دَخَّلَ بولو تو غلط ہو گا۔ جس لفظ کا جو مزید جس معنی میں عرب سے سُنا بس اُسکے علاوہ ایجاد و قیاس کو مت دخل دو۔ زوائد نقل باب اور زوائد الحاق سے تو ہم فارغ ہوئے۔ اب زوائد اشتقاق کی بحث شروع کرتے ہیں یہ زوائد قیاسی ہیں اور اسی واسطے انکا بیان علم صرف کا جزو اعظم ہے۔

زوائد اشتقاق ۔ واضح ہو کہ فاعل اور مفعول کے تعلق کو اگر صیغہ کے تغیر کا مدار سمجھیں تو اٹھارہ صیغے ہوتے ہیں کیونکہ فاعل اور مفعول کی تین حالتیں ہیں یا غائب ہی یا مخاطب یا خود متکلم یعنی

فعل یا تو فاعل یا مفعول غائب کے ساتھ نسبت کیا گیا ہے یا شخص حاضر کے ساتھ یا خود متکلم اپنے
ساتھ اُسکو منسوب کرتا ہے۔ پھر فاعل اور مفعول دو قسم کا ہے مذکر یعنی نر ہے یا مؤنث یعنی مادہ ہی
پھر مذکر ہو یا مؤنث شمار میں وَاحِد (ایک ہی) یا تثنیہ (دو) یا جمع (دو سے زیادہ) پس ان
سب حالتوں کو ضرب دینے سے اٹھارہ حاصل ہوتا ہے اور چاہتا تھا کہ فعل کے اٹھارہ ہی صیغے ہوتے
مگر ماضی میں صرف ۱۳ صیغے آتے ہیں کمی کا سبب یہ کہ متکلم میں مذکر و مؤنث اور تثنیہ و جمع کا
تفرقہ ملحوظ نہیں اور تثنیہ مخاطب میں بھی مذکر و مؤنث کا امتیاز نہیں یوں پانچ صیغے کم ہو کر ۱۳ رہ گئے
(پہلی جدول کو دیکھو) یہ تو ماضی معروف تھی۔ اگر مفعول کی طرف نسبت دو اور مجہول بناؤ تو
صیغہ واحد مذکر غائب معروف پر یہ عمل کرنا ہوگا۔ کہ حروف آخر کو اُسی حال پر رہنے دو مگر جو حرف
اُس سے پہلے ہو اُسکو کسرہ (زیر) دو اگر نہ ہو اور اس حرف سے پہلے جتنے حرف متحرک ہیں چاہے
کوئی حرکت ہو سب کو مضموم کر دو جیسے نَصَرَ اور سَمِعَ سے نُصِرَ اور سُمِعَ اور تَقَبَّلَ اور
اِسْتَنْصَرَ سے تُقُبِّلَ اور اُسْتُنْصِرَ (دیکھو پہلی جدول)۔ ماضی کے صیغوں پر معروف
ہوں یا مجہول مَا یا لَا زیادہ کرنے سے معنی منفی ہو جاتے ہیں۔ مگر نفس صیغہ ماضی میں کچھ تغیر
نہیں ہوتا۔ مَا اور لَا کے معنی میں کچھ تفرقہ نہیں مگر استعمال میں ایسا پاؤ گے۔ کہ لَا اکثر مکرر بولا جاتا
ہی جیسے لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی اور مَا کے ساتھ تکریر کی قید نہیں قسم اور دعا میں لَا کا استعمال
بھی بے تکریر ہوتا ہے جیسے وَاللّٰہِ لَا رَأَیْتُہٗ لَا فُضَّ فُوْکَ ماضی پر لفظ قَدْ معنی تحقیق کا فائدہ
دیتا ہے مگر لفظًا یہ بھی مؤثر نہیں۔ ہر چند کوئی حرف معنی ماضی پر ایسا اثر نہیں کرتا کہ زمانہ کو بدل دے
مگر چند مواقع میں زمانہ ماضی خود بخود بدل جاتا ہے مثلاً محل دعا میں صیغہ ماضی کا بولتے ہیں اور

زمانۂ استقبال مراد ہوتا ہی اسیطرح صفات باریتعالی مثلاً عَزَّوَجَلَّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی تَقَدَّسَ وغیرہ صیغے ماضی کے ہیں مگر تینوں زمانے مراد ہیں شرط وجزا کے مقام میں بھی ماضی سے زمانۂ مستقبل سمجھا جاتا ہے ماضی سے بلا واسطہ مضارع بنتا ہے اور باقی تمام باب مضارع کی فرع ہے مضارع کا صیغہ زمانۂ حال و استقبال دونوں میں مشترک ہے یعنی نفس صیغہ میں جیسے حال پر دلالت کرنے کی قابلیت ہی ویسے ہی استقبال پر مگر سیاق سخن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ متکلم نے دونوں زمانوں میں سے کس خاص زمانہ کو مراد لیا ہے کبھی زمانہ کی تخصیص خاص حرفوں کے زیادہ کرنے سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ اسطرح کہ مضارع کے اول میں سَ یا سوفَ ہو تو استقبال کے ساتھ مختص ہے سَ استقبال قریب کے لیئے ہی۔ اور سوفَ استقبال بعید کے لیئے۔ مضارع کے شروع میں لام مفتوح ہو یا ما نافیہ تو مختص بزمانۂ حال ہو جاتا ہے لَمْ یا لَمَّا ہو تو ماضی منفی موکد پر دلالت کرنے لگتا ہے لَنْ ہو تو مستقبل منفی موکد آخر میں نون ثقیلہ یعنی مشدد یا نون خفیفہ یعنی ساکن ہو تو مستقبل موکد اِنْ اور لَمَّا دونوں حرف شرط ہیں ان میں سے کوئی ہو یا اَنْ یا کَیْ یا اِذَنْ تو مطلق استقبال سمجھا جاتا ہے۔ مضارع کو ماضی سے اسطرح پر بناتے ہیں کہ صیغہ ماضی کے اول میں حروف اتین میں سے جو مضارع کی علامت ہیں ایک حرف زیادہ کرتے ہیں یعنی واحد مذکر غائب تثنیہ مذکر غائب جمع مذکر غائب جمع مؤنث غائب چار صیغوں میں یَ اور واحد مؤنث غائب تثنیہ مؤنث غائب اور مذکر حاضر اور مؤنث حاضر کے چھؤوں صیغے یعنی کل آٹھ صیغوں میں تَ اور واحد متکلم میں اَ اور جمع متکلم میں نَ اگر صیغہ ماضی کے اول میں ہمزہ وصل مکسور ہو تو علامت مضارع بجائے ہمزہ وصل لگائی جاتی ہی ورنہ صیغہ ماضی کے کل حروف برقرار[1] رکھکر علامت مضارع شروع میں زیادہ کی جاتی ہے علامت مضارع

[1] پس باب افعال کے مضارع میں ہمزہ برقرار رہے گا اور اُسکے حذف کے واسطے دیکھو قواعد ہمزہ کا چھٹا قاعدہ ۱۲

معروف میں ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے۔ مگر جس ماضی میں چار حرف ہوں خواہ چاروں اصلی ہوں یا تین
اصلی اور ایک زائد اُسکے مضارع معروف کی علامت مضموم ہوگی اور حرف آخر سے پہلا حرف صرف
تَ والی ماضیوں میں مفتوح باقیوں میں مکسور اور حرف آخر مضموم مگر تثنیوں میں بجائے ضمہ کے
نون مکسور اور واحد مؤنث حاضر اور جمع مذکر غائب و حاضر میں نون مفتوح جسکو نون اعرابی کہتے ہیں زیادہ کرنا
ہوگا جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر کے آخر میں کچھ تصرف نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ دونوں مبنی
ہیں اور ہر حالت میں برقرار رہتے ہیں نہ کبھی گرتے اور نہ حذف ہوتے اور نہ اُنکی حرکت بدل سکتی ہے
پہلی جدول پر نظر کرو تو پاؤگے کہ ماضی کے ۱۳ صیغے تھے اور مضارع میں ۱۲ کیونکہ علاوہ اُن صیغوں
کے جو ماضی میں مشترک ہیں ایک (تفعلان) تین تثنیوں کے لیئے آیا تثنیہ مؤنث غائب تثنیہ مذکر
حاضر تثنیہ مؤنث حاضر۔ غرض مضارع بن گیا۔ مگر ثلاثی مجرد میں حرف آخر سے پہلے ع کلمہ ہوتا ہے اُسکی
حرکت کا کوئی قاعدہ نہیں سماع پر موقوف ہے اوپر ہم لکھ چکے ہیں کہ ماضی ثلاثی مجرد کے عین کی تین حالتیں
ہیں مفتوح۔ مکسور۔ مضموم۔ اسیطرح مضارع کے عین کلمہ کی بھی تین حالتیں ہوسکتی ہیں اس حساب سے نو باب
ہوسکتے ہیں مگر ماضی مکسور العین اور مضارع مضموم العین اور بالعکس اور ماضی مضموم العین اور مضارع مفتوح
العین کے تین باب نہیں آتے اُنکو نکال کر چھ باب ہی تین اصول فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ
اور فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ اور فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ اور تین فروع فَعَلَ
یَفْعَلُ فَتَحَ یَفْتَحُ اور فَعِلَ یَفْعِلُ حَسِبَ یَحْسِبُ اور فَعُلَ یَفْعُلُ کَرُمَ یَکْرُمُ۔ پس اگر
کسی مادہ مجرد کی تمکو ماضی معلوم ہو تاہم مضارع کے ع کلمہ کی حرکت میں تمکو توقف کرنا چاہیئے جب تک

ملہ اِطَّھَّرَ اور اِثَّاقَلَ کا مضارع بھی ماقبل آخر مفتوح آتا ہے کیونکہ تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے فرع ہیں ۱۲

لُغت سے . دیکھ لو اپنے قیاس سے کسی حرکت کی تعیین مت کرو۔ ہاں ماضی مضموم العین کے لیئے متعین ہو چکا کہ اسکا مضارع نہ مفتوح العین ہوگا نہ مکسور العین پس سوائے مضموم العین اور کوئی احتمال باقی نہیں۔ گو صرف والوں نے ماضی اور مضارع کے ع کلمہ کی حرکت کے واسطے کچھ لفظی کچھ معنوی شناختیں مقرر کی ہیں اور اُنکو بھی ہم بیان کرینگے۔ مگر یاد رکھو کہ لُغت کو مدارِ شناخت رکھنا بہتر ہے

باب	شناخت لفظی	شناخت معنوی
فَعَلَ يَفْعِلُ	جس لفظ کا فَ کلمہ وَ یا یَ یا عَ یا لَ کلمہ یَ ہو تو وُہ اِسی باب سے ہوگا جیسے وَعَدَ يَوْعِدُ یا يَعِدُ يَسَرَ يَيْسِرُ بَاعَ (بَيَعَ) يَبِيْعُ (يَبْيِعُ) رَمَى يَرْمِيْ (يَرْمِيُ)	
فَعَلَ يَفْعُلُ	عَ یا لَ کلمہ واو ہو تو لفظ اسی باب سے ہوگا جیسے قَالَ (قَوَلَ) يَقُوْلُ (يَقْوُلُ) دَعَا (دَعَوَ) يَدْعُوْ (يَدْعُوُ) اور اگر ع کلمہ اور ل کلمہ دونوں ایک ہی جنس کے حرف ہوں اور متعدی بھی ہو تو اسی باب سے ہوگا جیسے مَدَّ (مَدَدَ) يَمُدُّ (يَمْدُدُ)	جب دو شخص کسی بات پر ہٹ کریں جس سے باب فَاعَلَ بنتا ہے اور ایک شریک غالب ہو تو وہ فعل چاہے کسی باب سے ہو ایک شریک کا غلبہ اسی باب سے ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً ضَارَبْتُهٗ مجھ میں اُسمیں مارکٹائی ہوئی فَضَرَبْتُهٗ

		پس میں نے اسکو مار لیا یُضَارِبُنِیْ فَاضْرُبُہٗ مجھ سے اُس سے مار کٹائی ہوتی ہے تو میں اُسکو مار لیتا ہوں ضَرَبَ کا مضارع مکسور العین ہے مگر یہاں اَضْرُبُہٗ بضم الراء کہیں گے نہ اَضْرِبُہٗ بکسر الراء مگر واضح ہو کہ باب فَعَلَ يَفْعِلُ کا خاصہ لفظی اس قاعدہ سے منتقض نہیں پس جب لفظ کا ف کلمہ و یا ی ہو یا ع یا ل کلمہ ی تو وہ مغالبہ کی حالت میں بھی برقرار رہے گا۔
فَعِلَ يَفْعَلُ	یہ باب بیشتر لازم ہوا کرتا ہے۔	رنج اور خوشی اور بیماری اور توانائی اور رنگ اور عیوب اور حلیہ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی باب سے ہیں جیسے مَرِضَ يَمْرَضُ فَرِحَ يَفْرَحُ عَوِرَ يَعْوَرُ خَافَ (خَوِفَ) يَخَافُ (يَخْوَفُ)
فَعَلَ يَفْعَلُ	جتنے الفاظ اس باب سے آئے ہیں انکا ع کلمہ یا ل کلمہ حروف حلقی میں سے ہے	

	مگر ع کلمہ یا ل کا حروف حلقی میں سے ہونا اسکی دلیل نہیں کہ وہ لفظ باب فَعَلَ یَفْعَلُ سے ہے جیسے وَعَدَ یَوْعَدُ بَعُدَ نَزَعَ یَنْزِعُ اگر ع کلمہ اور ل کلمہ دونوں ہمجنس ہوں تو وہ لفظ اس باب سے نہیں ہو سکتا۔	
فَعُلَ یَفْعُلُ	ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے	یہ باب صفات خلقی کے لیے مخصوص ہے جیسے حَسُنَ یَحْسُنُ صَغُرَ یَصْغُرُ
فَعِلَ یَفْعِلُ	ایسے الفاظ جنمیں ع کلمہ اور لام کلمہ دونوں ہمجنس ہوں سوائے حَبَّ اور لَبَّ دو لفظوں کے اور نہیں سنے گئے صحیح یعنی جسکا ف اور ع اور ل کلمہ نہ تو حرف علت یعنی واو اور الف اور ی ہو اور نہ ہمزہ ہو اور نہ دو حرف ہمجنس ہوں اس باب سے صرف دو لفظ آتے ہیں حَسِبَ یَحْسِبُ اور نَعِمَ یَنْعِمُ اور یوں بھی اس باب کے الفاظ معدود ہیں جیسے وَمِقَ وَرِثَ وَدِمَ وغیرہ	

باب کے امتیاز کے لیئے کسی لفظ کو سرگروہ قرار دینا ضرور ہے کہ جب اُسکا نام لیں تو اُسکی تمام فروعات کی طرف ذہن متبادر ہوجائے کیونکہ اگر تمام صیغوں کا ہر مرتبہ اعادہ کرنا ہوگا تو بڑی طوالت ہوگی اِس منصب کے لیئے مصدر مناسب تھا اسلیئے کہ معنیٰ وہی اصل باب ہے جیساکہ اوپر کہا گیا ہے مگر اُس میں قباحت یہ ہوتی کہ وہ خود زوائد سے خالی نہیں اور قواعد اشتقاق جو منضبط کیے وہ ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب کے اعتبار سے کیئے پس اس اعتبار سے ماضی کا صیغہ سرگروہ بننے کا مستحق ہے لیکن ایک نقصان اس صیغہ میں بھی نکلا وہ یہ کہ ثلاثی مجرد میں مضارع کا ع کلمہ حرکت میں ماضی کے ع کلمہ کا تابع نہیں اسواسطے ابواب ثلاثی مجرد کے امتیاز کے لیے ماضی اور مضارع دونوں کو مشترکا سرگروہ کیا اور یہ دستور قرار دیا کہ جب پوچھیں کہ مثلاً کھرکون باب ہے ہی تو کہینگے فَعَلَ یَفْعُلُ نَصَرَ یَنْصُرُ سے یا ماضی و مضارع دونوں کے ع کلمہ کی حرکت بیان کردینگے کہ بفتح العین فی الماضی وضمها فی الغابر ای فی المضارع مگر سوائے ثلاثی مجرد کے اور ابواب کا مضارع گو حرکت ماقبل آخر میں کہ اکثر ع کلمہ ہوتا ہے ماضی کا تابع نہیں تاہم ایک ایسا قاعدہ منضبط ہوگیا ہے کہ نفس صیغہ ماضی سے بے رجوع لغت مضارع بنا سکتے ہو اور ایسی حالت میں صیغہ ماضی سرگروہ قرار دیئے جانے کا بے تامل مستحق تھا مگر معنی پر لحاظ کر کے مصدر ہی کو سرگروہ بنایا اگرچہ اُسکو اصل اشتقاق نہیں ٹھیرایا۔ ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد میں ایک فرق اور بھی ہے کہ ثلاثی مجرد کے مصادر ایسے کثیر الاوزان ہیں کہ کسی وزن کو کسی باب سے اختصاص نہیں اور غیر ثلاثی مجرد میں مصدر کے لیئے اکثر ایک وزن خاص ہی۔ پس ثلاثی مجرد میں مصدر سے تعیین باب کا ہونا التباس کی وجہ سے متعذر ہی اور غیر ثلاثی مجرد میں التباس کا کوئی محل نہیں ✦

مضارع مجہول مضارع معروف سے مضارع مجہول بناتے ہیں اس طور پر کہ علامت مضارع کو مضموم کردو اگر مضموم نہو اور ماقبل آخر کو مفتوح اگر مفتوح نہو جیسے یَنْصُرُ سے یُنْصَرُ اور یَفْتَحُ سے یُفْتَحُ اور یَسْتَنْطِقُ سے یُسْتَنْطَقُ اور یُدَبِّرُ سے یُدَبَّرُ اور یَتَدَحْرَجُ سے یُتَدَحْرَجُ (دیکھو پہلی جدول) جو حروف تعیینِ زمانہ کے لئے مضارع پر داخل ہوتے ہیں اُن میں سے سَ اور سَوْفَ اور لَامِ مفتوح صیغہ مضارع پر کچھ عمل نہیں کرتے اور یہی حال ہو لای نافیہ کا کہ وہ فقط مضارع مثبت کو بابقار زمانہ منفی کردیتا ہی مگر لَمْ اور لَمَّا اور لَنْ اور لام تاکید با نون تاکید کے زیادہ ہونے سے مضارع کے صیغہ میں تغیر ہوتا ہے ۔

جوازم[ل] لَمْ اور لَمَّا کا اثر یکساں ہے اور اس اعتبار سے دونوں لفظ ہم معنی بھی ہیں کہ مضارع مثبت کو مفہوم معنی ماضی منفی مؤکد کردیتے ہیں مگر لَمَّا کے معنی میں استغراق ہی جو لَمْ میں نہیں لَمَّا یَضْرِبْ کا یہ مطلب کہ زید نے اسوقت تک ہرگز نہیں مارا پس یوں کہنا کہ لَمَّا یَضْرِبْ زَیْدٌ اَمْسِ لٰکِنَّہٗ یَضْرِبُ الْیَوْمَ یعنی زید نے کل تک تو ہرگز نہیں مارا تھا مگر آج ماریگا خلاف محاورہ عرب ہے مگر لَمْ ایسے موقع پر استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ دوسرے لَمَّا سے صرف امر متوقع کی نفی کرتے ہیں ۔ یہ تو لَمْ و لَمَّا کا اختلاف معنوی ہی مضارع پر دونوں کا یہ اثر ہوتا ہے کہ واحد مذکر غائب و احد مؤنث غائب واحد مذکر حاضر واحد و جمع متکلم پانچ صیغوں کے آخر کو ساکن کردیتے ہیں بشرطیکہ آخر میں حرف علت یعنی واو الف اور یی نہو ورنہ حرف علت ساقط اور کل تثنیوں اور جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کا نون اعرابی ساقط اور جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر

ل اِنْ و لَمْ لَمَّا و لام امر و لا نہی بیز + پنج حرف این جازم فعل اند ہر یکے سے دغا ۱۲

دو صیغوں پر کچھ عمل نہیں کرتے جیسے یَرْمِیْ یا یَرْمِیُ سے لَمْ یَرْمِ - یَدْعُوَانِ سے لَمْ یَدْعُوَا
تَضْرِبِیْنَ سے لَمْ تَضْرِبِیْ - یَکْتُمْنَ سے لَمْ یَکْتُمْنَ (دیکھو پہلی جدول)

نوصب - لَنْ کا عمل مثل لَمْ کے ہے صرف اتنا فرق ہے کہ جہاں لَمْ ساکن کرتا ہے لَنْ مفتوح (دیکھو پہلی جدول)

نون تاکید نون تاکید ثقیلہ یعنی مشدد آخر مضارع میں لگاتے ہیں اور لام تاکید مفتوح اول میں یا نون اعرابی ساقط ہوجاتے ہیں اور علی ہذا القیاس جمع مذکر غائب اور حاضر کا واو اگر اس سے پہلے ضمہ ہو جو اسکے حذف پر دلالت کرے اور واحد مؤنث حاضر کی یٰ اگر اس سے پہلے کسرہ ہو ورنہ التقاے ساکنین کے رفع کرنے کو وٓ اور یٓ کو حرکت مناسب دیجائے گی جیسے تَعْلَمُوْنَ لَتَعْلَمُنَّ تَدْخُلِیْنَ لَتَدْخُلِنَّ یَدْعُوْنَ کہ اصل میں یَدْعُوُوْنَ تھا لَیَدْعُوُنَّ جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر دو صیغوں میں الف فاصل زیادہ کرکے نون ثقیلہ لگایا جاتا ہے کیونکہ نونِ جمع اعرابی نہیں کہ گرجائیں اور اجتماعِ نونات تلفظ میں ثقیل ہے۔ نون تاکید ثقیلہ الف کے بعد واقع ہو تو خود مکسور ہوگا ورنہ مفتوح اور اسکا ماقبل ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے مگر تثنیہ اور جمع مؤنث میں الف ساکن اور جمع مذکر میں بعد حذف واو مضموم اور واحد مؤنث حاضر میں بعد اسقاط یٰ مکسور (دیکھو پہلی جدول) نون تاکید خفیفہ یعنی ساکن سب باتوں میں مثل ثقیلہ کے ہے مگر جہاں جہاں نون ثقیلہ بعد الف واقع ہے ان صیغوں میں نون خفیفہ نہیں لگایا جاتا کیونکہ الف و نون دو ساکنوں کا اجتماع زبان عرب پر دشوار ہے (دیکھو پہلی جدول)

لہ اَنْ و لَنْ پس کَے اِذَنْ ایں چار حرف معتبر + نصب مستقبل کنند ایں جملہ دائم اتقنا ۱۲

امر۔ مضارع کا مذکور تو ہو چکا اب مضارع سے امر بناتے ہیں یعنی وہ الفاظ جنسے حکم کو تعبیر کریں امر میں دو شقیں ہیں ایک امر حاضر یعنی وہ حکم جو شخص حاضر و مخاطب کو دیا جائے۔ دوسرے وہ جو متکلم خود اپنی ذات یا شخص غائب کو دے ازبسکہ اس شق میں غائب کے صیغے زیادہ ہیں کل صیغوں کو تغلیباً امر غائب کہتے ہیں۔

امر غائب کے بنانے کا سہل قاعدہ ہی مضارع کے اول میں لام مکسور لگا دیا جاتا ہے بس امر غائب بنگیا یہ لام جو لام امر بولا جاتا ہے لَم کا عمل کرتا ہے حالتِ وصل میں لام امر ساکن بولا جاتا ہے جیسے وَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ (دیکھو پہلی جدول)

امر حاضر یوں بنتا ہے کہ علامت مضارع کو حذف کر دیا پھر دیکھا حرف مابعد ساکن ہے یا متحرک اگر ساکن ہے تو ابتداء بالسکون کے رفع کرنے کو ہمزۂ وصل بڑھا دیا اور اس ہمزہ کی حرکت تابع حرکت حرف ماقبل آخر مضارع ہوگی یعنی مضموم ہے تو مضموم اور مفتوح و مکسور ہے تو مکسور اور آخر مضارع میں عمل لَم جاری کیا اور اگر بعد حذف علامت مضارع متحرک رہا تو ہمزۂ وصل بڑھانے کی کچھ ضرورت نہیں جیسے تَعِدُ سے کہ اصل میں تَوْعِدُ تھا امر ہوا عِدْ (دیکھو پہلی جدول)

امر کے آخر میں برعایت قواعد مذکورۂ بحث مضارع نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ زیادہ کیا جاتا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ مضارع میں جب نون تاکید آخر میں لگاتے ہیں تو شروع میں لام تاکید بھی ضرور لاتے ہیں نون اور لام کا ساتھ ہے مگر امر میں نون بے لام کے آتا ہے (دیکھو پہلی جدول)

نہی امر کے مقابل نہی ہے امر طلب ہے اور نہی منع۔ مضارع پر لای ناہیہ لگاؤ جو لَم کا سا عمل

ل باب افعال کا ہمزہ قطعی ہی اسی وجہ سے امر میں باقی رہتا ہی گو مضارع میں حذف ہو جاتا ہے پس مضارع تکرم تکرمان کا امر اکرم اکرما ہوگا ۱۲

کرتا ہے اور بر قیاس مضارع منفی بہ لَمْ صیغے بنالو۔ (دیکھو پہلی جدول) نون تاکید زیادہ کیئے جانے میں نہی مثل امر کے ہے (دیکھو پہلی جدول) وہ جدول جسپر دوسرے حوالہ ہوتا چلا آیا ہے اس مقام پر منضبط کیجاتی ہے۔

اقسام ماضی اگر تم نے فارسی کی صرف ونحو پڑھی ہے تو اس جدول میں صرف ماضی دیکھکر حیرت ہوگی کہ کیا عرب والے ماضی میں قریب بعید ناتمام اور تشکیک اور تمنّی کا تفرقہ نہیں کرتے سو ہم تمہاری حیرت کو دفع کرتے ہیں۔ ماضی پر لفظ قَدْ ہو تو وہ قریب ہو اور باب کَانَ کی ماضی کا ہم صیغہ کوئی لفظ ہو تو بعید۔ اور باب کَانَ کی ماضی یہ ہے۔

کَانَ کَانَا کَانُوْا کَانَتْ کَانَتَا کُنَّ کُنْتَ کُنْتُمَا کُنْتُمْ کُنْتِ کُنْتُمَا
کُنْتُنَّ کُنْتُ کُنَّا۔

مضارع پر باب کَانَ کی ماضی ہم صیغہ ہو تو ناتمام کُنْتُ ضَرَبْتُ کے معنی ہیں (میں نے مارا تھا) اور کُنْتُ اَضْرِبُ (میں مارا کرتا تھا) تشکیک کے واسطے کوئی صیغہ خاص نہیں۔ تمنّا کے واسطے مضارع پر لَیْتَ یا لَعَلَّ لگا دیتے ہیں جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ یعنی (اے کاش جوانی پھر آتی) ضرور نہیں کہ جدول کے کل صیغے ہر باب سے آتے ہوں عَسٰی اور کَرَبَ اور لَیْسَ اور بِئْسَ کا مضارع اور امر اور فاعل اور یَذَرُ یَدَعُ مضارع ہے اُس کی ماضی نہیں آتی۔ اور جب تم علم ادب پڑھکر زبان عرب سے واقفیت حاصل کروگے خود معلوم ہو جائے گا کہ کس باب سے

سے کتنے صیغے نہیں آتے۔ اکثر یہی ہے کہ باب سے کُل صیغے بولے جاتے ہیں +

فاعل یا مفعول کی حالت

نام صیغہ	غائب مذکر واحد	غائب مذکر تثنیہ	غائب مذکر جمع	غائب مؤنث واحد	غائب مؤنث تثنیہ	غائب مؤنث جمع	حاضر مذکر واحد	حاضر مذکر تثنیہ	حاضر مذکر جمع
ماضی معروف	فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوْا	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ	فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ
ماضی مجہول	فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوْا	فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ	فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ
ماضی منفی معروف	مَا فَعَلَ	مَا فَعَلَا	مَا فَعَلُوْا	مَا فَعَلَتْ	مَا فَعَلَتَا	مَا فَعَلْنَ	مَا فَعَلْتَ	مَا فَعَلْتُمَا	مَا فَعَلْتُمْ
ماضی منفی مجہول	مَا فُعِلَ	مَا فُعِلَا	مَا فُعِلُوْا	مَا فُعِلَتْ	مَا فُعِلَتَا	مَا فُعِلْنَ	مَا فُعِلْتَ	مَا فُعِلْتُمَا	مَا فُعِلْتُمْ
مضارع معروف	يَفْعَلُ	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُوْنَ	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	يَفْعَلْنَ	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُوْنَ
مضارع مجہول	يُفْعَلُ	يُفْعَلَانِ	يُفْعَلُوْنَ	تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	يُفْعَلْنَ	تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُوْنَ
مضارع منفی معروف	لَا يَفْعَلُ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلُوْنَ	لَا تَفْعَلُ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلُ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلُوْنَ
مضارع منفی مجہول	لَا يُفْعَلُ	لَا يُفْعَلَانِ	لَا يُفْعَلُوْنَ	لَا تُفْعَلُ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا يُفْعَلْنَ	لَا تُفْعَلُ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا تُفْعَلُوْنَ
منفی مضارع بلم معروف	لَمْ يَفْعَلْ	لَمْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلُوْا	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلُوْا
منفی مضارع بلم مجہول	لَمْ يُفْعَلْ	لَمْ يُفْعَلَا	لَمْ يُفْعَلُوْا	لَمْ تُفْعَلْ	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ يُفْعَلْنَ	لَمْ تُفْعَلْ	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلُوْا

فاعل یا مفعول کی حالت

حاضر			متکلم						
مؤنث			مذکر			مؤنث			
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا	فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا	
فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ	فُعِلْتُ	فُعِلْنَا	فُعِلْنَا	فُعِلْتُ	فُعِلْنَا	فُعِلْنَا	
مَا فَعَلْتِ	مَا فَعَلْتُمَا	مَا فَعَلْتُنَّ	مَا فَعَلْتُ	مَا فَعَلْنَا	مَا فَعَلْنَا	مَا فَعَلْتُ	مَا فَعَلْنَا	مَا فَعَلْنَا	
مَا فُعِلْتِ	مَا فُعِلْتُمَا	مَا فُعِلْتُنَّ	مَا فُعِلْتُ	مَا فُعِلْنَا	مَا فُعِلْنَا	مَا فُعِلْتُ	مَا فُعِلْنَا	مَا فُعِلْنَا	
تَفْعَلِيْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلْنَ	اَفْعَلُ	نَفْعَلُ	نَفْعَلُ	اَفْعَلُ	نَفْعَلُ	نَفْعَلُ	
تُفْعَلِيْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ	اُفْعَلُ	نُفْعَلُ	نُفْعَلُ	اُفْعَلُ	نُفْعَلُ	نُفْعَلُ	
لَا تَفْعَلِيْنَ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلْنَ	لَا اَفْعَلُ	لَا نَفْعَلُ	لَا نَفْعَلُ	لَا اَفْعَلُ	لَا نَفْعَلُ	لَا نَفْعَلُ	
لَا تُفْعَلِيْنَ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا تُفْعَلْنَ	لَا اُفْعَلُ	لَا نُفْعَلُ	لَا نُفْعَلُ	لَا اُفْعَلُ	لَا نُفْعَلُ	لَا نُفْعَلُ	
لَمْ تَفْعَلِيْ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلْنَ	لَمْ اَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ	لَمْ اَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ	لَمْ نَفْعَلْ	
لَمْ تُفْعَلِيْ	لَمْ تُفْعَلَا	لَمْ تُفْعَلْنَ	لَمْ اُفْعَلْ	لَمْ نُفْعَلْ	لَمْ نُفْعَلْ	لَمْ اُفْعَلْ	لَمْ نُفْعَلْ	لَمْ نُفْعَلْ	

فاعل یا مفعول کی حالت

نام صیغہ	غائب مذکر واحد	غائب مذکر تثنیہ	غائب مذکر جمع	غائب مؤنث واحد	غائب مؤنث تثنیہ	غائب مؤنث جمع	حاضر مذکر واحد	حاضر مذکر تثنیہ	حاضر مذکر جمع
مضارع منفی مؤکد بلن معروف	لن یفعل	لن یفعلا	لن یفعلوا	لن تفعل	لن تفعلا	لن یفعلن	لن تفعل	لن تفعلا	لن تفعلوا
مضارع منفی مؤکد بلن مجہول	لن یُفعل	لن یُفعلا	لن یُفعلوا	لن تُفعل	لن تُفعلا	لن یُفعلن	لن تُفعل	لن تُفعلا	لن تُفعلوا
مضارع مؤکد با لام و نون تاکید ثقیلہ معروف	لیفعلنّ	لیفعلانّ	لیفعلُنّ	لتفعلنّ	لتفعلانّ	لیفعلنانّ	لتفعلنّ	لتفعلانّ	لتفعلُنّ
مضارع مؤکد با لام و نون تاکید ثقیلہ مجہول	لیُفعلنّ	لیُفعلانّ	لیُفعلُنّ	لتُفعلنّ	لتُفعلانّ	لیُفعلنانّ	لتُفعلنّ	لتُفعلانّ	لتُفعلُنّ
مضارع مؤکد با لام و نون تاکید خفیفہ معروف	لیفعلن	.	لیفعلُن	لتفعلن	.	.	لتفعلن	.	لتفعلُن
مضارع مؤکد با لام و نون تاکید خفیفہ مجہول	لیُفعلن	.	لیُفعلُن	لتُفعلن	.	.	لتُفعلن	.	لتُفعلُن
امر معروف	لیفعل	لیفعلا	لیفعلوا	لتفعل	لتفعلا	لیفعلن	افعل	افعلا	افعلوا
امر مجہول	لیُفعل	لیُفعلا	لیُفعلوا	لتُفعل	لتُفعلا	لیُفعلن	لتُفعل	لتُفعلا	لتُفعلوا
امر معروف مؤکد با نون تاکید ثقیلہ	لیفعلنّ	لیفعلانّ	لیفعلُنّ	لتفعلنّ	لتفعلانّ	لیفعلنانّ	افعلنّ	افعلانّ	افعلُنّ

فاعل یا مفعول کی حالت

حاضر			متکلم						
مؤنث			مذکر			مؤنث			
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
لَنْ تَفْعَلِي	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلْنَ	لَنْ أَفْعَلَ	لَنْ نَفْعَلَ	لَنْ نَفْعَلَ	لَنْ أَفْعَلَ	لَنْ نَفْعَلَ	لَنْ نَفْعَلَ	
لَنْ تُفْعَلِي	لَنْ تُفْعَلَا	لَنْ تُفْعَلْنَ	لَنْ أُفْعَلَ	لَنْ نُفْعَلَ	لَنْ نُفْعَلَ	لَنْ أُفْعَلَ	لَنْ نُفْعَلَ	لَنْ نُفْعَلَ	
لَتَفْعَلِنَّ	لَتَفْعَلَانِّ	لَتَفْعَلْنَانِّ	لَأَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	لَأَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	لَنَفْعَلَنَّ	
لَتُفْعَلِنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلْنَانِّ	لَأُفْعَلَنَّ	لَنُفْعَلَنَّ	لَنُفْعَلَنَّ	لَأُفْعَلَنَّ	لَنُفْعَلَنَّ	لَنُفْعَلَنَّ	
لَتَفْعَلِنْ	.	.	لَأَفْعَلَنْ	لَنَفْعَلَنْ	لَنَفْعَلَنْ	لَأَفْعَلَنْ	لَنَفْعَلَنْ	لَنَفْعَلَنْ	
لَتُفْعَلِنْ	.	.	لَأُفْعَلَنْ	لَنُفْعَلَنْ	لَنُفْعَلَنْ	لَأُفْعَلَنْ	لَنُفْعَلَنْ	لَنُفْعَلَنْ	
اِفْعَلِي	اِفْعَلَا	اِفْعَلْنَ	لِأَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ	لِأَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ	
لِتُفْعَلِي	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلْنَ	لِأُفْعَلْ	لِنُفْعَلْ	لِنُفْعَلْ	لِأُفْعَلْ	لِنُفْعَلْ	لِنُفْعَلْ	
اِفْعَلِنَّ	اِفْعَلَانِّ	اِفْعَلْنَانِّ	لِأَفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلَنَّ	لِأَفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلَنَّ	لِنَفْعَلَنَّ	

فاعل یا مفعول کی حالت

نام صیغہ	غائب مذکر واحد	غائب مذکر تثنیہ	غائب مذکر جمع	غائب مؤنث واحد	غائب مؤنث تثنیہ	غائب مؤنث جمع	حاضر مذکر واحد	حاضر مذکر تثنیہ	حاضر مذکر جمع
امر مجہول مؤکد با نون تاکید ثقیلہ	لِيُفْعَلَنَّ	لِيُفْعَلَانِّ	لِيُفْعَلُنَّ	لِتُفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِيُفْعَلْنَانِّ	لِتُفْعَلَنَّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلُنَّ
امر معروف مؤکد با نون تاکید خفیفہ	لِيَفْعَلَنْ	.	لِيَفْعَلُنْ	لِتَفْعَلَنْ	.	.	لِتَفْعَلَنْ	.	لِتَفْعَلُنْ
امر مجہول مؤکد با نون تاکید خفیفہ	لِيُفْعَلَنْ	.	لِيُفْعَلُنْ	لِتُفْعَلَنْ	.	.	لِتُفْعَلَنْ	.	لِتُفْعَلُنْ
نہی معروف	لَا يَفْعَلْ	لَا يَفْعَلَا	لَا يَفْعَلُوْا	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا يَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلُوْا
نہی مجہول	لَا يُفْعَلْ	لَا يُفْعَلَا	لَا يُفْعَلُوْا	لَا تُفْعَلْ	لَا تُفْعَلَا	لَا يُفْعَلْنَ	لَا تُفْعَلْ	لَا تُفْعَلَا	لَا تُفْعَلُوْا
نہی مؤکد معروف با نون ثقیلہ	لَا يَفْعَلَنَّ	لَا يَفْعَلَانِّ	لَا يَفْعَلُنَّ	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا يَفْعَلْنَانِّ	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا تَفْعَلُنَّ
نہی مؤکد مجہول با نون ثقیلہ	لَا يُفْعَلَنَّ	لَا يُفْعَلَانِّ	لَا يُفْعَلُنَّ	لَا تُفْعَلَنَّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا يُفْعَلْنَانِّ	لَا تُفْعَلَنَّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا تُفْعَلُنَّ
نہی معروف مؤکد با نون تاکید خفیفہ	لَا يَفْعَلَنْ	.	لَا يَفْعَلُنْ	لَا تَفْعَلَنْ	.	.	لَا تَفْعَلَنْ	.	لَا تَفْعَلُنْ
نہی مجہول مؤکد با نون تاکید خفیفہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

حاضر			متکلم						
مؤنث			مذکر			مؤنث			
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	
لِتُفْعَلِنَّ	لِتُفْعَلَانِّ	لِتُفْعَلْنَانِّ	لِأُفْعَلَنَّ	لِنُفْعَلَنَّ	لِنُفْعَلَنَّ	لِأُفْعَلَنَّ	لِنُفْعَلَنَّ	لِنُفْعَلَنَّ	
لِتَفْعَلِنْ	.	.	لِأَفْعَلَنْ	لِنَفْعَلَنْ	لِنَفْعَلَنْ	لِأَفْعَلَنْ	لِنَفْعَلَنْ	لِنَفْعَلَنْ	
لِتُفْعَلِنْ	.	.	لِأُفْعَلَنْ	لِنُفْعَلَنْ	لِنُفْعَلَنْ	لِأُفْعَلَنْ	لِنُفْعَلَنْ	لِنُفْعَلَنْ	
لَا تَفْعَلِي	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْنَ	لَا أَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ	لَا أَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ	
لَا تُفْعَلِي	لَا تُفْعَلَا	لَا تُفْعَلْنَ	لَا أُفْعَلْ	لَا نُفْعَلْ	لَا نُفْعَلْ	لَا أُفْعَلْ	لَا نُفْعَلْ	لَا نُفْعَلْ	
لَا تَفْعَلِنَّ	لَا تَفْعَلَانِّ	لَا تَفْعَلْنَانِّ	لَا أَفْعَلَنَّ	لَا نَفْعَلَنَّ	لَا نَفْعَلَنَّ	لَا أَفْعَلَنَّ	لَا نَفْعَلَنَّ	لَا نَفْعَلَنَّ	
لَا تُفْعَلِنَّ	لَا تُفْعَلَانِّ	لَا تُفْعَلْنَانِّ	لَا أُفْعَلَنَّ	لَا نُفْعَلَنَّ	لَا نُفْعَلَنَّ	لَا أُفْعَلَنَّ	لَا نُفْعَلَنَّ	لَا نُفْعَلَنَّ	
لَا تَفْعَلِنْ	.	.	لَا أَفْعَلَنْ	لَا نَفْعَلَنْ	لَا نَفْعَلَنْ	لَا أَفْعَلَنْ	لَا نَفْعَلَنْ	لَا نَفْعَلَنْ	
لَا تُفْعَلِنْ	.	.	لَا أُفْعَلَنْ	لَا نُفْعَلَنْ	لَا نُفْعَلَنْ	لَا أُفْعَلَنْ	لَا نُفْعَلَنْ	لَا نُفْعَلَنْ	

دستور ہے کہ جب طالب العلم گردان پڑھ چکتے ہیں تو مشق کے واسطے اُن کو چند مصادر بتا دیتے جاتے ہیں کہ بر قیاس گردان جدول اُنکو گردان لیں۔ اس مشق گردان میں اتنا مبالغہ کیا جاتا ہے کہ تحصیل علم صرف کو لوگ موجب درد سر سمجھتے ہیں یہ ایک مشہور بات ہی شعر

صرفیاں را مغز باید چوں سگاں	نحویاں را فکر باید چوں شہاں

مگر مشق گردان کا جو طریقہ مروج ہے محض بے سود ہے۔ عمدہ تدبیر یہ ہے کہ مصدر اور اُسکے معنی بتا دیتے جائیں اور پھر کسی خاص صیغہ کو بتعین معنی پوچھا جائے اسطرح کہ مثلاً حَلَفَ کے معنی قسم کھانے کے بتا دیئے اور پھر پوچھا جائے کہ ہرگز قسم مت کھا۔ اسکے واسطے کونسا صیغہ بولا جائے گا یا یوں پوچھا جائے کہ لَا تَحْلِفَنَّ کیا صیغہ ہے اور کیا اُسکے معنی ہیں۔ اس طریقہ سے اگر مشق کرائی جائے تو علم ادب کے واسطے بہت مفید ہوگی ✦

مصدر۔ افعال تو ہو چکے۔ اب اسماء مشتقہ جو ضمیمہ افعال گنے جاتے ہیں شروع کرتے ہیں اسماء میں نمبر اول مصدر کا ہے جسکے اوزان میں سے صرف ایک وزن اس وجہ سے کہ فرع وزن مضارع ہو تابع فعل سمجھا جاتا ہے اس وزن کو مصدر میمی کہتے ہیں کیونکہ اسکے شروع میں میم زیادہ ہی یہ مصدر ثلاثی مجرد میں بوزن مضارع معروف ہوا کرتا ہے مگر علامت مضارع کی جگہ اسمیں میم مفتوح ہوتا ہے اور عین کلمہ بھی ہمیشہ مفتوح ہوا کرتا ہے چاہے مضارع کے عین کو کوئی حرکت ہو۔ ہاں اگر صرف کلمہ حرف علت ہی تو مصدر میمی مکسور العین ہوگا جیسے مَدْخَلٌ مَقْدَرَةٌ مَسْكَنَةٌ مَوْعِلٌ مَوْعًى یا مَوْعَى اور غیر ثلاثی مجرد سے علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور ماقبل آخر مفتوح جیسے مُكْرَمٌ مُدَحْرَجٌ۔ غیر ثلاثی مجرد کے اوزان مصادر کیا مصدر میمی اور کیا

اوزان معمولی سب قیاسی اور مطرد ہیں۔ مگر ثلاثی مجرد میں مصدر میمی کے سوائے کوئی وزن مطرد نہیں کہ اسکے قیاس پر تم کسی باب کا مصدر بناسکو اسی واسطے جتنے اوزان ہیں اُنکے اشتقاق کا کوئی قاعدہ منضبط نہیں۔ اب موقع ہے کہ اوزان مصادر بھی بتا دیئے جائیں۔ اوزانِ مصادر ثلاثی مجرد کو کسی شاعر نے منظوم کیا ہے۔

نظم

بہ نظم با تو بگویم بنا ہر مصدر ہا	کہ چند و چیست ذہاب و صعوبۃ و لیان
قتال و مدخل و ذکری خنق صغر بشری	فجارۃ و سرقۃ فسق و قدرۃ و حرمان
سوال و قسمۃ و دعوی حمایۃ و مسعاۃ	دخول و محمدۃ و شکر و رحمۃ غفران
ہدی نصیحۃ و قتل و فصاحۃ و غلبہ	طلب و مبیض چو میسر کراہیۃ خفقان
قبول با جبروۃ چو کاذبہ شاد ست	برین مثال تو مکذوبہ ہم بگیر و بخوان
بسان مقدرہ مکذوب باز قیلولہ	چو کیونونہ کہ کینونہ[1] گشت در پیِ آن
ہمیں قدر ز ثلاثی کفایتے دارد	دراز مبالغہ پرسی بگویمت تبیان

مصادر غیر ثلاثی کے اوزان ذیل کی مثنوی میں پاؤ گے

فعل ذران رو کہ از حروف صول	شد مرکب) دو نوع شد منقول
سو جزش می کنم بہ نظم بیاں	یک ثلاثی دگر رباعی داں
ہر یکے ایں دو قسم رااے یار	چوں مجرد مزید فیہ شمار

[1] لفظ کینونہ کی تعلیل میں اختلاف ہے بعض کا مقولہ یہ ہے کہ اصل میں کَیْوِنُوْنَۃ تھا معتل کے نویں قاعدے سے کَیِّنُوْنَۃ ہوا پھر خلاف قیاس تخفیف ہو کر کینونہ ہو گیا۔ بعض کے نزدیک اصل میں کَوْنُوْنَۃ تھا بروزن فعلولہ پھر بر قیاس قیلولہ کو نونہ کر لیا۔ پھر کینونہ۔ کیونکہ اس وزن کے مصدر اکثر یائی آتے ہیں ۱۲

پس ثلاثی مجرد است دو قسم — اصل و فرع آمده است آن را اسم
هر یکی را زین بود سه باب — نصر و ضرب است و سمع هم در باب
این بود اصل و فرع فتح و کرم — باز حسبان بکسر حا و بضم
پس ثلاثی مزید را شانی ست — باز رباعی ست ملحق و یا نیست
غیر ملحق تو اولاً بنگر — همزهٔ وصل آیدش بر سر
یا نیاید اگر همے آید — نُه و باب دگر نمے آید
اجتناب ست و دیگر استنصار — انفطار احمرار احمیرار
ششم اطّهّرار تو بشماری — هفتم اثّاقل ای گران باری
هشتم آمد بوزن افعیعال — بعد ازینها در آخر افعوّال
وانکه باشد بری ز همزهٔ وصل — پنج باب ست گویمت بی فصل
اول اکرام بعده تکریم — پس تامل به نزد ذهن سلیم
چارمیں را مقاتله بشمار — پنجمیں شد تقابل از بردار
پس رباعی که زائدش نبود — غیر یک باب بعثره ناید
بر دو گونه مزید فیه بدان — یک مع همزه دیگرے بی آن
آن مصدر به همزه اے مختار — باب اول بدان تو اقشعرار
باب ثانیش آمد احرنجام — قسم بے همزه را تدحرج نام
[illegible] — [illegible]

چوں رباعی مجرد ست و مزید	ملحقش نیز بر دو قسم گزید
آنکہ ملحق ازاں مجرد ہست	ہست بر ہفت باب کلم وکست
جَلبَبَ و قَلنَسَ ست جَورَبَ داں	سَرولہ جَیعلہ چو شَریفہ خواں
ہفتمیں زاں ہمہ بود قلساۃ	ملحقاتِ مزید گویم بات
آنکہ ملحق تَدَحرَجَ راگشت	جملہ ابواب آں ہمی باید ہشت
اِتجَلبُبَ دگر تَقَلسی خواں	پس تَمَسکُن دگر تَعَفرُت داں
پس تَجَورُب ہم از تَسَرول گو	پس تَخَیعُل تَقَلنُس ای خوشخو
وانکہ ملحق بود باحرنجام	بر دو بابش کنیم ختم کلام
اولیں باب اوست اِقعِنساس	تا نداری بہ صحتش وسواس
بعد خوض تمام و استقرار	ثانیش یافتیم اِسلِنقاء

ان تمام وزنوں میں ہر ایک وزن اپنے باب کے لیے قیاسی ہے یعنی مثلاً مادہ ف س ر اگر اِستَفسَرَ کا آنا ثابت ہو تو اسکا مصدر ضرور اِستِفسَار ہوگا برقیاس اِستِفعَال۔ دوسری بات یہ ہو کہ ہر ایک وزن اپنے باب کے لیے منفرد ہے مصادر ثلاثی کا سا حال نہیں کہ ایک باب کا مصدر کبھی کسی وزن پر آتا ہے کبھی کسی وزن پر۔ ہاں باب تفعیل کا لام کلمہ اگر حرف علت یا ہمزہ ہو تو مصدر تفعلہ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے تخطیہ اور تہنیہ اور تثنیہ اور تصفیہ اور کبھی اسپر بھی بند نہیں یوں بھی تفعلہ کے وزن پر آتا ہے جیسے تجربۃ اور کذاب (فِعَّال) اور تکرار (تَفعَال) اور [illegible] اور عن البعض [illegible]

کبھی (فِعَالٌ) اور (فِیْعَالٌ) کے وزن پر آتا ہے جیسے قِتَالٌ اور قِیْتَالٌ۔ باب فَعْلَلَۃ کا مصدر فِعْلَال بھی آتا ہے جیسے زَلْزَلَۃ و زِلْزَال۔ باب افعیلال کا مصدر کبھی فُعْلِیلَۃ کے وزن پر آتا ہی جیسے قُشَعْرِیْرَۃ اور طُمَانِیْنَۃ۔

مصدر بنانے کا قاعدہ۔ مصادر غیر ثلاثی کے بنا لینے کا قاعدہ یہ نکالا ہے کہ جس ماضی کے حروف چار سے زیادہ ہوں اُسکے ماقبل آخر کو مضموم کر دو بشرطیکہ اُس ماضی کے شروع میں تاء زائدہ ہو جیسے تَقَبَّلَ تَقَبُّلاً تَجَلْبَبَ تَجَلْبُبًا ورنہ حرف ثالث کو مکسور کر دو اور حرف آخر کے پہلے ایک الف بڑھا دو جیسے اِسْتَخْرَجَ اِسْتِخْرَاجًا۔ اب پھر اوزان ثلاثی مجرد کی طرف رجوع کرتے ہیں ہر چند ان اوزان کا کچھ ٹھکانا نہیں اور کوئی وزن کسی باب سے مخصوص نہیں مگر اکثر یہ ہے کہ حرفہ اور پیشہ کے مصادر فِعَالَۃ کے وزن پر آتے ہیں جیسے وِکَالَۃ رنگوں کے مصادر فُعْلَۃ جیسے حُمْرَۃ کُدْرَۃ سُمْرَۃ۔ حرکت و اضطراب کے بوزن فَعَلَان جیسے خَفَقَان طَیَرَان جَوَلَان۔ اصوات کے بوزن فِعَال جیسے نِبَاحُ الکلبِ عِوَاءُ الذئب۔ ایضًا فُعَال جیسے صُرَاخُ الثکلی بُکَاءُ الحزین۔ ایضًا فَعِیْل جیسے طَنِیْنُ الذُّبَابِ زَئِیْرُ الاَسَدِ صَفِیْرُ الطَّائِر۔ کلفت و امراض کے بوزن فُعَال جیسے سُوَال دُوَار۔ اور ماضی مکسور العین ہو تو بوزن فَعَلٌ جیسے وَرَمٌ وَجَعٌ۔ اور یہ قاعدہ اکثری ہے کہ مصادر متعدی فَعْلٌ کے وزن پر ہوتے ہیں جیسے قَتْل و ضَرْب وغیرہ اور مصادر لازمی بوزن فُعُوْل جیسے دُخُوْل خُرُوْج وغیرہ مگر ماضی مکسور العین ہو تو بوزن فَعَل جیسے فَرَح اور باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے کبھی فَعَلٌ ہی جیسے کَرَمٌ فَعَالَۃ کَرَامَۃ فَعَال جَمَال فُعْل حُسْن فَعَاء [illegible]

ہو تو فِعَالَة جیسے وِلَایَة حِکَایَة شِکَایَة ھِدَایَة رِعَایَة رِوَایَة باب کا ع کلمہ ی ہو تو فَعْلُوْلَة جیسے قَیْلُوْلَة عَیْبُوْبَة صَیْرُوْرَة بَیْنُوْنَة ۔

مَرّۃ ۔ جب تعداد وقوع فعل کو بیان کرنا منظور ہو تو دیکھیں کہ مصدر باب ثلاثی مجرد کا ہے یا نہیں اگر ہے تو پھر دیکھیں کہ اُسکے آخر میں ت ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو فَعْلَةٌ کے وزن پر بنا لینے سے تعداد ظاہر ہو گی مثلاً جَلَسْتُ جَلْسَةً اِسکے معنی یہ ہیں کہ میں صرف ایک نشست بیٹھا اور اگر آخر میں ت ہے تو اُس سے یہ صیغہ جسکو صیغہ مرّۃ کہتے ہیں نہیں بنایا جاتا بلکہ مصدر کے بعد لفظ مرّۃ یا واحدۃ لگانا پڑتا ہے جیسے قَسَمَ مَالَهُ قِسْمَةً وَاحِدَةً یعنی اپنے مال کو ایک ہی دفعہ بانٹ دیا۔ اور اگر مصدر غیر ثلاثی مجرد ہے تو اُسکے آخر میں صرف ت بڑھا دی جائے اگر نہو اور جو ہو تو اُسکو بحال خود رہنے دو اُسکا مفہوم یہی ہوگا کہ وقوع ایک بار ہوا جیسے اِسْتِنْصَارَةٌ یعنی ایک بار مدد مانگنا ۔

حالۃ ۔ کبھی تعداد تو نہیں نوع یا حالت یا کیفیت کا بیان کرنا منظور ہوتا ہے تو ثلاثی مجرد سے اُسکا وزن فِعْلَة ہے اور جملہ شرائط جو صیغہ مرّۃ میں مذکور ہوئیں اِس صیغے سے بھی متعلق ہیں جسکو صیغہ حالت کہتے ہیں۔ غیر ثلاثی مجرد میں مرّۃ اور حالۃ کا امتیاز کچھ نہیں صرف سیاقِ سخن سے اُس کی شناخت ہو سکتی ہے ۔

اسم فاعل ۔ دوسرا اسم مشتق اسم فاعل ہے جب کسی شخص سے کوئی فعل سرزد ہو یا کوئی حالت اُسپر طاری ہو تو اُس فعل یا حالت کے تعلق سے جو نام لیکر اُسکو پکاریں اُسی کو اسم فاعل کہتے ہیں اسکا وزن ثلاثی مجرد میں مذکر کے لیے فَاعِلٌ اور مؤنث کے لیے فَاعِلَةٌ ہے جیسے ضَارِبٌ

وَضَارِبَۃٌ اور غیر ثلاثی مجرد سے بوزن مضارع باب اسطح کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور ماقبل آخر مکسور جیسے مُسْتَخْرِجٌ مُسْتَخْرِجَۃٌ مُدَحْرِجٌ مُدَحْرِجَۃٌ

صفت مشبہہ فاعل کے ہم معنی صفت مشبہہ ہی فرق اتنا ہے کہ فاعل کے معنی میں حدوث معتبر ہوتا ہے اور صفت مشبہہ میں نہیں مثلاً سَامِعٌ اور سَمِیْعٌ معنی دونوں کے سننے والا ہیں لیکن سامع وہ سننے والا ہے کہ ایک شخص قاری ہو اور وہ سنتا جاتا ہو یا جیسے امام کے پیچھے مقتدی سامع ہوتے ہیں اور سمیع سے ایسا سننے والا مراد نہیں اسکا موصوف صحیح خدای تعالی ہی جو بے قید زمانہ سنتا ہے اور سننے کی صفت اُسکے ساتھ قائم ہے ازبسکہ صفت مشبہہ میں حدوث معتبر نہیں خدای تعالی کی صفات ہمیشہ صفت مشبہہ کے اوزان میں ہوتی ہیں اللہ تعالی جَوَادٌ قَیَّامٌ قَدِیْرٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَحِیْمٌ۔ سوائے رءوف سب صیغے صفت مشبہہ ہیں مگر یہ ضرور نہیں کہ ان صفتوں کے لیے موصوف بھی قدیم ہو انسان کو حسین و جمیل حکیم وغیرہ کہتے ہیں حدوث کا معتبر نہونا کافی ہے اس سے کچھ بحث نہیں کہ قدیم ہو یا نہو بلکہ حق یہ ہے کہ استعمال میں یہ تفرقہ بھی کما حقہ ملحوظ نہیں رہا اکثر اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہہ بولی جاتی ہے۔ ہاں تو صفت مشبہہ کے اوزان مثل فاعل قیاسی نہیں منحصر بر سماع ہیں اور اتنے بہت ہیں کہ سب کا لکھنا موجب طوالت کتاب اور باعث ملال طبع طلاب ہوگا تاہم چند وزن جو کثرت سے مستعمل ہوتے ہیں لکھے جاتے ہیں

فَعْلٌ (صَعْبٌ) فِعْلٌ (صِفْرٌ) فُعْلٌ (حُلْوٌ) فَعَلٌ (حَسَنٌ)

فُعُلٌ (جُنُبٌ) فِعِلٌ (اِبِدٌ) فَعِلٌ (فَرِحٌ) فِعَلٌ (بِلَعٌ)

فُعُلٌ (نُكُرٌ) فَعْبَلٌ (سَلْہَبٌ) اَفْعَلُ (اَسْوَدُ) فَیْعِلٌ (سَیِّدٌ)

کہ اصل میں سَیْوِدٌ تھا۔ فَعْلَانٌ (رَحْمَانٌ) فَعَالٌ (جَوَادٌ) فُعَالٌ (شُجَاعٌ) فِعَالٌ (رِھجَانٌ) فَعَلَانٌ (حَیَوَانٌ) فُعْلَانٌ (عُرْیَانٌ)

استقراء سے ایسا پایا گیا کہ عین کلمہ حرف علت ہو تو صفت مشبہہ فَیْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے مَیِّتٌ طَیِّبٌ جَیِّدٌ اور رنگ و عیوب اور حلیہ کے صفات لازمہ میں مذکر کے لیے اَفْعَلُ جیسے اَحْمَرُ اَلْکَنُ اَعْوَرُ اور مونث کے لیے فَعْلَاءُ جیسے حَمْرَاءُ اور جمع کے لیے فُعْلٌ جیسے حُوْرٌ عِیْنٌ اور رِجَالٌ حُمْرٌ اور صفات عارضی بھوک پیاس اور انکی ضد میں مذکر کیواسطے فَعْلَانُ جیسے عَطْشَانُ شَبْعَانُ اور مونث کے لیے فَعْلٰی جیسے عَطْشٰی اور اگر شرائط مذکورہ نہوں تو ماضی مکسور العین سے اکثر فَعِلٌ جیسے فَرِحٌ اور مضموم العین سے فَعِیْلٌ جیسے نَصِیْرٌ کَرِیْمٌ اور مفتوح العین سے فَعْلٌ جیسے حَقٌّ بَرٌّ۔

افعل التفضیل جب یہ منظور ہوتا ہے کہ کسی شخص کو اس فعل کی ارتکاب یا اس حالت کے ساتھ متصف ہونے میں جسکے تعلق سے اسپر اسم فاعل یا صفت مشبہہ کے صیغہ کا اطلاق ہوا ترجیح دیجیے تو اس ترجیح کو دو طور پر ظاہر کرتے ہیں اگر ترجیح بمقابلہ دوسرے شخص کے ہو تو صیغہ اَفْعَلُ بنا لیتے ہیں جیسے ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰہُ (کیا تم بڑے جاننے والے ہو یا اللہ) اسکو افعل التفضیل کہتے ہیں یہ صیغہ غیر ثلاثی مجرد سے نہیں آتا۔ اور اگر افعال غیر ثلاثی مجرد میں ترجیح کا دینا منظور ہوتا ہی تو اَشَدُّ یا اَکْثَرُ یا ثلاثی کے کسی اور صیغہ افعل مناسب مقام کے آگے اس فعل کا مصدر لگا دیتے ہیں جیسے اَشَدُّ تَنْکِیْلًا بڑا ہی عذاب دینے والا ہے یا ھٰذَا اَسْرَعُ اِلْتِھَابًا بہت ہی جلد بھڑک اٹھتا ہے۔ دوسری بات یہ ہی کہ عیوب اور الوان سے یہ صیغہ نہیں آتا اور جو

اَعْوَر اَسْوَد وغیرہ ہیں وہ صفت مشبہ ہیں نہ افعل التفضیل[1]+

مبالغہ صیغۂ ترجیح عام کو صیغۂ مبالغہ کہتے ہیں اُسکے چند اوزان کسی نے منظوم کیے ہیں

اذا ما رُمتَ فی توصیفِ شخصٍ ما مبالغۃً	ففی نظمی لما حاولتَ تسہیلٌ و توفیقٌ
ففعّالٌ لہ خوفٌ عظیمٌ انہ حذّارٌ	کذا الھیّابُ و زیّاتٌ مِفضالٌ و مِنطیقٌ
و تِلِعّابٌ کبیرُ اللعبِ قُلّبٌ ھُیّبٌ جَزِعٌ	رُجَیجٌ مِقْوَلٌ ضُحَکَۃٌ صَوّتٌ صِدّیقٌ
عُجّابٌ ھکذا قالوا و کُبّارٌ و علّامۃٌ	و قُدّوسٌ و قیّومٌ و کافیۃٌ و فاروقٌ
فخذ یا صاحِ منّی ھذہ الاوزانَ واحفظھا	وما یُجعل بتاءٍ فی التذکیر و التانیث تفریقٌ
وان زیدت بھا تاءٌ فللاطراء تاکیدًا	و توثیقُ المعنی للفظ ھذا القول تحقیقٌ

واضح ہو کہ پیشہ کے تعلق سے جو پیشہ وروں کو لقب دیا جاتا ہے تو اُسکے واسطے وزن مبالغہ فعّال خاص ہے جیسے خیّاط حجّام دلّال بزّاز وغیرہ+

اسم فاعل کو ہمنے مشتقات فعل میں گنا اور فی الواقع اکثر ایسا ہی پاؤگے مگر بعض اوقات اسم فاعل بجائے خود ایک وزن جداگانہ بنالیا جاتا ہے مثلاً بقّال ترہ فروش کو کہتے ہیں اور بقلہ سے نکلاہے جسکے معنی ساگ کے ہیں لیکن بقل یبقل کوئی باب نہیں ہے جس سے بقّال کا اشتقاق ہوا ہو اسی طرح دارِع زرہ پوش درع سے نکلا جسکے معنی زرہ کے ہیں مگر درع یدرع کوئی باب نہیں

مفعول تیسرا اسم مشتق اسم مفعول ہے جسکا وزن ثلاثی مجرد سے مَفْعُولٌ مذکر اور مَفْعُولَۃٌ مونث جیسے مَضْرُوْبٌ و مَضْرُوْبَۃٌ اور غیر ثلاثی مجرد سے بروزن اسم فاعل باب صرف تاء

[1] افعل التفضیل اور فعل صفت کے علاوہ ایک فعل تعجب ہے جیسے مَا اَحْسَنَہٗ آہ کیا ہی اچھا ہے ۱۲

ہوتا ہے کہ حرف ماقبل آخر اسم فاعل میں مکسور ہوتا تھا اسم مفعول میں مفتوح ہوتا ہے جیسے مُکْرَمٌ مُدَحْرَجٌ۔

مبالغہ مفعول اسم مفعول کے لیئے اوزان مبالغہ بہت کم ہیں فُعْلَۃٌ۔ ضُحْکَۃٌ۔ متنبی نے ایک شخص سامری نام کی ہجو میں باندھا ہے ؎ أَسَامِرِيُّ ضُحْكَةَ كُلِّ رَاءٍ فَطِنْتَ وَأَنْتَ أَغْبَى الْأَغْبِيَاءِ

اسی طرح اسم مفعول کا افعل التفضیل کمتر آتا ہے اُسی متنبی نے کہا ہے ؎

ضُرُوبُ النَّاسِ عُشَّاقٌ ضُرُوبًا　　فَأَعْذَرُهُمْ أَشَفُّهُمْ حَبِيبًا

أَعْذَرُهُمْ یعنی معذورتر۔ اسیطرح أَشْهَرُ یعنی مشہورتر علاوہ اِنکے چند اوزان اور مفعول کے معنی میں آتے ہیں۔ خلق (مخلوق) امام (ماموم) قتیل (مقتول) ذبیحۃ (مذبوحۃ) رکوب (مرکوب) راضیۃ (مرضیۃ) لقمۃ (ملقومۃ)

ظرف چوتھا اسم مشتق ظرف ہی یعنی وہ صیغہ جو وقت وقوع یا مکان وقوع پر دال ہو صیغہ اُسکا مثل صیغہ مصدر میمی کے ہوتا ہے مگر ثلاثی مجرد میں اسکے عین کلمہ کی حرکت کا اور حساب ہے اگر مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مضموم ہے یا عین کلمہ چاہے مکسور بھی ہو مگر اُسکے ساتھ لام کلمہ بھی حرف علت ہی یا عین اور لام دونوں حرف ایک جنس کے ہیں تو ظرف مفتوح العین جیسے مَشْرَبٌ و مَرْكَنٌ مَنْصَرٌ مَرْمًى مَفَرٌّ مَقَرٌّ اور اگر مضارع کا عین کلمہ مکسور ہی اور لام کلمہ حرف علت نہیں یا مضارع تو مکسور العین نہیں مگر صرف فؔ حرف علت ہی تو ظرف مکسور العین ہوگا۔ مثلاً مَضْرِبٌ مَوْعِدٌ لیکن مَشْرِقٌ مَغْرِبٌ مَسْجِدٌ جو مکسور العین بولے جاتے ہیں

ف ۱ اے سامری کہ جو تجھکو دیکھتا ہے تجھپر زیادہ تر ہنستا ہے۔ کیا تو سمجھ گیا اور تو تو پرلے درجہ کا بلید ہے ۱۲

ظرف نہیں ہیں بلکہ اسمار مکانی ہیں۔

آلہ۔ پانچواں اسم مشتق آلہ ہے یا اصدار فعل کا ہتھیار۔ یہ اسم ثلاثی مجرد سے بنتا ہے اور تین وزن ہیں مِفْعَلٌ جیسے مِحْوَرٌ مِفْعَالٌ جیسے مِضْرَابٌ مِفْتَاحٌ اور مِفْعَلَةٌ جیسے مِجْهَدَةٌ مِطْرَقَةٌ کسی شاعر نے کہا ہے ؎ المَفْعَلُ للموضع والمِفْعَلُ للآلة + الفَعْلة للمرة والفِعْلة للحالة

ابھی تک ہمنے اسمار مشتقہ کا صرف ایک ایک صیغہ بیان کیا ہے اور انکی تصریف سے ساکت رہے اسمار مشتقہ کو اشتقاق میں ضمیمہ افعال ہیں۔ مگر اُن میں فعل کی طرح تصریف نہیں ہوتی بلکہ تصریف کے اعتبار سے اسمار مشتقہ اور اسمار جوامد دونوں برابر ہیں پس اسمار مشتقہ بین بین ہیں۔ اشتقاق افعال جیسا اور گردان جوامد جیسی۔

اسموں کی گردان

اسمار میں تصریف بہت تھوڑی ہوتی ہے تثنیہ اور جمع تذکیر و تانیث تصغیر اور نسبت۔ **تثنیہ** کہتے ہیں اُس صیغہ کو جو دو فردوں پر دلالت کرے اور صیغہ مفرد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور یا یار ماقبل مفتوح اور نون مکسور بڑھا دینے سے تثنیہ ہو جاتا ہے اصل میں علامت تثنیہ الف و نون ہی۔ الف کی جگہ بعض حالتوں میں جنکا بیان متعلق نحو ہے یار۔ ماقبل مفتوح آتی ہی جیسے جاءنی الرجلان الضاربان رایت الرجلین الضاربین مررت بالرجلین الضاربین وقس علی ہذا ضاربتان مضروبان مضروبتان چند قاعدے تثنیہ کے متعلق اور ہیں جن کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ اگر مفرد میں تیسرا حرف الف ہو اور اصل میں واو رہا ہو تو تثنیہ میں واو عود کر آئے گا جیسے عصا کہ اسکی اصل عَصَوٌ ہے اسکا تثنیہ عَصَوَانِ ہو گا اور اگر اصل میں الف

یَ رہا ہو یا یَ تو نہ رہا ہو مگر کلمہ میں تیسری جگہ نہو تو الف کی جگہ یَ بولی جاتی ہے جیسے رَحَیٰ کہ اسکا تثنیہ رَحَیَانِ ہوگا اسیطرح مُصْطَفٰی کا مُصْطَفَیَانِ گو اسکا مادہ صفو ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصطفیٰ کا الف اصل میں واؤ تھا تاہم چونکہ تیسری جگہ نہیں ہو کر ظاہر ہوا۔ مفرد کے آخر میں الف ممدودہ زائد ہو تو تثنیہ میں ہمزہ کی جگہ واو ہوگا جیسے حَمْرَاءُ کا تثنیہ حَمْرَاوَانِ۔ جس مفرد کا حرف آخر حذف ہو کر مطلقاً متروک الاستعمال ہو گیا مگر اضافت میں عود کر آتا ہو تو تثنیہ میں بھی عود کر آئے گا مثلاً اَبٌ اَخٌ کہ ان کی اصل اَبَوٌ اور اَخَوٌ ہے اور اضافت کی حالت میں اَبُوْ زَیْدٍ اَخُوْ بَکْرٍ کہتے ہیں تو اُن کا تثنیہ اَبَوَانِ اَخَوَانِ ہوگا مگر یَدٌ بھی اصل میں یَدَیٌ تھا لیکن یا۔ آخر اضافت میں عود نہیں کرتی پس تثنیہ میں بھی عود نہ کریگی اور یَدَانِ کہیں گے نہ یَدَیَانِ۔ ذُوْ لفظ مذکر ہے جسکے معنی صاحب کے ہیں جیسے ذُوْمَالٍ یعنی صاحب مال۔ اصل میں ذَوَیٌ ہے اور ہمیشہ مضاف مستعمل ہوتا ہے مونث ذَوَیَةٌ مگر تعلیل و تخفیف ہو کر ذَات بولا جاتا ہے اسکا تثنیہ ذَوَاتَا مَالٍ آتا ہے یعنی لام عود کر آتا ہے۔

جمع۔ جمع کی بحث بہت طویل ہے یہانتک کہ اگر تمام مسائل لکھے جائیں تو براسہ ایک رسالہ ہو مگر ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں معنی اور لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو تقسمیں ہیں۔ جمع قلت۔ جمع کثرت۔ جمع سالم۔ جمع مکسر۔ جمع قلت وہ ہے جو ۳ سے لیکر ۱۰ تک بولی جائے۔ جمع کثرت ۱۰ سے زیادہ۔ جمع سالم وہ جسمیں بنا مفرد بحال خود باقی رہے اور جمع مکسر وہ جسمیں بنا مفرد ٹوٹ جائے۔ جمع سالم کے صرف دو وزن ہیں اور معنی دونوں جمع قلت ہیں مذکر عاقل کے لیئے صیغہ مفرد کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح یا یَ

ماقبل مکسور اور نون مفتوح لگانے سے جمع سالم بنجاتی ہے جیسے مُسْلِمُوْنَ مُسْلِمِیْنَ فَائِزُوْنَ
مَنْصُوْرُوْنَ اَکْرَمُوْنَ اَعْلَوْنَ کہ اصل میں اَعْلَیُوْنَ تھا اِبْن کہ اصل میں بَنُوْ تھا بَنُوْنَ بَنِیْنَ
ارض اور عالم باوجودیکہ مذکر عاقل نہیں مگر اُنکی جمع بھی خلاف قیاس اَرَضُوْنَ اور عَالَمُوْنَ آتی ہے
ہر چند کلمہ کے آخر میں ۃ ہونیسے معلوم ہوتا ہے کہ مؤنث ہے لیکن بعض مرتبہ وہ ۃ کسی محذوف
کے عوض ہوتی ہے تو ایسی حالت میں ۃ کا ہونا اُس کلمہ کو اعداد مذکر سے خارج نہیں کرتا جیسے
سَنَۃٌ مِائَۃٌ فِئَۃٌ عِدَۃٌ کہ اصل میں سَنْوَۃٌ مِئْیَۃٌ فِئْیَۃٌ وَعْدٌ ہے اور انکی جمع سِنُوْنَ مِئُوْنَ
فِئُوْنَ عِدُوْنَ آئے گی ۃ پر تو اسوجہ سے لحاظ نہیں ہوا کہ وہ تانیث کی نہیں عوض محذوف ہے
اور توسعاً غیر عاقل کو بر قیاس عاقل واو و نون کے ساتھ جمع کر لیا۔ مؤنث کو صیغہ مفرد میں الف
اور ۃ لگانے سے جمع بناتے ہیں جیسے مُسْلِمَۃٌ مُسْلِمَاتٌ مَکْرُوْھَۃٌ مَکْرُوْھَاتٌ ھِنْدٌ ھِنْدَاتٌ
حُبْلٰی حُبْلَیَاتٌ حَمْرَاءُ حَمْرَاوَاتٌ اُخْتٌ کہ اصل میں اَخَوَۃٌ ہے اَخَوَاتٌ بِنْتٌ کہ اصل میں بَنَوٌ ہے
بَنَاتٌ خُطْوَۃٌ خُطُوَاتٌ اور خُطْوَاتٌ بھی آتا ہے طا کو ضمہ دینا تصرف بیقاعدہ ہے الف مقصورہ اور
ممدودہ کیواسطے جو قاعدہ تثنیہ میں مذکور ہوا اسمیں بھی جاری ہے۔ سَمَاء گو مؤنث حقیقی نہیں مگر انکی
جمع بھی سَمَاوَات آتی ہے۔ جمع قلت مکسر کے وزن بھی کم ہیں یعنی صرف چار قال الشاعر شعر
جمع قلت را چہار ست ابنیہ ہے اَفْعُلٌ و اَفْعَالٌ و فِعْلَۃٌ اَفْعِلَۃٌ ہے مگر جمع کثرت مکسر کے اوزان
بکثرت ہیں اور ہم ان اوزان کو بالاستیعاب بلکہ بقدر ضرورت جدول ذیل میں اس طور پر منضبط کرتے
ہیں کہ جو وزن جمع جس وزن مفرد کے ساتھ خاص ہے مع مثال معلوم ہو جائے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو
کہ وزن مطرد کون ہے اور سماعی کون۔ بغرض کیواسطے مطرد کے لیے م اور سماعی کے لیے س رسم اختیار کیا گیا ہے

جدول اوزان جمع قلت

أَفْعُلٌ

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فَعْلٌ	وَجْهٌ	أَوْجُهٌ
بشرطیکہ ع کلمہ حرف علت نہ ہو	یَدٌ کہ اصل میں یَدْیٌ ہے	اَیْدٍ کہ اصل میں اَیْدُیٌ ہے
اسم مؤنث سہ حرفی جبکہ حرف حرف جر میں حرف ثالث مدہ ہو	ذِرَاعٌ	اَذْرُعٌ

أَفْعِلَةٌ

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
اسم چار حرفی جبکہ تیسرا حرف مدہ ہو۔	طَعَامٌ	اَطْعِمَةٌ
	رَغِیْفٌ	اَرْغِفَةٌ
فَعِیْلٌ	عَزِیْزٌ	اَعِزَّةٌ
فَعَالٌ	جَنَاحٌ	اَجْنِحَةٌ
فَاعِلٌ	وَادِیٌ	اَوْدِیَةٌ

أَفْعَالٌ

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فَعْلٌ	قَوْلٌ	اَقْوَالٌ
معتل العین	بَیْتٌ	اَبْیَاتٌ
فُعْلٌ	حُرٌّ	اَحْرَارٌ
	نُوْرٌ	اَنْوَارٌ
فِعْلٌ	عِیْدٌ	اَعْیَادٌ
	ثِقْلٌ	اَثْقَالٌ
فَعَلٌ	بَطَلٌ	اَبْطَالٌ
	وَرَقٌ	اَوْرَاقٌ
	عَلَمٌ	اَعْلَامٌ
	اِبْنٌ کہ اصل میں بَنَوٌ ہے	اَبْنَاءٌ
فَعِلٌ	كَتِفٌ	اَكْتَافٌ
فِعَلٌ	عِنَبٌ	اَعْنَابٌ
فَعُلٌ	عَضُدٌ	اَعْضَادٌ
فُعُلٌ	عُنُقٌ	اَعْنَاقٌ
فَعُوْلٌ	عَدُوٌّ	اَعْدَاءٌ
فَعِیْلٌ بمعنے فاعل	شَرِیْفٌ	اَشْرَافٌ
فَعْلٌ صحیح العین	رَهْطٌ	اَرْهَاطٌ
فَاعِلٌ	صَاحِبٌ	اَصْحَابٌ

فِعْلَةٌ

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فَعِیْلٌ	صَبِیٌّ	صِبْیَةٌ
فَعَلٌ	فَتًی	فِتْیَةٌ
	اَخٌ	اِخْوَةٌ
فُعَالٌ	غُلَامٌ	غِلْمَةٌ

جدول اوزان جمع کثرت

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فُعُوْلٌ		
فَعْلٌ	فَلْس	فُلُوس
جبکہ ع کلمہ واو نہو۔	بَیْتٌ	بُیُوْتٌ
فِعْلٌ	جِسْمٌ	جُسُوْمٌ
فُعْلٌ	بُرْدٌ	بُرُوْدٌ
فَعَلٌ	اَسَدٌ	اُسُوْدٌ
سم فَاعِلٌ	شَاهِدٌ	شُهُوْدٌ
	قَاعِدٌ	قُعُوْدٌ
فَعْلَةٌ	صَخْرَةٌ	صُخُوْرٌ
فُعْلٌ		
سم اَفْعَلُ	اَحْمَرُ	حُمْرٌ
	اَسْوَدُ	سُوْدٌ
فَعْلَاءُ صفتی	حمراء	حُمْرٌ
سم فَعْلَاءُ اسمی	بیداء	بیدٌ کرحیل میں بید کہا
فَعَلٌ	اَسَدٌ	اُسْدٌ
فُعْلٌ	فُلْكٌ	فُلْكٌ
فِعَلٌ		
فِعْلَةٌ	فِرْقَةٌ	فِرَقٌ
	حِكْمَةٌ	حِكَمٌ

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فِعَالٌ		
سم فَعْلٌ	كَلْبٌ	كِلَابٌ
جبکہ ف اور ع کلمہ ی نہو	حَوْضٌ	حِيَاض
	صعب	صعاب
فَعْلَةٌ	رَوْضَةٌ	رِيَاضٌ
فَعَلَةٌ	رَقَبَةٌ	رِقَابٌ
	شفة	شفاه
	شاة	شياه
	امة	اماء
فِعْلٌ	ذِئْبٌ	ذِئَابٌ
فُعْلٌ	رُمْحٌ	رِمَاحٌ
فُعْلَةٌ	نُقْطَةٌ	نِقَاطٌ
فُعْلٰی	اُنْثٰی	اناث
جو فعلی التفضیل کا مؤنث نہو		
فَعِيْلٌ	كَرِيْمٌ	كِرَامٌ
فَعِيْلَةٌ	كَرِيْمَةٌ	〃
جو بمعنی مفعول نہوں اور لام حرف علت نہو		
فَيْعِلٌ	خَيِّرٌ	خِيَارٌ
سم فَعْلَانٌ	عَطْشَانٌ	عِطَاشٌ
فَعْلٰی	عَطْشٰی	〃
سم فُعْلَانٌ	خمصان	خماص
فُعْلَانَةٌ	خمصانة	〃
فُعَلٌ	سَبُعٌ	سِبَاعٌ

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فُعُلٌ		
سم فَعَالٌ	قَذَالٌ	قُذُلٌ
فِعَال	كِتَابٌ	كُتُبٌ
فَعِيْلٌ	نَذِيْرٌ	نُذُرٌ
سم فَعِيْلَةٌ	صَحِيْفَةٌ	صُحُفٌ
فُعَلٌ		
فُعْلَةٌ	صُوْرَةٌ	صُوَرٌ
فُعْلٰی	كُبْرٰی	كُبَرٌ
سم فَعْلَة	قَرْيَة	قُرًی
فَعَلَةٌ		
سم فَاعِلٌ	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ
جو صفت مذکر عاقل ہو اور لام کلمہ حرف صحیح ہو	ظَالِمٌ	ظَلَمَةٌ
فَيْعِلٌ	سَيِّدٌ	سَادَةٌ
فُعَلَةٌ		
سم فَاعِلٌ	قَاضِی	قضاة
جبکہ لام کلمہ حرف علت ہو	هادی	هداة
	بازی	بزاة
سم فَعِيْلٌ	كَمِیٌّ	كُمَاةٌ
فِعَلَةٌ		
سم فِعْلٌ	قِرْدٌ	قِرَدَةٌ

جدول اوزان جمع کثرت

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فُعَّل		
فاعِل	ضارب	ضُرَّب
	غازی	غُزًّی
فاعلة	ضاربة	ضُرَّب
فُعّال		
فاعل	حاکم	حُکّام
فُعْلان		
فَعِیل	بَعِیر	بُعران
فَعْل	ذکر	ذُکران
فاعل	راکب	رُکبان
	شابّ	شُبّان
فِعْلان		
فَعَل	نارٌ	نِیْرَان
	أخٌ	إخوان
فُعَال	غُلام	غِلمان
	شُجاع	شِجعان
فُعْل	حُوت	حِیتان
فَعَال	غَزال	غِزلان
أفْعِلاء		
فَعِیل	شَدِید	أشِدّاء
مضاعف یا جس کا لام کلمہ حرف علت ہو	قَوِیّ	أقْوِیاء

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فَعْلیٰ		
فَعِیل جس کے معنی میں مضمون تکلیف ہو	قَتِیل	قَتْلیٰ
	صَرِیع	صَرعیٰ
	مریض	مرضیٰ
فَیْعِل	مَیِّت	مَوْتیٰ
فَعَالیٰ		
فَعْلاءُ	صَحْراءُ	صَحَاریٰ
	عَذْراء	عَذَاریٰ
فَعْلِیّ	مَهْرِیّ	مهاریٰ
فَعْلِیَّة	مَهْرِیَّة	〃
فُعْلِیَّة	ذُرِّیَّة	ذراریٰ
اسم فَعْل	أرْض	أرَاضِی
	أهْل	أهَالِی
فَعَالیٰ		
اسم چہار حرفی جس میں چوتھا حرف الف مقصورہ ہو	دعویٰ	دَعَاویٰ
فعلاء	صَحْراءُ	صَحَاریٰ
	عذراء	عذاریٰ
فُعْلیٰ جو مؤنث افعل التفضیل نہیں	حُبْلیٰ	حَبَالیٰ
فعلان	حیران	حیاریٰ
فعلانة	ندمانة	نداميٰ
اسم فَعِیل	یَتِیم	یَتَامیٰ
فَیْعِل	أیِّم	أیَامیٰ

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فُعَالیٰ		
فَعْل	فَرْد	فُرَادیٰ
فَعِیل بمعنی مفعول	أسِیر	أُسَاریٰ
فَعْلان	کسلان	کُسالیٰ
فَعَالِیّ		
فُعْلِیّ جو منسوب ہو	کُرْسِیّ	کَرَاسِیّ
اسم فِعْلان	إنْسَان	أنَاسِیّ
فُعَلاء		
فاعل صفت مذکر عاقل	صالِح	صُلَحاءُ
	عالِم	عُلَماءُ
فَعِیل بمعنی فاعل بشرطیکہ ع اور لام حرف علت نہ ہوں اور دو حرف ہم جنس یکجا نہ ہوں	قَدِیم	قُدَماءُ
	حَکِیم	حُکَماءُ
اسم فَعِیلة	خلیفة	خُلَفاءُ
فَعَائِل		
اسم فَعِیلَة	صَحِیفَة	صَحَائِف
	نَفِیسَة	نَفَائِس
فَعُولَة	رَکُوبَة	رَکَائِب
فَعَالة	سحابة	سَحَائِب
فِعَالَة	رِسَالَة	رَسَائِل
فُعَالَة	ذُؤابَة	ذَوَائِب
فِعَال	شِمَال	شَمَائِل

جدول اوزان جمع کثرت

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فُعُول		
فَعْل	فَلْس	فُلُوس
جس کا ع کلمہ واو نہو	بَیْت	بُیُوت
فِعْل	جِسْم	جُسُوم
فُعْل	بُرْد	بُرُود
فَعَل	اَسَد	اُسُود
فَاعِل	شَاهِد	شُهُود
	قَاعِد	قُعُود
فَعْلَة	صَخْرَة	صُخُور
فُعْل		
اَفْعَل	اَحْمَر	حُمْر
	اَسْوَد	سُوْد
فَعْلاء صفتی	حمراء	حُمْر
فَعْلاء اسمی	بیداء	بِیْد کہ اصل میں بُیْد تھا
فَعَل	اَسَد	اُسْد
فُعُل	فُلْك	فُلْك
فِعَل		
فِعْلَة	فِرْقَة	فِرَق
	حِكْمَة	حِكَم

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فِعَال		
فَعْل	كَلْب	كِلَاب
جس کا ف اور ع کلمہ ی نہو	حَوْض	حِيَاض
	صعب	صعاب
فَعْلَة	رَوْضَة	رِيَاض
فَعَلَة	رَقَبَة	رِقَاب
	شفة	شفاه
	شاة	شياه
	امة	اماء
فِعْل	ذِئْب	ذِئَاب
فُعْل	رُمْح	رِمَاح
فُعْلَة	نُقْطَة	نِقَاط
فُعْلَى	اُنْثَى	اناث
جو افعل تفضیل کا مؤنث نہو		
فَعِیْل	كَرِيْم	كِرَام
فَعِيْلَة	كَرِيْمَة	"
جو بمعنی مفعول نہوں اور لام کلمہ حرف علت نہو		
فَيْعِل	خَيِّر	خِيَار
فَعْلَان	عَطْشَان	عِطَاش
فَعْلَى	عَطْشَى	"
فُعْلَان	خمصان	خماص
فُعْلَانة	خمصانة	"
فَعُل	سَبُع	سِبَاع

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فُعُل		
فَعَال	قَذَال	قُذُل
فِعَال	كِتَاب	كُتُب
فَعِيْل	نَذِيْر	نُذُر
فَعِيْلَة	صَحِيْفَة	صُحُف
فُعَل		
فُعْلَة	صُوْرَة	صُوَر
فُعْلَى	كُبْرَى	كُبَر
فَعْلَة	قَرْيَة	قُرَى
فَعَلَة		
فَاعِل	طَالِب	طَلَبَة
جو صفت مذکر عاقل ہو اور لام کلمہ حرف صحیح ہو	ظَالِم	ظَلَمَة
فَيْعِل	سَيِّد	سَادَة
فُعَلَة		
فَاعِل	قَاضِي	قُضَاة
جس کا لام کلمہ حرف علت ہو	هَادِي	هُدَاة
	بَازِي	بُزَاة
فَعِيْل	كَمِيّ	كُمَاة
فِعَلَة		
فِعْل	قِرْد	قِرَدَة

جدول اوزان جمع کثرت

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فُعَّلٌ		
اسم فاعِل	ضارب	ضُرَّب
	غازی	غُزًّى
فاعلة	ضاربة	ضُرَّب
فُعَّالٌ		
اسم فاعل	حاكم	حُكّام
فُعْلَانٌ		
اسم فَعِيلٌ	بَعِيرٌ	بُعْرَانٌ
فَعَل	ذَكَر	ذُكران
فاعل	راكب	رُكبان
	شَابٌّ	شُبّانٌ
فِعْلَانٌ		
اسم فَعَلٌ	نارٌ	نِيْرَانٌ
	أَخٌ	إِخْوَانٌ
فُعَالٌ	غُلَامٌ	غِلْمَانٌ
	شُجَاعٌ	شِجْعَانٌ
فُعْلٌ	حُوتٌ	حيتان
فَعَال	غَزالٌ	غِزلان
أَفْعِلَاءُ		
اسم فَعِيلٌ	شَدِيدٌ	أَشِدَّاءُ
مضاعف	قَوِيٌّ	أَقْوِيَاءُ
یا جس کا لام کلمہ حرف علت ہو		

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فَعْلَى		
اسم فَعِيل	قَتِيلٌ	قَتْلَى
جرح کے معنی میں	جَرِيح	جرحى
مضمون کا تکلیف ہو	مريض	مرضى
اسم فَيْعِلٌ	مَيِّتٌ	مَوْتَى
فَعَالِي		
اسم فَعْلَاءُ	صَحْرَاءُ	صَحَارِي
	عَذْرَاءُ	عَذَارِي
فَعْلِيٌّ	مَهْرِيٌّ	مهاري
فَعْلِيَّةٌ	مَهْرِيَّةٌ	〃
فُعْلِيَّةٌ	ذُرِّيَّة	ذراري
اسم فَعْلٌ	أَرْضٌ	أَرَاضِي
	أَهْلٌ	أَهَالِي
فَعَالَى		
اسم چہار حرفی جس میں چوتھا حرف الف مقصورہ ہو	دعوى	دَعَاوَى
فعلاء	صَحْرَاءُ	صَحَارَى
	عذراء	عذارى
فُعْلَى جو مؤنث افعل التفضیل نہیں	حُبْلَى	حَبَالَى
فعلان	حيران	حيارى
فعلانة	ندمانة	ندامى
اسم فَعِيلٌ	يَتِيمٌ	يتامى
فَيْعِلٌ	أَيِّمٌ	أَيَامَى

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فَعَالَى		
اسم فَعْلٌ	فَرْدٌ	فُرَادَى
فَعِيلٌ بمعنی مفعول	أَسِيرٌ	أُسَارَى
فَعْلَان	كسلان	كسالى
فَعَالِيُّ		
فُعْلِيٌّ جو منسوب ہو	كُرْسِيٌّ	كَرَاسِيُّ
اسم فِعْلَان	إِنْسَان	أَنَاسِيُّ
فُعَلَاءُ		
اسم فاعل صفت مذکر عاقل	صَالِحٌ	صُلَحَاءُ
	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ
فَعِيلٌ بمعنی فاعل بشرطیکہ ع اور لام حرف علت نہ ہو اور دو حرف ہم جنس یکدیگر نہ ہو	قَدِيمٌ	قُدَمَاءُ
	حَكِيمٌ	حُكَمَاءُ
اسم فَعِيلَة	خليفة	خُلَفَاءُ
فَعَائِلُ		
اسم فَعِيلَةٌ	صَحِيفَةٌ	صَحَائِفُ
	نَفِيسَةٌ	نَفَائِسُ
فَعُولَةٌ	رَكُوبَةٌ	رَكَائِبُ
فَعَالَة	سحابة	سَحَائِبُ
فِعَالَةٌ	رِسَالَةٌ	رَسَائِلُ
فُعَالَةٌ	ذُؤَابَةٌ	ذَوَائِبُ
فِعَالٌ	شِمَالٌ	شَمَائِلُ

جدول اوزان جمع کثرت

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فعول درحالیکہ مؤنث ہو	عجوز	عجائز
فعلۃ	حاجۃ	حوائج
فواعل		
فاعل اسم ہو یا صفت مذکر عاقل ہو	خالد	خوالد
	عاتق	عواتق
	صاھل	صواھل
فاعلۃ	ضاربۃ	ضوارب
فوعل	کوکب	کواکب
	جوھر	جواھر
فوعلۃ	صومعۃ	صوامع
فاعَل	خاتم	خواتم
فاعل صفت مذکر عاقل	شاھد	شواھد
	فارس	فوارس
فواعیل		
کسی وزن کا کوئی کلمہ جس میں دوسرا اور چوتھا حرف مدہ زائدہ ہو	ناموس	نوامیس
	قانون	قوانین
	طومار	طوامیر
مفاعل		
کلمات جو میم زائد سے شروع ہوں	مسجد	مساجد
	مکرمۃ	مکارم

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
یفاعیل		
یفعول	ینبوع	ینابیع
افاعل		
افعل بحرکات ثلثہ ہمزہ وعین	اصبع	اصابع
	انملۃ	انامل
	اکرم	اکارم
فعال	کراع	اکارع
افاعیل		
ہر کلمہ جس میں ف کلمہ سے پہلے ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد حرف زائدہ ہو	اقلیم	اقالیم
فعیل	حدیث	احادیث
فاعل	باطل	اباطیل
مفاعیل		
مفعال	مصباح	مصابیح
مفعول	ملعون	ملاعین
فعالین		
فعلان بحرکات ثلثہ ف	سلطان	سلاطین
	ضبعان	ضباعین
	میدان	میادین
افاعلۃ فعاللۃ		
اسم منسوب یا اسم عجمی	اشعری	اشاعرۃ
	فرعون	فراعنۃ

وزن مفرد	مثال مفرد	مثال جمع
فعالل		
رباعی مجرد اور ثلاثی مزید لام اسکے ساتھ ملحق ہو	درھم	دراھم
	فرقد	فراقد
رباعی مزید جس میں چوتھا حرف مدہ نہ ہو اور جو ملحق بہ رباعی مزید ہو	زعفران	زعافر
خماسی مجرد	جحمرش	جحامر
فعالیل		
رباعی مزید اور ثلاثی مزید جو ملحق بہ رباعی مزید ہو درحالیکہ وزن مفرد میں حرف رابع مدہ زائدہ ہو	دینار	دنانیر
	جلباب	جلابیب

واضح ہو کہ زوائد ثلاثی ورباعی م...
حرف بنا فعالل یا فعالیل م...
نہیں سما سکتا حذف کردیا جا...
محرم کی جمع محارم مدحرج
کی جمع دحارج

تذکیر و تانیث حقیقت میں تو نر مذکر ہے اور مادہ مؤنث مگر جو چیزیں کہ نر و مادہ نہیں ہیں بولنے میں اُنکو بھی مذکر یا مؤنث قرار دے لیتے ہیں۔ اسی سبب سے ہر زبان میں تذکیر و تانیث کا تفرقہ دشوار ہوا کرتا ہے۔ جن چیزوں میں نر و مادہ ہونے کی قابلیت نہیں اور پھر بھی مؤنث کرکے بولے جاتے ہیں اُنکو مؤنث لفظی کہتے ہیں ان میں بعض مرتبہ تو علامت تانیث یعنی ۃ یا الف مقصورہ یا الف ممدودہ آخر لفظ میں پائی جاتی ہے ایسی حالت میں مؤنث قیاسی ہوتی جیسے ظُلْمَۃ تاریکی بُشْرٰی خوشخبری صَحْرَآء جنگل۔ مگر وقت وہاں واقع ہوتی ہے جہاں نر و مادہ ہونے کی قابلیت نہیں لفظ میں علامت تانیث نہیں اسکا علاج ہے تتبع محاورات اِنکے واسطے کوئی قاعدہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ استقرار سے ایسا پایا گیا ہے کہ خَمْر (شراب) رِیْح (ہوا کے تمام نام) جحیم (دوزخ) اور اُسکے اور نام اور اعضا جسم سے وہ عضو جو جفت مخلوق ہے جیسے عَیْن (آنکھ) اُذُن (کان) یَد (ہاتھ) اِصْبَع (اُنگلی) وغیرہ اور جمع مذکر سالم کے سوائے کل اوزان جموع مؤنث بولے جاتے ہیں اس قسم کے الفاظ کو مؤنث سماعی کہتے ہیں جو مؤنث حقیقی نہیں اور نہ علامت تانیث لفظ میں ہے اُن میں بعض الفاظ ایسے بھی پائے جائینگے جو مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہوتے ہیں مثلاً شہروں کے نام کہ بتاویل موضع مذکر اور بتاویل بقعہ مؤنث بولے جاتے ہیں۔ اسیطرح حرف ہجا اور حروف عوامل جیسے اِلٰی فِیْ وغیرہ۔ جب کسی چیز کو تمنے بموجب قواعد مذکورہ بالا مذکر یا مؤنث قرار دے لیا تو خود اُس چیز کے نام میں تو تمکو کچھ تصرف کرنیکا اختیار نہیں البتہ کسی فعل کو اُس کے ساتھ اسناد کرو یعنی اُس چیز سے اسطرح پر حکایت کرو کہ اُس سے فلاں فعل سرزد ہوا۔ یا فلاں حالت اُسپر طاری ہوئی یا کسی صفت کا اُسپر اطلاق کرو

توفعل وصفت میں تذکیر وتانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ فعل میں تذکیر وتانیث کا لحاظ یہ کہ مذکر کا صیغہ بولیں یا مؤنث کا۔ سو اگر فاعل ظاہر ہو یعنی بعد فعل مذکور ہو تو اسکی دو صورتیں ہیں فعل کے بعد بلافصل یا بفصل۔ اگر بلافصل مذکور ہو تو مؤنث حقیقی ہونے کی صورت میں صیغہ فعل مؤنث لانا ہوگا ضَرَبَتْ اِمْرَأَةٌ یا هِنْدٌ ورنہ اختیار ہے کہ صیغہ مؤنث لاؤ یا مذکر جیسے قَامَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ وَقَامَ الْيَوْمَ هِنْدٌ وطَلَعَ الشَّمْسُ وطَلَعَتِ الشَّمْسُ وما طَلَعَ الْيَوْمَ الشَّمْسُ وما طَلَعَتِ الْيَوْمَ الشَّمْسُ اور اگر فاعل بعد فعل مذکور نہ ہو بلکہ فاعل فعل ضمیر ہو جو فاعل مسبوق الذکر کی طرف راجع ہو تو فاعل چاہے مؤنث حقیقی ہو یا غیر حقیقی صیغہ فعل مؤنث لانا ہوگا جیسے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ اور صفت میں تذکیر وتانیث کا تفرقہ یہ کہ صیغہ صفت میں علامت تانیث لگائیں یا نہ لگائیں سو مؤنث کے لیئے عموماً اسم فاعل اسم مفعول صفت مشبہ اور منسوب میں ۃ لگائی ہوتی ہے ضَارِبٌ ضَارِبَةٌ مَضْرُوْبٌ مَضْرُوْبَةٌ كَرِيْمٌ كَرِيْمَةٌ حَسَنٌ حَسَنَةٌ مَكِّيٌّ مَكِّيَّةٌ هِنْدِيٌّ هِنْدِيَّةٌ اور افعل التفضیل کا مؤنث فُعْلٰی ہوتا ہے جیسے اَفْضَلُ فُضْلٰى اَنْصَرُ نُصْرٰى اور افعل صفتی کا مؤنث فَعْلَاءُ جیسے اَحْمَرُ حَمْرَاءُ اَسْوَدُ سَوْدَاءُ اَبْيَضُ بَيْضَاءُ

تصغیر کے معنی چھوٹا کرنے کے ہیں اور اصطلاح صرف میں چھوٹا کرکے بولنا کبھی پیارے چھوٹا کرکے بولتے ہیں کبھی تحقیر اور تذلیل سے اور کبھی منظور تو ہوتی ہے تعظیم اور لفظ بولتے ہیں تصغیر کا تاکہ سامع کو عظمت پر تنبہ ہو۔ نفس معنی تصغیر ستنا ہے کہ حرف وفعل میں قابلیت

تصغیر نہیں۔ تصغیر کے لیئے تین وزن ہیں فُعَیْلٌ فُعَیْعِلٌ فُعَیْعِیْلٌ اُن الفاظ کے
لیئے ہے جو تین حرفوں سے بنے ہوں جیسے عَبْدٌ عُبَیْدٌ رَجُلٌ رُجَیْلٌ حَسَنٌ حُسَیْنٌ
واضح ہو کہ علامت تانیث یا تثنیہ یا جمع یا یا نسبت جو آخر کلمہ میں بطور کلمہ جداگانہ زیادہ ہوتی ہے
اوزان تصغیر میں اُسکا اعتبار نہیں طلحہ کی تصغیر طُلَیْحَۃٌ ہوگی حُبْلٰی کی حُبَیْلٰی حَمْرَآء کی
حُمَیْرَآء هِنْدَاتٌ کی هُنَیْدَاتٌ هِنْدِیٌّ کی هُنَیْدِیٌّ رَجُلَانِ کی رُجَیْلَانِ زَیْدُوْنَ کی
زُبَیْدُوْنَ۔ ما فوق ثلاثی کے لیئے وزن تصغیر فُعَیْلِلٌ ہے جیسے دِرْهَمٌ دُرَیْهِمٌ جَعْفَرٌ
جُعَیْفِرٌ یعنی اگر کلمہ میں چار سے زیادہ حروف اصلی ہوں تو اُسکی تصغیر نہیں ہو سکتی اسلیئے کہ
حذف حرف اصلی لازم آئیگا پس تصغیر ثلاثی اور رباعی مجرد و مزید کے لیئے ہے اور پس جب کلمہ میں
اصلی و زوائد ملکر چار سے بڑھے تو تصغیر میں زوائد مخل وزن نکال ڈالے جائیں گے جیسے قَلَنْسُوَۃٌ
قُلَیْنِسَۃٌ مُنْطَلِقٌ مُطَیْلِقٌ اور اگر چوتھا حرف مدہ زائدہ ہو تو ی ہو کر وزن فُعَیْعِیْلٌ میں قائم
رہے گا جیسے قِرْطَاسٌ قُرَیْطِیْسٌ مگر مدہ زائدہ اگر وزن فَعْلَانٌ کا الف ہے تو بر قیاس زوائد
جمع و تانیث بحال جیسے سَکْرَانٌ سُکَیْرَانٌ عُثْمَانٌ عُثَیْمَانٌ ہاں اگر وزن جمع میں ی سے
بدلا ہوگا تو تصغیر میں بھی بدلے گا جیسے شَیْطَانٌ شَیَاطِیْنُ جمع شُیَیْطِیْنٌ تصغیر۔ دوسرا حرف
اگر الف ہو تو اصلی ہونے کی صورت میں وہ حرف اصلی عود کر آئے گا جو الف سے بدلا گیا تھا اور اب
تصغیر میں شرط بدلنے کی نہیں رہی جیسے بَابٌ بُوَیْبٌ دَارٌ دُوَیْرٌ نَابٌ نُیَیْبٌ اور زائدہ ہونے
کی صورت میں و سے بدلا جائیگا جیسے ضَارِبٌ ضُوَیْرِبٌ اگر کلمہ میں تیسرا حرف الف ہو تو تصغیر
میں ی ہو جائے گا۔ جیسے حِمَارٌ کی حُمَیِّرٌ۔ تصغیر کے عمدہ قاعدوں میں یہ ہی کہ مصغر میں اصل کلمہ

(جسکو بمقابلہ مصغر مکبر کہنا چاہیئے) کے حروف اصلی جو تخفیف یا اعلال کی وجہ سے حذف ہوگئے تھے یا دوسرے حرف سے بدل گئے تھے عود کر آتے ہیں اور کلمہ مصغر معیار شناخت حروف اصلی ہوتا ہے جیسے مِیزَان اصل میں مِوْزَان تھا اسکا مصغر مُوَیْزِیْن دِینَار اصل میں دِنَّار تھا اسکا مصغر دُنَیْنِیْر مَاء اصل میں موہ تھا تصغیر مُوَیْہ اِبْن اصل میں بنو تھا مصغر بُنَیْو اور بقاعدہ اعلال بُنَیّ وقِس علیٰ ھذا۔ اخ کا اُخَیّ بِنْت کا بُنَیَّۃ جسطرح مصغر سے کلمہ کی اصلیت ظاہر ہوتی ہے اکثر وزن جمع مکسر سے بھی ظاہر ہوجاتی ہے جیسے فم افواہ ماء میاہ شفۃ شفاہ ست اسداس اخت اخوات میزان موازین وغیرہ۔ کلمہ کی اصلیت کے بارہ میں تصغیر میں یہاں تک ہوتا ہے کہ مؤنث سماعی ثلاثی کی تصغیر میں اظہار تانیث کے لیے اپنی طرف سے ۃ بڑھا دیتے ہیں جیسے شَمْس مؤنث سماعی ہے اسکی تصغیر شُمَیْسَۃ۔

منسوب - جب کسی چیز کو دوسری چیز کے پتے سے پکاریں اور بولیں تو پہلی چیز کو منسوب دوسری کو منسوب الیہ اور پتہ کو نسبت کہتے ہیں جیسے رُوْمِیّ باشندہ روم مُحَمَّدِیّ معتقدین محمد صلعم۔ عربی میں پتہ کیواسطے آخر کلمہ میں یا مشدد زیادہ کی جاتی ہے۔ قواعد نسبت یہ ہیں کہ کلمہ کو زیادتی تثنیہ و جمع سالم اور علامت تانیث سے پاک کرکے نسبت دیا کرتے ہیں مثلاً عرفات کی طرف منسوب کرنا ہو تو عرفی کہیں گے قِنَّسْرِیْن کا منسوب قِنَّسْرِی مکہ مکی کوفہ کوفی اور بعد نسبت مؤنث کے لیئے ۃ زیادہ کردی جاتی ہے جیسے مَکِّیَّۃ کُوْفِیَّۃ منسوب الیہ فَعِیْلَۃ فَعُوْلَۃ کے وزن پر ہو تو زوائد یعنی ی و ۃ حذف کرکے ع کو مفتوح کریں اور آخر میں علامت نسبت بڑھاویں جیسے حَنِیْفَۃ حَنَفِیّ مَدِیْنَۃ مَدَنِیّ مگر فَعِیْل میں اس قاعدہ کا برتاؤ نہیں

رَشِیدٌ رَشِیدِی ناقص سے وزن فَعِیل فعیلۃ فُعیل فعیلۃ ہو تو پہلے ی کو دور کریں اور دوسرے کو واو ماقبل مفتوح سے بدل ڈالیں جیسے عَلِیٌّ عَلَوِیٌّ اُمَیَّۃُ اُمَوِیٌّ جُهَیْنَۃُ جُهَنِیٌّ رُدَیْنَۃُ رُدَنِیٌّ رُدَیْنِیٌّ شاذ ہے پس قریش کا منسوب قرشی چاہیئے نہ قریشی کہ وہ شاذ ہے الف جو کلمہ میں حرف ثالث یا رابع ہو اور آخر کلمہ ہو تو واو سے بدلا جاوے جیسے رِضَا رِضَوِیٌّ مُوسیٰ مُوسَوِیٌّ الف خامس محذوف مُرْتَضیٰ مُرْتَضِیٌّ مُصْطَفیٰ مُصْطَفِیٌّ ہمزہ اصلی بعد الف زائد بحال قُرَّاءُ قُرَّائِیٌّ اور اگر علامت تانیث ہو تو واو کر لیا جائے جیسے بَیْضَاءُ بَیْضَاوِیٌّ اور اگر ہمزہ خود اصلی نہو مگر محل اصلی میں ہو اور نہ علامت تانیث ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں بحال بھی یا واو کر لیا جائے کِسَاءٌ کِسَائِیٌّ کِسَاوِیٌّ ہمزہ اصلی بعد الف اصلی بحال مَاءٌ مَائِیٌّ یا جو کلمہ میں حرف ثالث ہو واو ماقبل مفتوح سے بدلا جائے رَایٌ رَایِیٌّ اور چوتھی جگہ میں ہو تو محذوف یا وہ بھی واو ماقبل مفتوح سے بدل ہو جیسے دِهْلِیٌّ دِهْلِیٌّ دِهْلَوِیٌّ پانچویں جگہ میں ہو یا زیادہ تو محذوف مُسْتَسْقِیٌّ مُسْتَسْقِیٌّ بَمْبَئِیٌّ بَمْبَیِیٌّ اگر کلمہ دو حرفی ہو اور حرف آخر صحیح ہو تو نسبت میں مشدد کیا جاوے کَمْ کَمِّیٌّ لِمَ لِمِّیٌّ اور اگر کوئی حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو نسبت میں اصلی عود کر آئے دَمٌ دَمَوِیٌّ اَخٌ اَخَوِیٌّ بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس بھی سنی گئی ہے جیسے بَدْوٌ سے چاہیئے تھا بَدْوِیٌّ اور بولتے ہیں بَدَاوِیٌّ یَمَنٌ سے یَمَنِیٌّ کے عوض یَمَانِیٌّ مَرْوٌ سے مَرْوَزِیٌّ طَیٌّ سے طَائِیٌّ رَیٌّ سے رَازِیٌّ کبھی الف و نون زیادہ کر کے تا نسبت لگاتے ہیں جیسے رُوحَانِیٌّ جِسْمَانِیٌّ نُورَانِیٌّ

صرف صغیر پہلی جدول اشتقاق اور تصریف کی تفصیل ہے جسکو صرف کبیر کہتے ہیں سہولت حفظ کی نظر سے اسکو مختصر کر کے ایک صرف صغیر بنا رکھی ہے جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا فَهُوَ نَاصِرٌ وَنُصِرَ

يَنْصُرُ نَصْرًا فهو مَنْصُوْرٌ الامر منه اُنْصُرْ والنهي عنه لَا تَنْصُرْ الظرف منه مَنْصَرٌ والآلة منه مِنْصَرٌ و مِنْصَرَةٌ و مِنْصَارٌ وتثنيتها مِنْصَرَانِ و مِنْصَرَتَانِ و مِنْصَارَانِ والجمع منهما مَنَاصِرُ و مَنَاصِيْرُ افعل التفضيل منه اَنْصَرُ والمؤنث منه نُصْرٰى تثنيتهما اَنْصَرَانِ و نُصْرَيَانِ والجمع منهما اَنْصَرُوْنَ و اَنَاصِرُ و نُصَرٌ و نُصْرَيَاتٌ

معتلات اب تک ہمنے اُن تغیرات کا ذکر کیا جو معانی خاص پر دلالت کرنے کے لئے کلمہ میں کیے جاتے ہیں اور ایک اعتبار سے گویا ہمنے صرف کو تمام کیا۔ مگر بعض تغیرات ایسے ہوتے ہیں جو معانی خاص کے لیے نہیں ہوتے بلکہ خاص طرح کے حروف جنسے کلمہ مرکب ہو اُن تغیرات کے مقتضی ہوتے ہیں وہ خاص طرح کے حروف چار ہیں ہمزہ اور حروف علت یعنی واؤ اور الف اور یٰ اور خاص حالت میں کل حروف ابجد یعنی جب کہ ایک جنس کے دو حرف ایک کلمہ میں واقع ہوں۔ ازبسکہ بناء کلمہ کو دیکھنا صرفی کا کام ہے پس ایسے تغیرات کا بیان بھی جزو علم صرف ہو اور جزو مشکل ہے۔ جو کچھ وقت جو کچھ اشکال صرف عربی میں ہے انھیں حروف علت کی بدولت ہو رد و بدل ہمزہ اور دو حرف متجانس کی وجہ سے بھی ہوتا ہے مگر بہت کم۔ حروف علت کا نام اُس خرابی پر دلالت کرتا ہے جو ان حروف کی وجہ سے کلمات میں واقع ہوا کرتی ہے ان میں کا ہر ایک حرف بجاے خود کلمہ کے لئے ایک روگ ہو جس کلمہ کی شامت آئی اور حروف علت میں سے کسی حرف نے اُسمیں دخل کیا اُسکی

ط

وزن مفرد	وزن تثنیہ	وزن جمع
مِفْعَل	مِفْعَلَانِ	مَفَاعِل
مِفْعَلَة	مِفْعَلَتَانِ	
مِفْعَال	مِفْعَالَانِ	مَفَاعِيْل

ساخت اصلی گئی گزری ہوئی جسطرح بعض امراض بدنی انسان کی ترکیب جسدی کو بگاڑ دیتے ہیں بعینہ یہی حال حروف علت کا ہے کلمات کے ساتھ جو کلمات حروف علت سے مرکب ہیں کوئی لنگڑا ہوکر رہ گیا کوئی لولا کوئی لُنجا۔ کلمہ میں حرف علت ہو اور پھر وہ کلمہ اپنی حالت اصلی پر رہے ایسا شاذ ہے جیسا کہ بے ٹیکہ لگے ہوئے بچے کو چیچک نکلے اور وہ آنکھ ناک ہاتھ پاؤں رنگ روغن سے صحیح سلامت بچ جائے جو کلمہ ہمزہ اور دو حرف متجانس اور حروف علت سب روگوں سے پاک ہو اسکو صحیح کہتے ہیں جسمیں ہمزہ ہو اسکو مہموز جسمیں دو حرف متجانس ہوں اسکو مضاعف اور جسمیں حرف علت ہو اسکو معتل یعنی علیل اور واضح ہو کہ اعتبار حروف اصلی[ل] کا ہے یعنی مثلاً معتل وہ ہے جسمیں حرف اصلی کی جگہ حرف علت ہو پس تین قسم کا مہموز ہوگا۔ مہموز الفاء جیسے اَمَرَ مہموز العین جیسے سَاَلَ مہموز اللام جیسے قَرَأَ۔ اور اقسام مضاعف میں قسم معتبر ایک ہی ہے یعنی وہ کلمہ ثلاثی جسکا عین کلمہ اور لام کلمہ دو حرف مجانس ہوں جیسے مَدَّ کہ اصل میں مَدَدَ ہے اور برقیاس مہموز معتل بھی تین قسم کا ہوگا معتل الفاء واوی جیسے وَعَدَ یائی جیسے یَسَرَ معتل الفاء کو مثال بھی کہتے ہیں کیونکہ گو اسمیں حرف علت ہی مگر اسکی ماضی مثل ماضی صحیح اپنی حالت پر رہتی ہے معتل العین جسکو اجوف بھی کہتے ہیں واوی قَوَلَ یائی بَیَعَ معتل اللام جسکو ناقص بھی کہتے ہیں واوی دَعَوَ یائی رَمَیَ یہ اقسام مفرد ہیں جیسے طب میں مفردات الامراض اور ممکن ہے کہ مرض میں ترکیب ہو یعنی کئی روگ کسی کلمہ میں ہوں علت مرکبہ کا کوئی خاص نام نہیں جتنے علل مفردہ پائے جائیں سب کے نام ملاکر مجموع علت مرکبہ کا نام ہوگا۔ ہاں معتل الفاء واللام کو لفیف مفروق اور معتل العین

[ل] پس ضَارِبٌ اِضْرِبْ ضُرِبَ مَضْرُوبٌ یَضْرِبُ اور مشتقات باب تَفْعِیل و تَفَعُّل مثلاً یُکَرِّمُ مُبَلِّغ مُتَحَمِّل اور ملحقات جیسے کَوْثَرٌ اور کَوْکَبٌ صحیح ہیں ۱۲

واللام کو لفیف مقرون کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ معتل العین جسکے تینوں حرف اصلی حرف علت ہوں صرف دو لفظ پائے گئے ہیں واو یا ی۔ اور معتل الفاء والعین اسم تو ہوتا ہی جیسے یَوْمٌ وَیْلٌ مگر فعل نہیں ہوتا

اب امثلہ ذیل میں بتاؤ کہ کس کلمہ میں کیا روگ ہے اور باعتبار علت کس قسم مصطلح میں داخل ہے آمَنَ ایضًا۔ اَتیٰ یَئِسَ رَاَی دَاءٌ وُضُوءٌ آبَ (اَوَبَ) جَاءَ (جَیَأَ) اَویٰ (اَوَیَ) اَمَّ (اَمَمَ) وَدَّ (وَدَدَ) سَاءَ (سَوَءَ) اقسام مذکورہ اس شعر میں نظم کر دیئے گئے ہیں اور یہی معتبر بھی ہیں ورنہ عقلی شقیں تو بہت نکل سکتی ہیں **شعر** صحیح ست و مثال ست و مضاعف ہ لفیف و ناقص و مہموز اجوف ؎

وہ تغیر جو رفع علت کے لیے کیا جائے اُسکو اعلال کہتے ہیں جسکے قاعدے ذیل میں منضبط کیئے جاتے ہیں اور وہ تین طور پر ہوتا ہے اُبدال یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل لینا۔ حذف حرف کو گرادینا۔ اسکان حرف کی حرکت کو دور کرنا۔ اور واضح ہو کہ قواعد اعلال افعال کیواسطے ہیں اور اُن اسموں کے لیے جو سلسلہ اشتقاق میں فرع فعل سمجھے جاتے ہیں اسماء جوامد کے باب میں یہ کلیہ قاعدہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عمومًا قواعد اعلال اُن سے متعلق نہیں مگر صرف وہ اسم کہ ہم وزن فعل ہیں کہ اُن میں فعل کی طرح اعلال کیا جاتا ہے۔

قواعد ہمزہ

(۱) ہمزہ ساکن جو کسی حرف متحرک کے بعد واقع ہو جائز ہے کہ اُس ہمزہ کو ایسے حرف علت سے جو موافق حرکت حرف ماقبل ہو بدل لیں جیسے رَاْسٌ رَاسٌ۔ بُؤْسٌ بُوْسٌ۔ ذِئْبٌ ذِیْبٌ یَأْمُرُ یَامُرُ اور یاد رکھو کہ یہ قاعدہ وجوبی نہیں اور اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ اگر اُس کلمہ میں ادغام یا اعلال ہو سکتا ہو تو اُسی کو قاعدہ مذکورہ پر ترجیح دینگے کیونکہ مقصود اصلی تخفیف ہے

اور ادغام و اعلال میں تخفیف زیادہ ہو مثلاً **شعر**

أَمَطْلَعَ الشَّمْسِ تَبْغِي أَنْ تَؤُمَّ بِنَا فَقُلْتُ كَلَّا وَلٰكِنْ مَطْلَعَ الْجُوْدِ

میں تَؤُمُّ صیغہ واحد حاضر مضارع ہے باب أَمَّ يَؤُمُّ سے اصل میں تَأْمُمُ ہے اسمیں دو قاعدوں کی شرطیں پائی جاتی ہیں اول قاعدہ ادغام کہ دو حرف متجانس ایک کلمہ میں ہیں اور دونوں متحرک بعد ساکن واقع ہیں تو پہلے کو بہ نقل حرکت ساکن کرکے دونوں کو ادغام کردیں اسطرح پر تو تَؤُمُّ بنتا ہے اور ہمزہ کے قاعدہ سے تامُمُ ہوگا لیکن قاعدہ ادغام کو ترجیح دینگے اور تَؤُمُّ بنائینگے۔

(۲) واؤ ساکنہ زائدہ کے بعد ہمزہ متحرک واقع ہو تو جائز ہے کہ اُس کو واو سے بدل کر ادغام کردیں جیسے قراءۃ سے مفعول مَقْرُوْءٌ مَقْرُوٌّ اور یہی قاعدہ یا ساکنہ زائدہ میں برتا جائیگا جیسے خَطَأٌ سے فَعِيْلَةٌ خَطِيْئَةٌ خَطِيَّةٌ۔

(۳) حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزہ متحرک واقع ہو تو جائز ہے کہ حرکت ہمزہ کو نقل کرکے حرف ماقبل کو دیں اور ہمزہ کو دور کریں[2] جیسے سَلْ صیغہ واحد حاضر امر معروف ہو سؤال باب سَأَلَ يَسْأَلُ سے اصل میں اِسْأَلْ تھا اسی قاعدہ سے اِسَلْ ہوا چونکہ ہمزہ امر ہمزہ وصل تھا اور واسطے رفع ابتدا بسکون کے زیادہ کیا گیا تھا اب ضرورت باقی نہ رہی وہ بھی گر گیا سَلْ ہوا قرآن میں ہو سَلْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ۔ **قال الشاعر** سلی عن سیئتی فی ہی دمی مگر چونکہ قاعدہ جوازی ہو اسپر

---

[1] بعض علما نَبِيٌّ کو نبأ سے بناتے ہیں جسکے معنی خبر دینے کے ہیں تو اسی قاعدہ کا برتاؤ ہے ۱۲ [2] مَلَكٌ (فرشتہ) میں بھی یہی قاعدہ برتا گیا ہے اَلُوْكَةٌ (رسالہ) سے مشتق ہے اصل مألك تھا پھر استعمال میں مَلْأَك ہوگیا اور اس قاعدہ سے مَلَك اور جمع میں ہمزہ محذوف عود کر آتا ہے مَلَائِك مَلَائِكَةٌ اسی قاعدہ کی ایک مثال لفظ اللہ ہے کہ اصل میں اِلٰہٌ (اِلَاهٌ) تھا اُسپر الف لام لگانے سے اَلْاِلٰہُ ہوا دوسری ہمزہ کو اُس قاعدہ سے گرادیا اَلِلٰہُ ہوا پھر قاعدہ ادغام جو آگے آتا ہے سے اَللّٰہُ ہوا ۱۲ منہ

عملدرآمد نہیں بھی ہوتا۔ کما فی القرآن۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ جواز قاعدہ سے باب مُرَاءَاۃ رَأیٰ یَرٰی اور اسکا باب افعال اَرٰی یُرِی مستثنیٰ ہے کہ سوائے مفعول مَرْئِیٌّ اور ظرف مَرْأیٰ اور آلہ مِرْآۃٌ کے تمام باب میں وجوباً قاعدہ مذکور مستعمل ہے کما فی القرآن فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی وقال الشاعر۔ تُرِیْكَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی خَلَاءٍ

(۴) ہمزہ متحرک جو بعد حرف مفتوح واقع ہو کبھی الف سے بدلا جاتا ہے **شعر**

جراحات السنان لها التیام ولا یلتام ما جرح اللسان

لا یلتام اصل میں لَا یَلْتَئِمُ تھا۔

(۵) ہمزہ متحرک کے بعد ہمزہ ساکن واقع ہو تو اس ہمزہ ثانی کو ایسے حرف علت سے کہ موافق حرکت ہمزہ اول ہو وجوباً بدل لیا جائے[1] جیسے اٰمَنَ اُوْمِنَ اِیْمَانٌ کہ اصل میں اَأْمَنَ اُؤْمِنَ اِئْمَانٌ تھا اسواسطے کہ ان الفاظ کا مادہ امن مہموز الفاء ہے۔ اس قاعدہ سے تین باب مستثنیٰ ہیں اَخَذَ یَأْخُذُ امر یَأْمُرُ اَکَلَ یَأْکُلُ سب مہموز الفاء ہیں انکے امر حاضر کے صیغے آنے چاہییں اُؤْخُذْ اُؤْکُلْ اُؤْمُرْ اور قاعدہ مذکور کے رو سے اُوْخُذْ اُوْکُلْ اُوْمُرْ ہونا چاہیے مگر استعمال میں خُذْ کما جاء فی القرآن۔ خُذُوْا مَا اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ کُلْ کُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا مُرْ مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ لیکن مُرْ کے پہلے جب اور کلمہ آتا ہے تو ہمزہ باقی رہتا ہے وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَكَ۔

(۶) ہمزہ متحرک کے بعد دوسرا ہمزہ متحرک واقع ہو پس اگر دونوں میں ایک بھی مکسور ہوگا تو

---

[1] لفظ آدم بھی اسی قاعدہ کی ایک مثال ہے اصل میں اءدم تھا اُدْمَۃٌ سے نکلا ہے جسکے معنی گندم گون ہونے کے ہیں ۱۲

دوسرا ی ہوجائیگا ورنہ واؤ جیسے اَیِمَّةٌ اِمَامٌ کی جمع ہے بروزن اَفْعِلَة اصل میں اَءْمِمَةٌ
تھا قاعدہ ادغام سے اَئِمَّةٌ ہوا اور اِس قاعدہ سے اَیِمَّة۔ اُوَیْدِم تصغیر آدم کہ اصل میں أَأْدَم تھا
اُدْمَة سے مشتق ہے صیغہ تصغیر اُأَیْدِم ہوا اِس قاعدہ سے اُوَیْدِم جَاءٍ (آنے والا) اسم فاعل ہے
باب جَاءَ یَجِیْئُ سے اصل میں جَایِئٌ تھا معتل کے پندرھویں قاعدہ سے جو آگے مذکور ہوگا جَاءِءٌ
ہوا اور اِس قاعدہ سے جَاءِیٌ ہوا اور پھر معتل کے تیرھویں قاعدہ سے جَاءٍ اِس قاعدہ سے باب افعال
کا مضارع مستثنیٰ ہے کہ اُسکے صیغہ واحد متکلم میں دو ہمزہ متحرک جمع ہوتے ہیں اور خلاف قاعدہ تخفیفاً
دوسرے ہمزہ کو حذف کردیتے ہیں۔
اور حفظ یکسانی کے لیے تمام صیغوں سے دوسرا ہمزہ گرادیا جاتا ہے جیسے یُکْرِمُ یُکْرِمَانِ الخ۔
(۷) الف جمع سے پہلے اور پیچھے دو ہمزہ واقع ہوں تو پہلا واؤ کیا جائے جیسے ذُؤَابَةٌ کی جمع ذَوَائِبُ
(۸) الف جمع کے بعد اور ی سے پہلے ہمزہ واقع ہو تو ہمزہ یا ء مفتوحہ سے اور ی الف سے بدل ہو
جیسے هَدِیَّةٌ کی جمع هَدَایَا مَطِیَّةٌ کی جمع مَطَایَا خَطِیْئَةٌ کی خَطَایَا۔ اوزان جمع میں تم نے پڑھا ہے
کہ فَعِیْلَةٌ کی جمع فَعَائِلُ آتی ہے هَدِیَّة کا مادہ مجرد هُدًی ہے اور مطیة کا مَطْوٌ سو ان دونوں
کی جمع میں بجائے لام ی آئے گی یعنی هدیة کی جمع ابتداءً هدائیُ ہوگی اور مَطِیَّةٌ کی ابتداءً مَطَاوِوُ
پھر معتل کے گیارھویں قاعدہ سے مطائیُ خَطِیْئَةٌ کا مادہ البتہ خطأ ہے اسمیں ہمزہ لام کلمہ ہے
سو بموجب قاعدہ (۶) کے ی ہوا غرضکہ هدیة کی جمع هدائیُ اور مطیة کی جمع مطائیُ اور خطیئة
کی خطائِءُ اور پھر خطائیُ ہوئی اور اِس قاعدہ سے هدایا مطایا خطایا۔
گردان مہموز۔ مہموز کی گردان عموماً مثل صحیح کے ہوتی ہے مثلاً اس سؤال قراءۃ تین طرح کے

مہموز میں باب اَمَرَ کو بر قیاس صحیح گردان جاؤ صرف مضارع اور اُسکے ملحقات یعنی مضارع مجہول یا منفی یا موکد بلم یا بلن یا بنون تاکید امر امر مجہول اور نہی معروف مجہول اور اسم مفعول ان میں مہموز کا پہلا قاعدہ جوازی البتہ چل سکتا ہے اور امر حاضر معروف سے ایک خاص پانچواں قاعدہ متعلق ہے باقی کل باب مثل صحیح ہے۔ امر حاضر معروف مُرْ مُرَا مُرُوْا مُرِیْ مُرَا مُرْنَ بانون تاکید ثقیلہ مُرَنَّ مُرَانِّ مُرُنَّ مُرِنَّ مُرَانِّ مُرْنَانِّ بانون تاکید خفیفہ مُرَنْ مُرُنْ مُرِنْ اور بر قیاس باب اَمَرَ باب اَخَذَ اور باب اَکَلَ کی گردان ہے۔ اَذِنَ یَأْذَنُ اَمِنَ یَأْمَنُ باب سَأَلَ کے مضارع اور اُسکے ملحقات اور امر حاضر اور اسم مفعول سے تیسرا قاعدہ جوازی متعلق ہے باقی بطور صحیح امر حاضر معروف سَلْ سَلَا سَلُوْا سَلِیْ سَلَا سَلْنَ بانون تاکید ثقیلہ سَلَنَّ سَلَانِّ سَلُنَّ سَلِنَّ سَلَانِّ سَلْنَانِّ بانون تاکید خفیفہ سَلَنْ سَلُنْ سَلِنْ باب قراءۃ میں جہاں کہیں نظر پائے جائیں پہلا قاعدہ مگر صرف اسم مفعول میں دوسرا قاعدہ اِیْمَان باب افعال کا مصدر ہو مادہ امن مہموز الفاء اس تمام باب میں پہلے اور پانچویں قاعدہ کا عمل ہے آمَنَ یُؤْمِنُ اِیْمَانًا مُؤْمِنٌ الامر منه آمِنْ والنهی عنه لَا تُؤْمِنْ اسیطرح ایثار چن لینا مادہ مجرد اثر ائتمان (امانت رکھنا یا عہد کرنا) اِئْتَمَنَ یَأْتَمِنُ اِئْتِمَانًا ۔ اُؤْتُمِنَ یُؤْتَمَنُ اِئْتِمَانًا الامر اِئْتَمِنْ والنهی لَا تَأْتَمِنْ اِتِّخَاذ (کرنا) اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اِتِّخَاذًا اُتُّخِذَ یُتَّخَذُ اِتَّخِذْ مُتَّخِذٌ (دیکھو مستقل کا پانچواں قاعدہ جو آگے آتا ہے) تَأْثِیْر (اثر کرنا) تَأْدِیْب (ادب دینا) اِسْتِئْذَان (اذن یعنی اجازت چاہنا) تَنَاؤُب (جمائی لینا) تَوَاطُؤ (اتفاق کرنا) سب مہموز میں محصل کو چاہیئے کہ ہر ایک کی صرف کبیر بر عایت قواعد گردان جائے ۔

قواعد واو ویا

(۱) شروع کلمہ میں دو واو بلا فصل مجتمع اور اصلی ہوں یعنی ایسا نہو کہ اصل میں کوئی اور حرف تھا اور بدلنے سے واو ہوگیا جیسا وُوْرِیَ مجہول وَارٰی تو پہلے کو وجوبًا یا بقاء حرکت ہمزہ سے بدلیں مثلاً وَاصِلَۃٌ کی جمع بروزن فَوَاعِلُ وَوَاصِلُ آنی چاہیئے اسیطرح اُوْلٰی کی جمع بر قبلیر کُبْرٰی کُبَرُ وُوَل آنی چاہیئے۔ لیکن اَوَاصِلُ اور اُوَلُ آتی ہے بلکہ خود اُوْلٰی بروزن فُعْلٰی اصل میں وُوْلٰی تھا اصل مادہ وَوَل ہے اِسی قاعدہ سے اُوْلٰی ہوگیا۔

(۲) کسرہ او ضمہ میں وہ طاقت ہے کہ اُسکے بعد جو حرف علت ساکن غیر مشدد[۲] واقع ہو اُسکو اپنے مجانس کرلے مثلاً مُوَارَاۃ (مُفَاعَلَۃ) سے صیغہ واحد غائب ماضی معروف وَارَیَ ہوگا کہ تعلیل ہوکر وَارٰی ہوجائیگا۔ مگر اسکا مجہول وُوْرِیَ۔ مِحْرَابٌ کی جمع مَحَارِیْبُ مِفْتَاحٌ کی مَفَاتِیْحُ اسی طرح وزن سے اسم آلہ مِیْزَانٌ کہ اصل میں مِوْزَانٌ تھا اور یُسْرٌ مجرد سے افعال اِیْسَادٌ جسکا اسم فاعل بروزن مُکْرِمٌ مُوْسِرٌ کہ اصل میں مُیْسِرٌ تھا۔ اس قاعدہ سے صرف تین وزن مستثنے ہیں فُعْلٰی جبکہ صفت ہو اور دو وزن جمع فُعْلٌ فُعْلَانٌ کہ انمیں اگر یَ ساکن بعد الضمہ واقع ہو تو یٰ مطیع ضمہ نہیں ہوتی بلکہ ضمہ مطیع یَ ہوکر کسرہ ہوجاتا ہے جیسے قِسْمَۃٌ ضِیْزٰی اصل میں ضُیْزٰی تھا بروزن فُعْلٰی۔ دُوْدٌ کی جمع دِیْدَان کُوْنٌ کِیْزَان اذا جَاءَ الشَّمْسُ فی المیزان برد الماءُ فی الکیزان دیدان و کیزان دونوں جمع بروزن فُعْلَانٌ ہیں بِیْضٌ جمع بَیْضَاءُ اصل میں بُیْضٌ تھا بروزن فُعْلٌ۔ فُعْلٰی میں صفتی ہونے کی قید اسواسطے لگائی ہے کہ فُعْلٰی اسمی ہیں یا ساکن ماقبل مضموم

---

[۱] یہ قید اسواسطے ہے کہ اِجْلَوَّاذ میں واو کو یَ سے بدل نہیں سکتے۔ اسیطرح بُیِّنَ ۱۲

واو ہو جاتی ہے جیسے طُوبیٰ کہ اصل میں طُیبیٰ ہے اور طیب اُسکا مادہ ہے۔

(۱۳) مثال واوی مجرد کے مضارع مکسور العین معروف کا واو اصلی جو فا کلمہ ہے حذف ہو جاتا ہے جیسے وَعْدٌ وَزْنٌ مثال واوی ہیں اور باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ہیں تو انکا مضارع معروف یَوْعِدُ اور یَوْزِنُ ہوتا مگر یَعِدُ الخ اور یَزِنُ الخ آتا ہے چونکہ قاعدہ میں معروف کی قید ہے مضارع مجہول بر اصل خود یُوْعَدُ الخ اور یُوْزَنُ الخ مگر وَضْعٌ اور وَدْعٌ اور وُدٌّ اور ہِبَۃٌ اور مَوْہِبَۃٌ بھی مثال واوی ہیں اور باوجودیکہ مضارع مفتوح العین ہے پھر بھی یَضَعُ اور یَدَعُ اور یَدُّ اور یَھَبُ بحذف واو آتا ہے۔ جب مضارع سے واو گری تو امر جو تابع مضارع ہے اسمیں بھی گرے گی تَعِدُ سے عِدْ تَزِنُ سے زِنْ تَضَعُ سے ضَعْ تَدَعُ سے دَعْ تَذَرُ سے ذَرْ تَھَبُ سے ھَبْ۔ بلکہ برعایت مضارع خود مصدر سے بھی جوازاً واو گرا دیتے ہیں اور آخر میں اُسکے عوض ۃ زیادہ کر دیتے ہیں وَعْدٌ عِدَۃٌ وَزْنٌ زِنَۃٌ وَدْعٌ دَعَۃٌ وَعْظٌ عِظَۃٌ وعلی ہذا القیاس سَعَۃٌ ہِبَۃٌ صِلَۃٌ مِقَۃٌ اور مصادر بے حذف واو میں سے ہے وَرَمٌ وُقُوعٌ وفود وطی وقایۃ وُقُوفٌ وُرُودٌ واو کے گرنے پر مضارع مفتوح العین ہے تو اکثر مصدر میں بھی عین باب مفتوح ہوگا جیسے دَعَۃٌ سَعَۃٌ اور کبھی مکسور جیسے ہِبَۃٌ مگر مضارع مکسور العین ہو تو ہمیشہ مکسور۔

(۱۴) مثال واوی یا یائی کو جب باب افتعال میں لائیں تو واو اور یٰ کو تٌ سے بدل کر تائے افتعال میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے وعظ سے اتعاظ مصدر اِتَّعَظَ ماضی یَتَّعِظُ مضارع وقود سے اتقاد یُسْرٌ سے اِتِّسَادٌ۔ پس اگر مادہ فی الاصل مثال ہو اور تعلیل ہو کر فا کلمہ کی جگہ واو یا یٰ

اپڑے تو یہ قاعدہ جاری کیا جائے گا۔ مگر باب اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ اِتِّخَاذًا شاذ ہے کہ اصل میں مہموز الفاء ہے اور اخذ مادہ باب ہو قواعد مہموز کے پانچویں قاعدہ کے رو سے ہمزہ اصلی ہی کہا گیا اور پھری کو ت سے بدلا اسکے علاوہ اِتَّمَنَ اِتَّكَلَ وغیرہ میں بے ادغام آیا ہے۔

(۵) اجوف کا عین اور ناقص کا لام کلمہ اگر متحرک ہو اور حرکت اسکی لازمی ہو اور حرف مفتوح کے بعد ایک ہی لفظ میں واقع ہو الف سے بدل کیا جائے جیسے قَالَ بَاعَ دَعَا رَمٰی کہ اصل میں قَوَلَ بَیَعَ دَعَوَ رَمَیَ تھا مگر اس قاعدہ میں چند شرطیں ہیں **اول** یہ کہ کلمہ بروزن فَعَلَان مصدری اور فَعَلَة وزن جمع نہو جیسے دَوَرَانٌ جَوَلَانٌ اور حَوَكَةٌ جمع حَائِكٌ بمعنی جولاہ **دوسری** یہ کہ کلمہ مثنی اور جمع مونث سالم ومنسوب ومؤکد نہو جیسے دَعَوَا رَمَيَا مُدَّعَيَاتٌ عَصَوَانِ وحُبْلَيَانِ دَمَوِيٌّ حَمَوِيٌّ اِخْشَيَنَّ **تیسرے** یہ کہ وہ واو اوری مدہ زائدہ سے پہلے واقع نہو جیسے غَيُوْرٌ جَوَادٌ سَوَادٌ بَيَاضٌ مگر علامت جمع اس سے مستثنی ہے جیسے دَعَوْا کہ اصل میں دَعَوُوْا تھا اور رَمَوْا کہ اصل میں رَمَيُوْا تھا اور اَعْلَوْنَ اَعْلَيْنَ کہ اصل میں اَعْلَيُوْنَ اور اَعْلَيِيْنَ تھا **چوتھے** یہ کہ وہ لفظ جسمیں شرط تعلیل پائی جائے ایسے لفظ کا ہم معنی نہو جسمیں شرط تعلیل مفقود ہے جیسے عَوِرَ بمعنی اِعْوَرَّ اِعْتَوَرَ بمعنی تَعَاوَرَ عَوِرَ کچشم ہوا یہ ایک عیب ہے اور باب اِفْعِلَال و اِفْعِيلَال عیوب کیواسطے مخصوص ہیں اس سے جانا کہ عَوِرَ ہم معنی اِعْوَرَّ یا اِعْوَارَّ کا ہے اسیطرح اِعْتَوَرَ کے معنی ہیں ہاتھوں ہاتھ لیا دیا جسمیں شارکت خاصہ تفاعل ہے غرضیکہ بحفظ شرائط جب واو اوری کو الف سے بدلا اور کسی صیغہ میں اجتماع ساکنین لازم آیا تو الف گر جائیگا جیسے دَعَتْ رَمَتْ کہ اصل میں دَعَوَتْ رَمَيَتْ تھا اور اسیطرح صیغہ تثنیہ جمع مونث غائبہ دَعَتَا

رَهَمَتَا کہ اصل میں دَعَوَتَا اور رَهَيَتَا تھا گو دَعَاتَا اور رَهَاتَا ہونے سے ظاہر التقاء ساکنین نہیں مگر تاء تانیث اصل میں ساکن ہے جیسے صیغہ مفرد میں تھی تثنیہ میں رعایت الف حرکت عارضی اسکو دی گئی ہے جو معتبر نہیں مگر ناقص کے لام کلمہ کے گر جانے سے تو کچھ قباحت نہیں اجوف کا ع کلمہ گرا تو معیار شناخت باب گئی گزری ہوتی پس اگر یہ الف کے پیرایہ میں آکر دور ہوئی ہے یا دور ہوتی ہے واؤ مگر باب کی ماضی یا مضارع مکسور العین ہے تو ف کلمہ کو زیر دینگے ورنہ ضمہ جیسے بِعْتُ خِفْتَ مِلْتُ قُمْتُمَا قُلْنَ اس قاعدہ کے متعلق ایک لفظ لَيْسَ ہے جو کثرت سے مستعمل ہوتا ہے اصل میں لَيِسَ تھا اس قاعدہ سے کاٹ کرنا چاہتا تھا خلاف قیاس یٰ کو ساکن کر دیا اسیطرح کل صیغے اسکے خلاف قیاس ہیں لَيْسَ لَيْسَا لَيْسُوْا لَيْسَتْ لَيْسَتَا لَسْنَ لَسْتَ لَسْتُمَا لَسْتُمْ لَسْتِ لَسْتُمَا لَسْتُنَّ لَسْتُ لَسْنَا اور خلاف قیاس ہونے کی یہ وجہ ہے کہ لَيْسَ تھا تو فعل مگر حرف کیطرح مستعمل ہے۔

(۶) اجوف کی ماضی مجہول میں مجرد ہو خواہ مزید عین کلمہ ضرور مکسور ہوگا اور اُسکا ماقبل مضموم کیونکہ مجرد کا وزن فُعِلَ ہے اور مزید کا اُفْتُعِلَ اُنْفُعِلَ وغیرہ پس اگر معروف میں تعلیل ہوئی ہے تو مجہول میں بھی کسرہ حرف علت نقل کرکے حرف ماقبل کو دیں جو مضموم تھا اور واو ہو تو یٰ کر ڈالیں جیسے قِيْلَ بِيْعَ اُبْتِيْعَ۔

(۷) واو اور یا متحرک جو کسی لفظ کے عین کلمہ کی جگہ حرف صحیح ساکن کے بعد واقع ہوں اُن کی حرکت حرف ماقبل کو دیکر دیکھیں کہ وہ حرکت موافق حرف علت ہے یا نہیں اگر ہے تو نقل حرکت پر

لہ ع کلمہ کی قید سے خَلْوَةٌ حُلْبَةٌ تَشْرِيْفٌ جُهُوْرٌ خارج ہوئے کیونکہ ان میں حرف علت بجائے ع کلمہ نہیں ہے پس شرط اعلال مفقود

تعلیل کا خاتمہ ہوا جیسے یَبِیْعُ اصل میں یَبْیِعُ تھا یَقُوْلُ اصل میں یَقْوُلُ تھا اور اگر نہیں تو نقل حرکت کے علاوہ اُس حرف علت کو ایسے حرف علت سے بدلیں گے جو موافق حرکت منقولہ ہو جیسے یَخَافُ اصل میں یَخْوَفُ تھا یُقِیْمُ اصل میں یُقْوِمُ تھا لیکن مفعول اجوف یائی میں اس قاعدہ کے بعد پھر ضمہ کو کسرہ اور واو کو یَ سے بدلنا ہوگا تاکہ حذف واو پر دلالت کرے جیسے مَبِیْعٌ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا پہلے قاعدہ سے مَبُوْعٌ ہوا اور دوسرے سے مَبِیْعٌ مگر مَعْیُوْبٌ اور مَدْیُوْنٌ وغیرہ بہت سے الفاظ بر اصل خود بھی آتے ہیں البتہ مفعول اجوف واوی کمتر بلا تعلیل سُنا گیا ہے مَقْوُوْلٌ مَخْوُوْفٌ وغیرہ سب معلل ہیں اور مصدر باب اِفْعَال و اِسْتِفْعَال میں التقائے ساکنین سے الف گر جائے گا۔ تو اُسکے آخر میں تَ لگانی ہوگی جیسے اِقَامَۃٌ اِسْتِقَامَۃٌ کہ اصل میں اِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ تھا مگر باب اِسْتَحْوَذَ اِسْتَصْوَبَ اِسْتَرْوَحَ شاذ ہیں بعض علماء صرف نے یہ قاعدہ ٹھہرایا ہے کہ جس باب استفعال کا ثلاثی مجرد مستعمل نہو اسمیں عموماً تعلیل نہیں کرتے۔ مگر اس قاعدہ[۱] میں شرطیں ہیں وہ یہ کہ کلمہ صیغہ اسم آلہ اور افعل تفضیل یا افعل صفتی یا افعل تعجب اور افعال وزن جمع نہو جیسے اَنْوَرَ یا اَسْوَدَ اَبْیَضَ اَعْوَدَ مِقْوَال مِرْوحۃ اور مَا اَطْیَبَہٗ اور اَنْوَارٌ اَضْیَاف اور کلمہ ملحق نہو جیسے اِکْوَھَدَّ کہ اِقْشَعَرَّ کا ملحق ہے اور نہ ناقص ہو جیسے اَحْیٰی اِسْتَحْیٰی کیونکہ ناقص ہونے کی صورت میں لام کلمہ معلل ہوگا اُس کی تعلیل مقدم ہے آخر لفظ محل تغیر ہوتا ہے پس اگر عین کلمہ میں بھی تعلیل کریں تو توالی اعلالین لازم آئے گا۔

(۸) مصدر یا وزن جمع میں جو واو متحرک بعد کسرہ واقع ہو اور مصدر ہو تو اُسکے فعل میں اور وزن

---

[۱] یعنی ساتواں قاعدہ جسکے مطابق واو اور یَ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دیتے ہیں ۱۲

جمع ہے تو اُسکے مفرد میں اُس واو پر تعلیل ہو چکی ہو یا تعلیل نہوئی ہو تو مفرد میں وہ واو ساکن ہو اور اب جمع میں الف زائدہ سے پہلے ہو تو اُس واو کو یٰ کر لیں گے جیسے قِیَامٌ کہ اصل میں قِوَامٌ بروزن فِعَالٌ مصدر ہے اور فعل میں واو تعلیل ہو کر قَوَمَ سے قَامَ ہوا اسیطرح دَارٌ کی اصل دَوْرٌ اور جمع دِیَارٌ حَوْضٌ حِیَاضٌ رَوْضٌ رِیَاضٌ رِیحٌ جسکا مادہ واوی ہے رِیَاحٌ مگر اِستواء اِلتواء میں تعلیل نہونے سے نقض قاعدہ لازم نہیں آتا کیونکہ اِستوا اِلتوا کے واو میں تعلیل نہیں ہوئی اسیطرح طِوَالٌ جمع طَوِیْلٌ میں اس قاعدہ سے یہ ایک بات یاد رکھنے کے لائق نکلی کہ تعلیل میں مصدر اپنے فعل کا تابع ہوتا ہے۔

(۹) جب واو اور یٰ دونوں ایک کلمہ میں یکجا واقع ہوں اور دونوں میں پہلا ساکن ہو تو واو کو یٰ سے بدل کر یٰ میں ادغام کر دیں اور حرکت ماقبل ضمہ ہو تو کسرہ سے بدل دیں جیسے مَرْمِیٌّ اصل میں باب رَمٰی یَرْمِیْ کا مفعول ہے مَرْمُوْیٌ۔ عَلِیٌّ اصل میں عَلِیْوٌ تھا مَهْدِیٌّ اصل میں مَهْدُوْیٌ تھا سَیِّدٌ اصل میں سَیْوِدٌ تھا اَیَّامٌ جمع یَوْمٌ کہ اصل میں اَیْوَامٌ تھا تَسْمِیَۃٌ اصل میں تَسْمِیْیٌ تھا بروزن تَفْعِیْلٌ اور اُسکا مادہ مجرد سمو ہے اسی قاعدہ سے تَسْمِیٌّ ہوا پھر تخفیفاً ایک یٰ کو گرا کر اُسکے عوض تٰ لگا دی اور یہی حال ہے کل مصادر مہموز اللام اور ناقص باب تفعیل کا اور بعض لوگ بے تعلیل مذکور اسکو وزن جداگانہ قرار دیتے ہیں مگر شرط قاعدہ یہ ہے کہ واو اور یٰ دونوں میں جو پہلے ہو اور ساکن ہو وہ خود حرف اصلی ہو یعنی اگر اصل میں کوئی اور حرف ہو گا اور بدل بدلا کر واو یا یٰ ہو گیا ہو گا تو یہ قاعدہ نہیں جاری کرینگے جیسے دِیْوَانٌ اصل میں دِوَّانٌ تھا جیسا کہ اسکی جمع دَوَاوِیْنُ سے معلوم ہوتا ہے یا مُبَایَعَۃٌ کا مجہول بُوْیِعَ کہ اصل میں بَایَعَ تھا

اور واضح ہو کہ تصغیر میں یہ قاعدہ نہیں چلتا جیسے اُسَیْوِدٌ جُدَیْوِلٌ اور اُیَیْوِمٌ شاذ ہے۔

(۱۰) جو واو تین یا زیادہ حرفوں کے بعد آخر کلمہ میں واقع ہو اور ماقبل اُسکا مفتوح ہو اور واو مادّہ باب میں حرف ثالث رہی ہو تو یؔ سے بدلی جائے جیسے یُدْعٰی اصل میں یُدْعَوُ تھا کیونکہ مادّہ اس باب کا واوی ہے دعوۃ اسیطرح استعلٰی عُلُوّ سے اسیطرح مُسْتَدْعَیَانِ مُصْطَفَیَانِ اِن قاعدہ کے رو سے چاہتا تھا کہ شِکَایَۃٌ کو برأصل خود رکھکر شِکَاوَۃٌ کہتے اسواسطے کہ مادہ واوی ہی شَکَا یَشْکُوْ شَکْوٰی مگر یہ وزن مصادر ناقص یائی میں بکثرت ہے واوی میں کمتر پس کثرت کے لحاظ سے وزن یائی کو کل ناقص کیواسطے مطرد سمجھ لیا اور نَحْوَنَا واوی کو یائی بنا لیا۔

(۱۱) آخر کلمہ میں واو بعد کسرہ واقع ہو تو یؔ سے بدلی جائے جیسے رَضِیَ کہ اسکا مادہ واوی رضوان ہے اصل میں رَضِوَ تھا یا دَعْوَۃٌ سے ماضی مجہول بجائے دعو کے دُعِیَ۔ واضح ہو کہ[1] علامت تثنیہ یا علامت تانیث کے لاحق ہونے سے واو اور یؔ کا آخر میں واقع ہونا باطل نہیں ہوتا پس دُعِیَا اور رَاضِیَۃٌ اور اسیطرح کی دوسری مثالوں میں بھی واو کو یؔ سے بدلنا ہوگا۔ یہاں تک کسرہ کو واو کے پہلے ثقیل جاتا کہ حرف ساکن کا توسط بھی مانع تعلیل نہوا اور قِنْوَۃٌ کو اسی قاعدہ سے قِنْیَۃٌ کیا۔

(۱۲) حرکات میں ضمہ اور حروف علت میں واو نہایت ثقیل ہیں پس اسم کے آخر میں اگر یہ دونوں ثقل جمع ہو جائیں یعنی ضمہ ہو اور ضمہ کے بعد واو تو ضمہ کو کسرہ اور واو کو یؔ کر لیں گے جیسے دَلْوٌ کی جمع فُعُوْلٌ کے وزن پر دُلُوٌّ یا اَفْعُلٌ کے وزن پر اَدْلُوٌ ہونی چاہیے مگر دُلِیٌّ اور اَدْلِیٌ آتی ہے پھر اَدْلِیٌ بموجب قاعدہ مابعد اَدْلٍ ہو جاتا ہے

[1] واضح ہو کہ لحوق علامت تانیث یا تثنیہ یا جمع یا ضمائر متصل سے واو کے آخر ہونے میں کچھ فرق نہیں آتا ۱۲

(۱۳) کسرہ اور ضمہ دونوں حرکتیں ثقیل ہیں ایک سے دوسرے کی طرف عدول ایک قسم کا ثقل تو یہ ہے پھر دو کسرہ کی جگہ یٓ اور دو ضمہ کی جگہ وٓ سمجھی جاتی ہے اُسپر حرکت ضمہ یا کسرہ موافق ہونا مخالف دوسری قسم کا ثقل یہ ہے پس جہاں دونوں ثقل جمع ہوں تو واو اور یٓ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینگے اگر واو اور یٓ کے بعد اُسکی حرکت کے موافق دوسرا واو یا یٓ واقع ہو ورنہ واو اور یٓ کو بحذف حرکت ساکن کر دینگے جیسے رَضُوْا اصل میں رَضِیُوْا تھا یہاں یٓ کی حرکت ضٓ پر منتقل کر دی تَدْعِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا واو کی حرکت عٓ پر منتقل کر دی۔ اسکان یعنی حذف حرکت کی مثال ہو یَدْعُوْ یَرْمِیْ کہ اصل میں یَدْعُوُ یَرْمِیُ تھا یَدْعُوْنَ تَرْمِیْنَ کہ اصل میں یَدْعُوُوْنَ تَرْمِیِیْنَ تھا۔ قاعدہ اسکان کے روسے دَاعِیٌ قَاضِیٌ رَامِیٌ مُعْلٍ مُسْتَعْلٍ کہ سب اسم فاعل ہیں اور دلو کی جمع اَدْلُوٌ جو حسب قاعدہ ماسبق اَدْلِیٌ ہو جائے گا۔ تنوین کے نون ساکن کے ساتھ اجتماع ساکنین لازم آکر واو اور یٓ ساقط ہونے کے بعد دَاعٍ قَاضٍ رَامٍ مُعْلٍ مُسْتَعْلٍ اَدْلٍ ہو جائیں گے اسیطرح تَلَاقُوٌ تَلَافُوٌ بعد تعلیل تَلَاقٍ تَلَافٍ اصل بات یہ ہے کہ آخر کلمہ میں واو اور یٓ پر حرکت کا ہونا عموماً ثقیل سمجھا جاتا ہے مگر جبکہ واو اور یٓ سے پہلے ساکن ہو جیسے دَلْوٌ اور ظَبْیٌ۔

(۱۴) جو کلمہ فُعْلٰی کے وزن پر ہو اور اسم ہو اور اُسکے لام کلمہ کی جگہ واو ہو تو یٓ سے بدل جائے جیسے دُنْیَا دُنُوٌّ سے عُلْیَا عُلُوٌّ سے جو کلمہ فَعْلٰی کے وزن پر ہو اور اسم ہو اور اُسکے لام کلمہ کی جگہ یٓ واقع ہو تو واو سے بدل جائے جیسے تقوٰی کہ مادہ اُسکا وقایہ ہے ناقص یائی۔

(۱۵) اسم فاعل کے عین کلمہ کی جگہ واو یا یٓ واقع ہو اور فعل میں اُس واو یا یٓ پر تعلیل ہو چکی ہو تو

اسم فاعل میں بھی اُسکو ہمزہ کرلیں گے جیسے قَوَّلَ سے قَائِل بیع سے بَائِع۔ طاؤ میں جو طَیّ یا طَوِیٌ کا اسم فاعل ہے یا دَاوٍ میں جو دَوِیٌ یا رَاوِیَۃٌ کا فاعل ہے واو بحال رہا کیونکہ فعل میں تعلیل سے محفوظ رہا ہے۔

(۱۶) الف زائد کے بعد کلمہ کے اخیر میں جو واو یا یٓ واقع ہو ہمزہ سے بدلی جائے جیسے کساء دعاء بناء اعلاء کہ اصل میں کساوٌ دعاوٌ بنایٌ اعلاوٌ تھا۔

(۱۷) جس کلمہ میں مدہ زائدہ ہو اور اُسکو فَعَائِل کے وزن پر جمع کریں اور وہ مدہ الف فعائل کے بعد پڑے تو ہمزہ کرلیا جائے جیسے رِسَالَۃٌ رَسَائِلُ صَحِیْفَۃ صَحَائِفُ عَجُوْزٌ عَجَائِزُ۔ لفظ مَصَائِبُ شاذ ہے مُصِیْبَۃٌ کی جمع ہے اور یٓ اُسمیں واو اصلی کی جگہ ہے مَصَاوِبُ چاہتا تھا مَعَایِشُ مَعَاوِنُ بلا تعلیل کیونکہ یٓ اور واو اصلی ہیں۔ اسی وزن فعائل کے متعلق ایک اور قاعدہ ہے وہ یہ کہ اگر الف فعائل کے پہلے اور پیچھے دو حرف علت واقع ہوں دوسرے کو ہمزہ سے بدل لیا جاوے جیسے اوّل کی جمع اَوَائِل بروزن اَفَاعِلُ اصل میں اَوَاوِلُ تھا خَیِّرٌ کی جمع خَیَائِر کہ اصل میں خیایر تھا۔

تمرین واو و یا

(۱) مثال۔ واضح ہو کہ معتل الفاء باب فَعَلَ یَفْعُلُ سے نہیں آیا۔ معتل الفاء کو مثال اسواسطے کہتے ہیں کہ اسکی گردان عموماً مثل صحیح کے ہوتی ہے مضارع مکسور العین ہو تو باب میں صرف تیسرے قاعدہ کا برتاؤ ہوگا جیسے وَعْدٌ اور عِدَۃٌ سے مضارع معروف یَعِدُ یَعِدَانِ یَعِدُوْنَ تَعِدُ تَعِدَانِ یَعِدْنَ الخ

۵۸۸۸۴

ایضاً مجہول یُوْعَدُ یُوْعَدَانِ یُوْعَدُوْنَ تُوْعَدُ تُوْعَدَانِ یُوْعَدْنَ الخ

امر غائب معروف لِیَعِدْ لِیَعِدَا لِیَعِدُوْا الخ

امر غائب مجہول..... لِیُوْعَدْ لِیُوْعَدَا لِیُوْعَدُوْا الخ

امر حاضر معروف..... عِدْ عِدَا عِدُوْا عِدِیْ عِدَا عِدْنَ.....

بانون ثقیلہ..... عِدَنَّ عِدَانِّ عِدُنَّ عِدِنَّ عِدَانِّ عِدْنَانِّ.....

بانون خفیفہ..... عِدَنْ .... عِدُنْ .... عِدِنْ .....

امر حاضر مجہول..... لِتُوْعَدْ لِتُوْعَدَا لِتُوْعَدُوْا لِتُوْعَدِیْ لِتُوْعَدَا لِتُوْعَدْنَ

بانون ثقیلہ.................... لِتُوْعَدَنَّ الخ

بانون خفیفہ.................... لِتُوْعَدَنْ الخ

اور وَدَعٌ چھوڑ دینا رخصت کرنا اور وَذْرٌ ترک کرنا وَضْعٌ رکھنا بنانا باوجودیکہ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہیں مگر ان میں خلاف قیاس یَعِدُ کی طرح واو حذف کیا جاتا ہے قال علی عم دَعْ ذِکْرَهن فمالهن وَفَاءٌ ریح الصبا وعهودهن سواء قال الله تعالیٰ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ وقال الله تعالیٰ وَیَوْمَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

چند مثالیں واسطے مشق کے نیچے لکھی جاتی ہیں

مصادر	معنی	باب	مصدر	معنی	باب
وِرَاثَة	وارث ہونا	وَرِثَ یَرِثُ	مَیْسِرٌ	جوا کھیلنا	یَسَرَ یَیْسِرُ
وِلَادَة	جننا	وَلَدَ یَلِدُ			

باب	معنی	مصدر	باب	معنی	مصدر
وَسَمَ یَوْسِمُ	داغ دینا	وَسْمٌ	.	.	.
وَجِلَ یَوْجَلُ	ڈرنا	وَجَلٌ	.	.	.

معتل الفاء کے باب اِفعال اور باب اِستفعال سے دوسرا قاعدہ متعلق ہے جیسے اِیْعَادٌ ڈرانا اصل میں اِوْعَادٌ تھا اسکا تمام باب مثل صحیح ہوگا اِیْسَارٌ صاحب یُسر یعنی غنی ہونا اسکی ماضی مجہول مضارع معروف و مجہول اسم فاعل و اسم مفعول سب میں ی کو بوجہ ضمہ ماقبل واو کرنا ہوگا اِسْتِیْجَاب سزاوار ہونا مثال واوی ہے وُجُوب اسکا مجرد اِسْتِیْقَان یائی یقین مجرد مثال کے باب افتعال میں چوتھا قاعدہ برتنا ہوگا اَلْاِتِّهَابُ ہبہ قبول کرنا واوی ہے مجرد وَهَبَ یَهَبُ۔ اَلْاِتِّعَاظُ نصیحت پکڑنا مجرد وعظ یَعِظُ۔ اَلْاِتِّقَادُ آگ کا جلنا ٹھنا مادہ مجرد وُقُوْدٌ۔ اَلْاِتِّفَاقُ مادہ مجرد وِفَاقٌ۔ ان سب کے بطور باب اتخاذ جسکا مذکور ہموز میں ہوا ہے گردانا جاوے۔

(۲) **اجوف** ۔یاد رکھو کہ اجوف یعنی معتل العین اصول کے تین بابوں سے آتا ہے مگر واوی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے اور یائی نَصَرَ یَنْصُرُ سے نہیں آتا دو گردانیں اسکی متعارف ہیں ایک واوی قَوْلٌ (نَصَرَ یَنْصُرُ) دوسری یائی بَیْعٌ (ضَرَبَ یَضْرِبُ)

ماضی معروف قَالَ قَالَا قَالُوْا قَالَتْ قَالَتَا قُلْنَ قُلْتَ قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُمَا قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا اسمیں پانچویں قاعدہ کا برتاؤ ہے قَالَ سے قَالَتَا تک صرف تناکہ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف کرلیا اور قُلْنَ سے قُلْنَا تک اتنا اور کہ الف اجتماع ساکنین کیوجہ سے گر گیا اور چونکہ وہ الف اصل میں واو تھا قاف کو مضموم کردیا تاکہ حذف واو اور باب پر دلالت کرے۔

ماضی مجہول قِیلَ قِیلَا قِیلُوا قِیلَتْ قِیلَتَا قُلْنَ قُلْتَ قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُمَا قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا اسمیں قِیلَتَا تک صرف چھٹا قاعدہ اور اسکے بعد پہلے چھٹا قاعدہ یہاں تک کہ واو کو سی کیا جائے اور ضمہ قاف کو کسرہ پھر واو اجتماع ساکنین سے گرے گی اور دلالت حذف واو یا باب کے لیے پھر قاف کو ضمہ دیا جائیگا اور یوں ایر پھیر سے پھر وہی معروف کے سے صیغے ہوجائیں گے

مضارع معروف یَقُولُ یَقُولَانِ یَقُولُونَ تَقُولُ تَقُولَانِ یَقُلْنَ تَقُولُ تَقُولَانِ تَقُولُونَ تَقُولِینَ تَقُولَانِ تَقُلْنَ اَقُولُ نَقُولُ اسمیں سرتاسر ساتویں قاعدہ کا عمل ہے وہ بھی بقدر نقل حرکت واو مگر یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو بعد نقل حرکت بوجہ اجتماع ساکنین حذف کردیا جاتا ہے

مضارع مجہول یُقَالُ یُقَالَانِ یُقَالُونَ تُقَالُ تُقَالَانِ یُقَلْنَ تُقَالُ تُقَالَانِ تُقَالُونَ تُقَالِینَ تُقَالَانِ تُقَلْنَ اُقَالُ نُقَالُ ساتواں قاعدہ اسمیں بھی چلے گا مگر پورا پورا یعنی پہلے نقل حرکت واو اور پھر اسکو مطابق حرکت ماقبل الف سے بدلنا اور یُقَلْنَ تُقَلْنَ میں الف کو اجتماع ساکنین کے سبب گرانا۔ لن اور لام تاکید یا نون ثقیلہ یا خفیفہ لگانے سے مضارع کی ساخت میں فرق نہیں آتا جیسا اثر صحیح پر ہوتا ہے ویسا ہی یہاں بھی ہوتا ہے مگر لم چونکہ آخر میں ساکن کرتا ہے اور اسکی وجہ سے کہیں کہیں اجتماع ساکنین لازم آتا ہے پس حرف علت دور کرنا پڑتا ہے

لَمْ یَقُلْ لَمْ تَقُلْ لَمْ اَقُلْ لَمْ نَقُلْ لَمْ یُقَلْ لَمْ تُقَلْ لَمْ اُقَلْ لَمْ نُقَلْ

امر غائب اور نہی معروف مجہول اور امر حاضر مجہول بر قیاس گردان لم۔

امر حاضر معروف کو مضارع سے تعلیل ہوجانے پر بناؤ تو حذف علامت مضارع اور عمل لم لانے سے قُلْ قُولَا قُولُوا قُولِی قُولَا قُلْنَ ہوتا ہے اسمیں جب نون تاکید خفیفہ یا ثقیلہ بڑھا دیگے

تو ازبسکہ ماقبل نون تاکید ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے حرف آخر لامحالہ مفتوح ہوگا۔ پس حرف علت جو سکون حرف آخر کی وجہ سے گرا تھا عود کر آئے گا قُوْلَنَّ قُوْلَانِّ قُوْلُنَّ قُوْلِنَّ قُوْلَانِّ قُلْنَانِّ اور قُوْلَنْ قُوْلُنْ قُوْلِنْ۔

اسم فاعل برعایت قاعدہ (۱۵) برقیاس صحیح۔ اسم مفعول میں ساتواں قاعدہ برتنا ہوگا نقل حرکت کے بعد دو واؤں میں اجتماع ساکنین ہوگا۔ اور ایک گرے گی مقول مَقُوْلَانِ مَقُوْلُوْنَ مَقُوْلَۃٌ مَقُوْلَتَانِ مَقُوْلَاتٌ۔ اَلْبَیْعُ (بیچنا) جتنے قاعدے قُوْلٌ کی گردان میں برتے جاتے ہیں سب بَیْعٌ کی گردان میں بھی برتے جاتے ہیں صرف واؤ اور ی کا فرق ہے۔

ماضی معروف .... بَاعَ بِعْنَ الخ

ماضی مجہول .... بِیْعَ بِعْنَ الخ

مضارع معروف .... یَبِیْعُ یَبِعْنَ الخ

مضارع مجہول .... یُبَاعُ یُبَعْنَ الخ

مضارع معروف منفی بلم .... لَمْ یَبِعْ لَمْ یَبِیْعَا لَمْ یَبِیْعُوْا لَمْ یَبِعْنَ

مضارع مجہول منفی بلم .... لَمْ یُبَعْ لَمْ یُبَاعَا لَمْ یُبَاعُوْا لَمْ یُبَعْنَ

امر حاضر معروف .... بِعْ بِیْعَا بِیْعُوْا بِیْعِیْ بِیْعَا بِعْنَ

بانون تاکید ثقیلہ .... بِیْعَنَّ بِیْعَانِّ بِیْعُنَّ بِیْعِنَّ بِیْعَانِّ بِعْنَانِّ

اسم فاعل .... بَائِعٌ الخ

اسم مفعول .... مَبِیْعٌ الخ

خَوْف (ڈرنا) بھی اجوف واوی ہے مگر باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے قاعدے وہی ہیں جو قَوْل و بَیْع میں مذکور ہوئے گردان مختصر یہ ہے۔ ماضی معروف خَافَ خِفْنَ مجہول خِیْفَ خِفْنَ مضارع معروف یَخَافُ یَخَفْنَ منفی بلم لَمْ یَخَفْ لَمْ یَخَفْنَ امر خَفْ مؤکد بانون خَافَنَّ۔ اسم فاعل خَائِفٌ اسم مفعول مَخُوْفٌ جتنے اجوف واوی ہونگے سب کے مفعول بروزن مَقُوْلٌ ہونگے اور جتنے یائی ہیں سب کے بروزن مَبِیْعٌ اجوف کا باب تَفْعِیْل اور تَفَعُّل اور تَفَاعُل اور مُفَاعَلَۃ بالکل مثل صحیح ہے اَلْاِقَامَۃُ کھڑا ہونا اور کھڑا کرنا واوی ہے قِیَام مصدر مجرد جس کی اصل قِوَام تھی دیکھو آٹھواں قاعدہ اور اِقَامَۃٌ اور اسکی گردان کے واسطے دیکھو ساتواں قاعدہ اَقَامَ یُقِیْمُ اِقَامَۃً فهو مُقِیْمٌ واُقِیْمَ یُقَامُ اِقَامَۃً فهو مُقَامٌ الامر منه اَقِمْ والنهی لَا تُقِمْ الظرف مُقَامٌ۔ اَلْاِطَارَۃُ (اڑانا) یائی ہے مصدر مجرد طَیَرَانٌ اَطَارَ یُطِیْرُ اِطَارَۃً مُطِیْرٌ اُطِیْرَ یُطَارُ اِطَارَۃً مُطَارٌ اَطِرْ لَا تُطِرْ مُطَارٌ وہی ساتواں قاعدہ اس سے بھی متعلق ہے اَلْاِجْتِیَالُ یائی ہے (چن لینا پسند کرنا) اَلْاِجْتِیَابُ واوی (جنگل کو طے کرنا) اَلْاِسْتِغَاثَۃُ واوی (فریادرسی چاہنا) اَلْاِسْتِخَارَۃُ یائی ہے (نیک صلاح پوچھنا) اَلْاِسْتِعَانَۃُ واوی (مدد مانگنا) اَلْاِنْقِیَادُ واوی (فرمانبردار ہونا) سب مزید اجوف ہیں۔ اِسْتِفْعَال میں وہی قاعدے ہیں جو اِفْعَال میں تھے اِفْتِعَال اِنْفِعَال ایک طرح پر ہیں۔ تعلیل اَلْاِخْتِیَارُ اِخْتَارَ یَخْتَارُ مُخْتَارٌ اُخْتِیْرَ یُخْتَارُ مُخْتَارٌ اِخْتَرْ لَا تَخْتَرْ اُخْتِیْرَ میں پہلا قاعدہ چلے گا باقی میں پانچواں۔ فاعل و مفعول بعد التعلیل ہموزن ہیں مگر فاعل کی اصل مُخْتَیِرٌ ہے اور مفعول کی مُخْتَیَرٌ۔

(۳) **ناقص** ناقص باب فَعِلَ یَفْعِلُ سے نہیں آیا۔ اَلدَّعْوَۃُ وَالدُّعَاءُ (بلانا) فَعَلَ یَفْعُلُ

اَلرَّمْیُ (پھینک کرمارنا) فَعَلَ یَفْعِلُ۔ اَلرِّضْوَانُ وَالرِّضٰی واوی (رضامند ہونا) اَلْخَشْیَۃُ (ڈرنا) دونوں فَعِلَ یَفْعَلُ۔ اَلرِّعَایَۃُ (پاس کرنا لحاظ رکھنا حفاظت کرنا) وَالرَّعْیُ (چرانا) یائی فَعَلَ یَفْعَلُ۔ اَلرَّخْوُ (سست اور ڈھیلا ہونا) فَعُلَ یَفْعُلُ

دعوۃ اور دعا کی گردان

ماضی دَعَا دَعَوَا دَعَوْا دَعَتْ دَعَتَا دَعَوْنَ دَعَوْتَ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُمْ دَعَوْتِ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُنَّ دَعَوْتُ دَعَوْنَا اس میں دوسرا صیغہ چھوڑکر کہ اسمیں مثنی ہونے کی وجہ سے تعلیل نہیں ہوسکتی پہلے چار صیغوں میں پانچویں قاعدہ کا عمل ہے۔

ماضی مجہول دُعِیَ دُعِیَا دُعُوْا دُعِیَتْ دُعِیَتَا دُعِیْنَ دُعِیْتَ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُمْ دُعِیْتِ دُعِیْتُمَا دُعِیْتُنَّ دُعِیْتُ دُعِیْنَا تمام صیغوں میں گیارھواں قاعدہ اور دُعُوْا میں گیارھواں اور تیرھواں یا صرف تیرھواں۔

مضارع یَدْعُوْ یَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ تَدْعُوْ تَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ تَدْعُوْ تَدْعُوَانِ تَدْعُوْنَ تَدْعِیْنَ تَدْعُوَانِ تَدْعُوْنَ اَدْعُوْ نَدْعُوْ۔ اسمیں یَدْعُوَانِ تَدْعُوَانِ یَدْعُوْنَ جمع مؤنث غائب تَدْعُوْنَ جمع مؤنث حاضر تو اصل ہی خود ہیں کچھ تعلیل نہیں ہوئی اور باقی صیغوں کیواسطے دیکھو تیرھواں قاعدہ یَدْعُوْنَ جمع مذکر غائب کی اصل یَدْعُوُوْنَ اور تَدْعِیْنَ واحد مؤنث حاضر کی اصل تَدْعُوِیْنَ۔

مضارع مجہول یُدْعٰی یُدْعَیَانِ یُدْعَوْنَ تُدْعٰی تُدْعَیَانِ یُدْعَیْنَ تُدْعٰی تُدْعَیَانِ تُدْعَوْنَ تُدْعَیْنَ تُدْعَیَانِ تُدْعَیْنَ اُدْعٰی نُدْعٰی دسویں قاعدہ سے پہلے واو کوی کرو پھر پانچویں سے الف اور جہاں اجتماع ساکنین ہو الف کو گرادو واو کو بات ازالف سے اسواسطے نہیں بدلتے کہ کتابت

الف کی رعایت باقی نہیں رہتی۔

مضارع منفی بلم لَمْ یَدْعُ لَمْ یَدْعُوَا لَمْ یَدْعُوْا لَمْ یَدْعُوْنَ لَمْ تَدْعُ۔

مضارع مجہول..... لَمْ یُدْعَ لَمْ یُدْعَیَا لَمْ یُدْعَوْا لَمْ یُدْعَیْنَ لَمْ تُدْعَ اسی قیاس پر لَنْ یَّدْعُوَالخ لَنْ یُّدْعٰی۔

امر حاضر معروف اُدْعُ اُدْعُوَا اُدْعُوْا اُدْعِیْ اُدْعُوَا اُدْعُوْنَ

بانون ثقیلہ اُدْعُوَنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُنَّ اُدْعِنَّ اُدْعُوَانِّ اُدْعُوْنَانِّ

بانون خفیفہ اُدْعُوَنْ اُدْعُنْ اُدْعِنْ۔

اسم فاعل دَاعٍ دَاعِیَانِ دَاعُوْنَ دَاعِیَةٌ دَاعِیَتَانِ دَاعِیَاتٌ۔

کل صیغوں میں تیرھویں قاعدہ سے واؤ کو ی کرو اور دَاعٍ سے ی کو گرا دو۔ دَاعُوْنَ سے بھی ی گر گئی کیونکہ واؤ اور ی میں التقائے ساکنین ہوگا۔

اسم مفعول مَدْعُوٌّ مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّةٌ مَدْعُوَّتَانِ مَدْعُوَّاتٌ ان میں ادغام کیا گیا ہے جس کا بیان آگے آئے گا۔

رَمْیٌ کی گردان

ماضی معروف رَمٰی رَمَیَا رَمَوْا رَمَتْ رَمَتَا رَمَیْنَ تا آخر برا صل خود

مجہول رُمِیَ رُمِیَا رُمُوْا رُمِیَتْ تا آخر برا صل خود

مضارع معروف یَرْمِیْ یَرْمِیَانِ یَرْمُوْنَ تَرْمِیْ تَرْمِیَانِ یَرْمِیْنَ تَرْمِیْ تَرْمِیَانِ تَرْمُوْنَ تَرْمِیْنَ تَرْمِیَانِ تَرْمِیْنَ اَرْمِیْ نَرْمِیْ۔

مضارع مجہول يُرْمٰى يُرْمَيَانِ يُرْمَوْنَ تُرْمٰى تُرْمَيَانِ يُرْمَيْنَ تُرْمٰى تُرْمَيَانِ تُرْمَوْنَ تُرْمَيْنَ تُرْمَيَانِ تُرْمَيْنَ اُرْمٰى نُرْمٰى۔ مضارع معروف و مجہول دونوں میں صیغہ واحد مونث حاضر اور جمع مونث حاضر یکساں ہیں۔ جمع بر اصل خود مگر واحد میں تعلیل ہوئی ہے قاعدہ (۵)

امر معروف اِرْمِ اِرْمِيَا اِرْمُوْا اِرْمِىْ اِرْمِيَا اِرْمِيْنَ۔

با نون ثقیلہ اِرْمِيَنَّ اِرْمِيَانِّ اِرْمُنَّ اِرْمِنَّ اِرْمِيَانِّ اِرْمِيْنَانِّ۔

با نون خفیفہ اِرْمِيَنْ اِرْمُنْ اِرْمِنْ۔

اسم فاعل رَامٍ رَامِيَانِ رَامُوْنَ رَامِيَةٌ رَامِيَتَانِ رَامِيَاتٌ۔

اسم مفعول مَرْمِىٌّ مَرْمِيَّانِ مَرْمِيُّوْنَ مَرْمِيَّةٌ مَرْمِيَّتَانِ مَرْمِيَّاتٌ۔

قاعدوں پر حوالہ کرنا ضرور نہیں سوائے اسکے کہ اس باب میں ی اصلی ہے اور کل قواعد مثل باب دعوۃ و دعاء میں۔ اسم مفعول کیواسطے البتہ خاص نواں قاعدہ ہے۔

رضی اور رضوان کی گردان

ماضی معروف رَضِىَ رَضِيَا رَضُوْا رَضِيَتْ الخ

کل صیغوں میں گیارھواں قاعدہ صرف جمع مذکر غائب اصل میں رَضِيُوْا تھا تیرھویں قاعدہ سے رَضُوْا ہو گیا۔ مجہول بر قیاس مجہول باب رَمٰى

مضارع يَرْضٰى يَرْضَيَانِ يَرْضَوْنَ تَرْضٰى تَرْضَيَانِ يَرْضَيْنَ تَرْضٰى تَرْضَيَانِ تَرْضَوْنَ تَرْضَيْنَ تَرْضَيَانِ تَرْضَيْنَ اَرْضٰى نَرْضٰى دسویں قاعدہ سے واو کو ی کریں گے اور پھر پانچویں سے ی کو الف واحد مونث حاضر و جمع مونث حاضر کے صیغے یکساں ہیں جمع بر اصل خود ہے اور واحد نے بعد تعلیل یہ صورت پیدا کی ہے

امر اِرْضَ اِرْضَیَا اِرْضَوْا اِرْضَیْ اِرْضَیَا اِرْضَیْنَ

بانون ثقیلہ اِرْضَیَنَّ اِرْضَیَانِّ اِرْضَوُنَّ اِرْضَیِنَّ اِرْضَیَانِّ اِرْضَیْنَانِّ

بانون خفیفہ اِرْضَیَنْ اِرْضَوُنْ اِرْضَیِنْ۔

اسم فاعل رَاضٍ الخ برقیاس داعٍ۔

اسم مفعول مَرْضِیٌّ الخ برقیاس مَرْمِیٌّ۔

امثلہ مزید

معنی	یائی	معنی	واوی
نیست نابود کرنا	اَلْاِفْنَاءُ	رضامند کرنا	اَلْاِرْضَاءُ
غنی کرنا	اَلْاِغْنَاءُ	بلند کرنا	اَلْاِعْلَاءُ
دوہرا کرنا یا دوبارہ کرنا	تَثْنِیَةٌ	نام رکھنا نامزد کرنا	تَسْمِیَةٌ
بچنا اور حمایت یعنی حفاظت کرنا	تَحَامِیْ	دیر کرنا	تَرَاخِیْ
پسند کرنا۔	اِجْتِبَاءٌ	امید کرنا	اِرْجَاءٌ
ملنا	اَلْاِلْتِقَاءُ	معافی مانگنا	اِسْتِعْفَاءٌ
تمام ہونا	اَلْاِنْتِهَاءُ	ایک دوسرے سے دشمنی کرنا	مُعَادَاةٌ
شرمانا۔ حیا کرنا	اِسْتِحْيَاءٌ	اونچا ہونا	تَعَلِّیْ
جھیلنا سختی کھینچنا	مُقَاسَاةٌ	محو ہوجانا گھس جانا	اِنْمِحَاءٌ
آرزو کرنا	تَمَنِّیْ		
ہوچکنا	اَلْاِنْقِضَاءُ		

(۴) **لفیف مفروق** لفیف مفروق صرف تین بابوں سے آیا ہے فَعَلَ یَفْعِلُ وَقٰی یَقِیْ وقایۃ بچانا فَعِلَ یَفْعَلُ وَجِیَ یَوْجیٰ وَجًی سم کا گھس جانا فَعِلَ یَفْعِلُ وَلِیَ یَلِیْ وَلْیٌ نزدیک ہونا وِلایۃ۔ لفیف مفروق کو ف کلمہ کے اعتبار سے مثال اور ل کلمہ کے اعتبار سے ناقص سمجھ کر تعلیل کرنی چاہیئے اور چونکہ مثال اور ناقص کے قواعد مذکور ہو چکے انکے اعادہ کی ضرورت نہیں

وقایۃ کی گردان

ماضی معروف وَقٰی وَقَیَا وَقَوْا وَقَتْ وَقَتَا وَقَیْنَ۔ تا آخر بر اصل خود جیسے کہ رَمٰی کی ماضی اور اسی پر ماضی مجہول کو قیاس کرلو۔

مضارع معروف یَقِیْ یَقِیَانِ یَقُوْنَ تَقِیْ تَقِیَانِ یَقِیْنَ تَقِیْ تَقِیَانِ تَقُوْنَ تَقِیْنَ تَقِیَانِ تَقِیْنَ اَقِیْ نَقِیْ۔

مضارع مجہول بر قیاس باب رَمٰی۔

امر قِ قِیَا قُوْا قِیْ قِیَا قِیْنَ۔

با نون ثقیلہ قِیَنَّ قِیَانِّ قُنَّ قِنَّ قِیَانِّ قِیْنَانِّ۔

اسم فاعل وَاقٍ وَاقِیَانِ وَاقُوْنَ وَاقِیَۃٌ الخ بر اصل خود

اسم مفعول مَوْقِیٌّ الخ بر قیاس مَرْمِیٌّ

امثلہ مزید

الایلاءُ دینا التَّوْصِیَۃُ وصیت کرنا الاستیفاءُ پورا بھر لینا المواراۃ چھپانا الاتقاءُ پرہیز کرنا

(۵) **لفیف مقرون** صرف دو باب سے آیا ہے فَعَلَ یَفْعِلُ جیسے طَوٰی یَطْوِیْ طَیًّا (لپیٹنا)

کہ اصل میں طَوَیٌ تھا دیکھو نواں قاعدہ دوسرے فَعِلَ یَفْعَلُ جیسے قَوِیَ یَقْوٰی قُوَّۃٌ کلیہ قاعدہ یہ ہے کہ آں کلمہ پر مثل ناقص تعلیل کریں اور ع کلمہ محفوظ تاکہ توالی اعلالین نہو پس باب طَوَیٰ کو بالکل بطور باب رَمٰی گردان لو۔ رَاقُوّۃٌ اسکو باب رضوان پر گردان جاؤ اور لام کلمہ کو ع تعلیلیہ تعلیل میں تقدم اس وجہ سے ہے کہ لام کلمہ محل اعراب ہے جسکا تذکرہ نحو میں ہوگا اور توالی اعلالین کے باب میں یہ بات یاد رکھو کہ دو حرف اصلی جو بلا فصل واقع ہوں دونوں میں تعلیل نہیں کیجائے گی ورنہ یوں تو مثلاً یُدْعٰی میں دو تعلیلیں ہیں پہلے واؤ کو یٰ کیا ایک تعلیل پھر یٰ کو الف کیا دوسری تعلیل

امثلہ مزید

مُسَاقَاۃ برابر ہونا اَلْاِعْیَاءُ عاجز کر دینا اور عاجز آنا اِلْتِوَاءٌ ٹالنا اور لپیٹنا لازم اور متعدی تَرْوِیَۃٌ سیراب کرنا تَدَاوِیْ علاج کرنا اِسْتِحْیَاءٌ شرمانا اور زندہ بچا لینا۔

قواعد مضاعف

جب ایک ہی طرح کے دو حرف ایک کلمہ میں یکجا واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں یا پہلا ساکن ہو تو ادغام واجب ہے یعنی کتابت میں دونوں کے عوض ایک حرف لکھکر اُسپر علامت تشدید (ّ) بنا دیں۔ مگر بولنے میں دونوں حرف ادا کریں جیسے عَضَّ کہ اصل میں عَضَضَ تھا یا مَدٌّ اصل میں مَدْدٌ تھا۔ اس قاعدہ سے صرف دو باتیں مستثنیٰ ہیں اول الفاظ الحاقی کہ اُن میں ادغام کرنے سے غرض الحاق کہ توزین ہے فوت ہوتی ہے جیسے سُوْدَدٌ دوسرے یہ کہ کلمہ ان چار وزنوں پر نہو فُعَلٌ جیسے مُدَدٌ سُبَبٌ فِعَلٌ جیسے لِمَّۃٌ کی جمع لِمَمٌ ۔ لِمَّۃٌ اُن بالوں کو کہتے ہیں جو کان کی لو تک ہوں یا کِلَّۃٌ کی جمع کِلَلٌ ۔ کِلَّۃٌ مسہری کے پردے کو کہتے ہیں فُعُلٌ جیسے

جُدَدٌ تنگ راہیں جنکو ہندی میں بٹیا کہتے ہیں یا ظُلَّۃٌ کی جمع ظُلَلٌ سایہ بان فُعُلٌ جیسے سُرُرٌ
تخت اور ذَلِیْلٌ کی جمع ذُلُلٌ دو متجانس حرفوں میں دوسرا ساکن ہو تو ادغام منع ہے جیسے مَدَدْنَ
لیکن اگر سکون حرف ثانی لازم نہو تو جائز ہے جیسے اُمْدُدْ صیغہ امر کہ اسکا سکون دوسرے کلمہ کے
انضمام سے جاتا رہتا ہے جیسے اُمْدُدِ الْقَوْمَ پس جائز ہے کہ اُمْدُدْ کہیں یا ادغام کرلیں۔
جب پہلا حرف متحرک ہوگا تو ادغام میں اُسکی حرکت کا دور کرنا لازم آئیگا پس اگر اُس سے پہلے حرف
متحرک ہی یا حرف لین زائد ہے تو حرف اول کو ساکن کردینا ہوگا ورنہ اُسکی حرکت حرف ماقبل کی طرف
منتقل کردینگے جیسے مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا یا دَآبَّۃٌ اصل میں دَابِبَۃٌ تھا مادہ اسکا دَبِیْبٌ ہے
یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا۔ اس قاعدہ سے یہ بات نکلتی ہے کہ اُمْدُدْ میں ادغام کرینگے تو اُمُدُّ ہوگا
ہمزہ وصل بسبب نہ باقی رہنے حاجت کے گرجائے گا اور حرف مشدد ساکن کو حرکت کسرہ دینگے
کیونکہ قاعدہ یہی ہے کہ اَلسَّاکِنُ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ شرائط ادغام میں سے یہ ہی کہ حرف مکرر مشدد
نہو جیسے قَرَّرَ تَقَضَّضَ تَمَدَّدَ تَمَطَّطَ اسمیں کلام نہیں کہ اس طرح کے تکرر میں بھی ثقل ہے مگر
اُسکا دفعیہ ادغام سے نہیں ہو سکتا پس تخفیفاً کبھی حرف ثانی کو یٓ سے بدل لیتے ہیں۔ تَقَضَّی
البَازِیُ تَمَطَّی الرَّجُلُ۔ مگر یہ تخفیف سماعی ہے نہ قیاسی جسطرح دو حرف مکرر سے پہلے کا حذف کردینا
مثلاً ظَلِلْتُ میں بوجہ سکون حرف ثانی ادغام ممتنع ہے ظَلْتُ کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں فَظَلْتُمْ
تَفَکَّھُوْنَ آیا ہے پہلے لام کا حذف کرنا تخفیف خلاف قیاس اور مِسْتُ میں جسکی اصل مَسِسْتُ
تھی سین محذوف کی حرکت ماقبل کو دینا دوسرا خلاف قیاس حرف مکرر کو حرف علت سے
بدل کر تخفیف بہم پہنچانے کا ایک وزن فِعَّالٌ قیاسی ہو جسکو فِیْعَالٌ کر لیتے ہیں جیسے دِرَّانٌ

کو دِیْوَانٌ اور دِنَّارٌ کو دِیْنَارٌ اور قِرَّاطٌ کو قِیْرَاطٌ اور دِمَّاسٌ کو دِیْمَاسٌ اسیطرح حرف مکرر کو حذف کرنا باب تفعّل تفعّل اور تفاعُل کے مضارع میں قیاسی ہے جیسے تَنَزَّلُ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا تَبَاعَدُ اصل میں تَتَبَاعَدُ تھا تَدَحْرَجُ اصل میں تَتَدَحْرَجُ تھا اور حذف خلاف قیاس میں اِسْطَاعَ یَسْطِیْعُ بھی داخل ہو کہ اصل میں اِسْتَطَاعَ یَسْتَطِیْعُ تھا اسیطرح مَہٌّ کہ اصل میں مَیْتٌ تھا شرط ادغام یہ بھی ہے کہ تکرار ابتداء کلمہ میں نہو جیسے تَتَنَزَّلُ تَتَصَاعَدُ تَمَادٌ دَدَنٌ اور یہ بھی کہ حرف اول تبدیل سے حاصل نہوا ہو جیسے قُوْوِلَ تُوُوِیَ اور یہ بھی کہ اعلال معارض ادغام نہو ورنہ اعلال کو ترجیح دینگے کیونکہ اسمیں تخفیف زیادہ حاصل ہوتی ہے تبھی تو دِنَّارٌ نہیں کہتے دِیْنَارٌ کہتے ہیں قَوِیَ کا مادہ واوی ہے قوۃ اور اصل میں قَوِوَ تھا اعلال کرکے قَوِیَ کیا نہ ادغام کرکے قَوَّ۔ جب کسی لفظ کا فا کلمہ حروف ت ث د ذ ز س ش ص ض ط ظ میں سے ہو اور اسکو باب تفعّل یا تفاعُل میں لیجائیں یا ع کلمہ حروف مذکورہ میں سے ہو تو باب اِفْتِعَال میں لے جائیں اور یوں حروف مذکورہ میں سے کوئی حرف تفعل یا تفاعل یا افتعال کی ت کے ساتھ جمع ہو جائے تو جوازاً ت کو ویسے ہی حرف سے بدل کر دونوں کو آپس میں ادغام کر دینگے اور جہاں ابتداء بالسکون لازم آئے گا ہمزہ وصل بڑھالیں گے جیسے اقتتل کو قَتَّلَ تَطَهَّرَ کو اِطَّهَّرَ تثاقل کو اِثَّاقَلَ لیکن اس صورت میں اِفْتِعَال کی ماضی تَفْعِیْل کی ماضی سے ملتبس ہوتی ہے کبھی اس التباس کے رفع کرنے کے لیے فا کلمہ کو مکسور بھی کر دیتے ہیں اور قِتَّلَ کہتے ہیں۔ اور س اور ش کو چھوڑ کر حروف مذکورہ میں سے اگر کوئی حرف کسی لفظ کا فا کلمہ ہو اور اسکو باب اِفْتِعَال میں لیجائیں یعنی حروف مذکورہ اور تاء اِفْتِعَال اسطرح جمع ہوں کہ پہلے حروف مذکورہ

میں سے کوئی حرف ہو اور اُسکے بعد ت تو ص ض ط ظ کے ساتھ ت کو ط سے بدلیں گے اور
د ذ ز کے ساتھ د سے اور ث کے ساتھ ت سے پس اگر دو حرف ہم جنس ہوگئے تو ضرور
ادغام کر لیتے ہیں جیسے اِطَّرَدَ اِدَّرَأَ ورنہ کرتے بھی ہیں اور نہیں بھی کرتے جیسے مثلے اصطبر
اِصْطَبَرَ اِصَّبَرَ کہ مجرد اسکا صبر ہے ضَرَبَ سے اِضْطَرَبَ اِظَّلَمَ اِظْطَلَمَ کہ اسکا مادہ ظُلم ہے
اِدَّكَرَ مادہ اسکا ذِكر ہے اِفتِعَال میں پہلے اذتکر ہوا پھر اذدکر پھر اِدَّكَر اِزْدَجَرَ زجر سے جسطرح
دو ہمجنس حرفوں میں ادغام کیا جاتا ہے اُسیطرح ایسے دو حرفوں میں بھی کیا جاتا ہے جو متقارب
فی المخرج ہوں مگر اتنی بات کا لحاظ کر لیا جاتا ہے کہ دونوں حرفوں میں جسکی آواز زیادہ ہلکی اور ممتد
ہو یعنی جسمیں ضغطۂ ادغام کی قابلیت زیادہ تر ہو دوسرے حرف کو اُسکے ساتھ بدلتے ہیں دونوں
ادغاموں میں فرق صرف اتنا ہے کہ وہ ادغام جو متقارب فی المخرج ہو صرف تلفظ میں آتا ہے
کتابت میں دونوں حرف جدا جدا لکھے جاتے ہیں جیسے لکھیں گے عُدْتُ اور بولینگے عُتُّ پس ایسے
ادغام کی بحث متعلق علم قراءت ہے اور اسیواسطے ہم اُسکا تذکرہ نہیں کرینگے مگر ایک مسئلہ ضروری ہے
کہ اَل جو حرف تعریف ہے کثرت سے اسموں پر آتا ہے پس اگر اُسکے بعد ر ن ل اور وہ حروف جنکا
تذکرہ تا تفعل میں تھا واقع ہوں تو اَل کا لام حرف مابعد میں ادغام کرکے بولا جائیگا جیسے
الرَّحْمٰنُ اَرَّحْمٰنُ اَلشَّمْسُ اَشَّمْسُ اَلصَّابِرُوْنَ اَصَّابِرُوْنَ۔

تمرین مضاعف

مضاعف صرف تین باب اصول سے آیا ہے فَعَلَ یَفْعُلُ مَدَّ
یَمُدُّ مَدًّا (مدد کرنا) فَعَلَ یَفْعِلُ فَرَّ یَفِرُّ فِرَارٌ (بھاگنا) فَعِلَ یَفْعَلُ بَرَّ یَبَرُّ بِرًّا
(ماں باپ کا حکم ماننا)

مَدَّ کی گردان

ماضی مَدَّ مَدَّا مَدُّوْا مَدَّتْ مَدَّتَا مَدَدْنَ آخر صلی اصل خود

مضارع یَمُدُّ یَمُدَّانِ یَمُدُّوْنَ تَمُدُّ تَمُدَّانِ یَمْدُدْنَ الخ صرف یَمْدُدْ

تَمْدُدْنَ میں ادغام نہیں ہوا۔ امر میں دونوں باتیں جائز ہیں ادغام کرو یا نہ کرو اگر اصل

مضارع سے قبل ادغام بناؤ گے تو امر میں بھی ادغام نہوگا اُمْدُدْ اُمْدُدَا اُمْدُدُوْا اُمْدُ

اُمْدُدَا اُمْدُدْنَ اور اگر مضارع سے بعد الادغام امر بناؤ گے تو مُدَّ مُدَّا مُدُّوْا مِدِّیْ مُدَّ

اُمْدُدْنَ حاصل ہوگا پہلے صیغہ میں حرف آخر پر ساکن تو رہ نہیں سکتا۔ دو دالیں ہیں دونوں

ساکن رہنا ثقیل ہے پس دوسری دال کو متحرک کرنا ہوگا اور حرکت تمکو ختیار ہے کہ کسرہ دو

کیونکہ ساکن کو جب متحرک کرتے ہیں تو کسرہ کے ساتھ مگر بعض خاص صورتوں میں یا فتحہ دو کیونکہ

فتحہ اخف الحرکات ہے یا برعایت ضمہ ع کلمہ باب کے ضمہ دو اور یہی حال ہے امر معروف مجہول

امر غائب اور مضارع منفی بہ لَمْ کے پہلے صیغہ کا۔

امر بانون ثقیلہ مُدَّنَّ مُدَّانِّ مُدُّنَّ مُدِّنَّ مُدَّانِّ اُمْدُدْنَانِّ

بانون خفیفہ مُدَّنْ مُدُّنْ مُدِّنْ۔

اسم فاعل مَادٌّ مَادَّانِ مَادُّوْنَ مَادَّةٌ مَادَّتَانِ مَادَّاتٌ۔

اسم مفعول مَمْدُوْدٌ مَمْدُوْدَانِ مَمْدُوْدُوْنَ مَمْدُوْدَةٌ مَمْدُوْدَتَانِ مَمْدُوْدَاتٌ

امثلہ مزید

اِسْتِعْدَاد (آمادگی کرنا سامان بہم پہنچانا) اِکْبَاب (مونھ کے بل گرنا) اِنْفِکَاک (چھوٹنا

اور جدا ہونا) اِخْتِلَالٌ (خلل واقع ہونا) اِعْوِجَاجٌ (ٹیڑھا ہونا)

رسم الخط

عربی میں حروف مفرد جنکو حروف تہجی اور حروف ہجا بھی کہتے ہیں ۲۹ ہیں۔

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ء ی

اور وہ کشادگی یا جنبش دہن جسکے سہارے سے حروف ادا کیئے جاتے ہیں اور جسکو حرکت بولتے ہیں تین طرح کی ہے اول فتحہ (زبر) جسکو اشباع کے ساتھ یعنی کھینچکر بولنے سے الف پیدا ہوتا ہے (َ) اُسکی علامت ہی جو حرف متحرک کے اوپر لکھی جاتی ہے جیسے بَ بَل دوم ضمہ (پیش) جسکے اشباع سے واو پیدا ہوتا ہے اور اُسکی نشانی (و یا ُ) ہے اور یہ علامت بھی علامت فتحہ کی طرح حرف متحرک کے اوپر لکھی جاتی ہے جیسے قُ قُل سوم کسرہ (زیر) جسکا اشباع یٰ پیدا کرتا ہے اور اُسکی علامت بعینہ وہی علامت فتحہ ہے فرق اتنا ہے کہ علامتِ فتحہ کے اوپر لکھی جاتی ہے اور علامت کسرہ حرف کے نیچے جیسے قِ قِیل جس حرکت کے اشباع سے جو حرف پیدا ہوتا ہے وہ اُسی حرکت کی اُخت یعنی بہن بولا جاتا ہے عربی میں حروف مفرد کو مونث کرکے بولتے ہیں پس الف اخت فتحہ ہے۔ واو اُخت ضمہ۔ یا اُخت کسرہ۔ حرکت کے ٹھہر جانے کو سکون کہتے ہیں جسکے علامت (ْ) حرکت ساکن کے اوپر لکھتے ہیں جیسے اِنْ جب ایک حرف پر پہلی حرکت کا ٹھہراؤ ہوا اور دوسری حرکت کا آغاز تو اُس حرف کو کہتے ہیں کہ حالت تشدید یا تضعیف میں ہے اُسکی علامت یہ ہی (ّ) جیسے مَدَّ اس صورت میں حرف مشدد تلفظ میں دو ہیں اور کتابت میں ایک سکون کی تعریف سے یہ بات مستنبط ہوسکتی ہے

...بتدار بالسکون یعنے پہلے حرف کو سکون کے ساتھ ادا کرنا۔ اور اجتماع یا التقار ساکنین یعنی
...ساکن حرفوں کا بلا فصل یکجا ہونا متعذر ہے اور چونکہ زبان عرب سے اوانہیں ہو سکتا محال
...ھا گیا ہے یعنی محال عادی پس جس جگہ ابتدار بالسکون لازم آتا ہے اُسکے دور کرنے کو ہمز
...تدار میں زیادہ کر لیتے ہیں جسکو ہمزۂ وصل کہتے ہیں ایسا ہمزہ اکثر امر اور اُن اسموں کے شروع
...ں پاؤ گے جو اَلْ سے شروع ہوتے ہیں اَلْ میں لام ساکن واسطے تعریف کے ہے اور ہمزہ
...اسطے رفع ابتدار بالسکون کے اور چونکہ ہمزۂ وصل ایک ضرورت سے زیادہ کیا جاتا ہے جب
...ضرورت باقی نہیں رہتی گر جاتا ہے مگر صرف تلفظ میں نہ کتابت میں جیسے فَاطْلُبْ اور قَالَ اللّٰہ
...ر بِسْمِ اللّٰہِ میں اسم کا ہمزہ اور لفظ ابن کا ہمزہ جبکہ ابن دو ناموں کے بیچ میں ہو جیسے خالد
...ولید اور اَلْ تعریفی کا ہمزہ جبکہ اُسپر لام داخل ہو جیسے لِلرَّجُلِ لِلّٰہِ کتابت میں بھی گرا دیتے ہیں
...الغرض ابتدار بالسکون اور التقاے ساکنین دونوں منع ہیں مگر جواز التقاے ساکنین کی د
...دو صورتیں ہیں ایک تو حالت وقف یعنی جب متکلم بات پوری کرکے ٹھہر جاتے کہ وہ سکون حرکا
...حرکت رکھتا ہے دوسرے جن دو حرفوں میں التقاے ساکنین ہو اُن میں پہلا حرف لین او
...مشدد ہو جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ اس میں دونوں صورتوں کی مثالیں ہیں ضَآلِّيْنَ کے الف اور
...میں دوسری قسم کا التقاے ساکنین ہے اور ی اور ن میں پہلی قسم کا۔ اسیطرح دُوَيْبَّۃٌ
...خُوَيْصَّۃٌ دَآبَّۃٌ اِضْرِبَآنِّ ایسے اجتماع ساکنین کو جو جائز ہے علیحدہ کہتے ہیں یعنی برداشت
...جوازی صورتوں کے علاوہ اگر کہیں التقاے ساکنین لازم آجاتا ہے تو اُسکو دور کرنا ضرو
...اس طور پر کہ اگر حرف اول مدہ ہے تو حذف کیا جاتا ہے کیونکہ اُسکے ماقبل کی حرکت اسکی د...

موجود ہے جیسے اُدْعُوا اللّٰہَ کو اُدْعُ اللّٰہَ اور قُوْلِی الْحَقَّ کو قُوْلِ الْحَقَّ قُوْلَنْ کو قُلْنَ بِیْعْ
کو بِعْ مگر مدّہ اور اُسکا حرف ماقبل دونوں کا ایک کلمہ میں ہونا شرط ہے پس حَسْبِیَ اللّٰہُ کو
حَسْبِ اللّٰہُ نہیں کہیں گے اور اگر مدّہ نہیں ہے محض لین ہے تو اُسکو حرکت دیجائے جیسے لَا تَنْسَوُا
الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ اور اگر ادغام دو حرف صحیح میں ہے تو اگر کلمہ واحد میں ہو حرف ثانی کو ورنہ
حرف اول کو متحرک کیا جائے گا جیسے قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اور مُدَّ اور ساکن کے
متحرک کرنے میں یہ کلیہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمیشہ حرکت کسرہ دیجاتی ہے جیسے قُلْ اور اَللّٰھُمَّ دو
لفظ ہیں قُلْ کا لام ساکن ہے اور اَللّٰھُمَّ میں گو ہمزہ متحرک ہے مگر وہ ہمزہ وصل ہے جب قُلْ اور
اَللّٰھُمَّ کو ترکیب دو گے ہمزہ گر جائے گا پس قُلْ کا لام اور اَللّٰھُمَّ کا پہلا لام دو ساکنوں کا اجتماع
لازم آئے گا تو قُلْ کے لام کو حرکت کسرہ دیجائے گی اور قُلِ اللّٰھُمَّ پڑھا جائے گا۔ گو ساکن کو حرکت
کسرہ سے متحرک کرنا عام بات ہے مگر بعض صورتیں اس سے مستثنٰی بھی ہیں اول میم جمع جو لفظ ھُمْ
اور اَنْتُمْ اور کُمْ میں ہے کہ اس میم کو ضمہ دیا جاتا ہے جیسے اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ تَقَطَّعَتْ بِھِمُ الْاَسْبَابُ
یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ واو جمع ماقبل مفتوح کو ضمہ دیا جاتا ہے جیسے لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ لفظ
مِنْ کو جب کلمہ معرف باللام سے وصل کیا جائے تو ن کو فتحہ دیا جائے جیسے مِنَ اللّٰہِ۔ حرکات میں
فتحہ اخف الحرکات ہے اور ضمہ اثقل الحرکات رہا کسرہ سو فتحہ کی نسبت ثقیل ہے مگر ضمہ کی نسبت
خفیف۔ حروف علت خفت و ثقل میں تابع اُس حرکت کے ہیں جسکے اشباع سے وہ پیدا ہوتے ہیں
توالی کسرات ممنوع ہے بلکہ چار یا زیادہ حرکتوں کا کلمہ واحد میں پے در پے آنا بھی ممنوع ہے
کلمہ واحد کی قید سے ضَرَبَکَ خارج ہوگیا مگر ضَرَبْتَا پھر بھی محل اعتراض ہے سو ضربتا میں ت

کی حرکت عارضی ہے ورنہ تاء تانیث اصل مفرد میں ساکن تھی یہاں الف کی رعایت سے مفتوح ہو گئی ہے۔

جو حرکت لفظ کے حرف آخر پر ہو اُسکے دوسرے نام ہیں ضمہ کو رفع فتحہ کو نصب کسرہ کو جر اور ساکن کو جزم کہتے ہیں آخر میں حرف کی حرکت کے بعد نون ساکن لگایا جاتا ہے وہ نون کتابت میں نہیں آتا۔ مگر تلفظ میں بولا جاتا ہے اُس کو تنوین کہتے ہیں اور اُسکی علامت یہی کہ حرکت حرف ماقبل دوہری کردی جائے جیسے جَاءَنِی زَیْدٌ یا زَیْدٌ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ مگر تنوین نصب میں ایک الف بھی آخر میں زیادہ کردیتے ہیں رَاَیْتُ زَیْدًا جب لفظ منون دوسرے لفظ سے ملایا جائے اور اُس ملانے سے التقاے ساکنین لازم آئے تو نون تنوین کو متحرک بکسرہ کرلیتے ہیں اور اُس حالت میں اُسکو کتابت میں بھی ظاہر کرلیتے ہیں جیسے زَیْدُ نِ الْعَالِمُ۔ قافیہ شعر میں تنوین پڑھنے میں نہیں آتی لفظ متحرک اسطرح باشباع حرکت پڑھا جاتا ہے کہ گویا اُسکے آخر میں حرف اُخت حرکت ہے عِیْدٌ بِاَیَّةِ حَالٍ عُدْتَ یَا عِیْدُ بِمَا مَضٰی بِاَمْرٍ فِیْكَ تَجْدِیْدٌ لفظ عِیْدٌ اور تَجْدِیْدٌ کے آخر میں تنوین رفع کی جگہ واو ماقبل مضموم پڑھیں گے حروف ہجا کو جس ترتیب سے ہمنے بیان کیا ہے ترتیب مروجہ کے مطابق ہے ورنہ قدیمی ترتیب حروف ہجا کی یوں تھی۔ ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ ان الفاظ کے کچھ معنی نہیں ہیں حرفوں کی ترکیبی صورتیں دکھانے کے لیئے یہ الفاظ بنائے ہیں۔ ہاں ان الفاظ سے ایک بڑا کام لیا جاتا ہے وہ یہ کہ عرب میں علامات ہندسہ نہیں تھیں انھیں حروف ابجد سے حساب کا کام بھی لیتے تھے یعنی ا ب ج د ہ و ز ح ط آحاد ہیں ایک سے نو تک پھر ی ک

ل م ن س ع ف ص عشرات ہیں دس سے نوّے تک پھر ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ مآت سو سے نو سو تک اور غ الف یعنی ہزار۔ مگر جب سے عرب والوں نے علامات اعداد جو اردو فارسی میں مروج ہیں اخذ کرلیں حقیقت میں ابجد بیکار ہوگئی صرف عمدہ واقعات کی یادداشت کے لئے حساب ابجد مستعمل رہا مناسب مطلب کوئی بامعنی جملہ ایسا بنالیا جسکے اعداد سے سال واقعہ نکلتا ہو۔ واقع میں یادداشت کا یہ ایک عمدہ ذریعہ ہے کیونکہ نفس اعداد کا صحت سے یاد رکھنا دشوار ہے پس مشہور لوگوں کی ولادت و وفات اور نامی عمارتوں کی بناء یا واقعات عالمگیر جیسے طوفان و قحط کے لئے شعرا تاریخی مادے بناتے تھے اور لوگ انکو دلچسپ سمجھ کر یاد رکھتے تھے جب شاعری کا خوب چرچا ہوا تو تاریخوں کی ایسی مٹی خراب ہوئی کہ ادنی ادنی آدمی اپنے بیٹوں کے تاریخی نام رکھنے لگے چھاپہ خانوں میں ایک واہیات سی جنتری چھپتی ہے تو دو ورقوں میں اسکی تاریخیں ہوتی ہیں ایک گھٹکا سا امیرزادہ چند گھنٹہ دردسر میں مبتلا رہ کر صحت پاتا ہے تو شعرا اسکو تاریخیں نذر دیتے ہیں۔ ابجد کے حروف گنو تو ۲۸ ہوتے ہیں ایک حرف کی کمی کا یہ سبب ہے کہ ہمزہ اور الف حساب ابجد میں ایک گنا گیا حالانکہ دو حرف جداگانہ ہیں۔ ہمزہ کے واسطے اصل میں کوئی علامت خاص مقرر نہیں کی گئی تھی اور سر عین ؏ یا ء جو تم دیکھتے ہو ایجاد مابعد ہے۔ مگر باہمہ ہمزہ کو جن حرفوں کے پیرایہ میں لکھتے تھے ہنوز انھیں حرفوں کے پیرایہ میں لکھتے ہیں اور علامت نو ایجاد کو امتیاز کے لیے اوپر لکھ دیتے ہیں جو ہمزہ کہ ابتدائے لفظ میں واقع ہو ہمیشہ الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے جیسے أَبٌ أَخٌ أُکُلٌ أُخْتٌ إِبْنٌ اور واضح ہو کہ روابط کے زیادہ ہونے سے صدارت ہمزہ باطل نہ ہوگی جیسے وَمَا لِأَحَدٍ کہ باوجودیکہ لفظ أَحَدٍ پر لام مکسور آیا ہے پھر بھی وہ

سی شکل الف میں لکھا گیا ہے لیکن لَئِنْ لِئَلَّا یَوْمَئِذٍ حِیْنَئِذٍ هٰؤُلَاءِ خلاف قیاس ہیں جو
ہمزہ کہ وسط میں واقع ہو اگر خود ساکن ہے تو اُس حرف کے پیرایہ میں لکھا جائے گا جو موافق حرکت
ماقبل ہو اور خود متحرک ہو تو اپنی حرکت کی اُخت میں جیسے رَأْسٌ بُؤْسٌ ذِئْبٌ یَسْأَلُ سَئِمَ
یَئُوْمُ جو ہمزہ آخر لفظ میں واقع ہو اگر اُسکے پہلے ساکن ہے تو اُسکے واسطے کوئی شکل کتابت میں
مقرر نہیں جیسے جُزْءٌ اِبْتِدَاءٌ اِنْتِهَاءٌ ساں اگر کوئی اور حرف آخر میں بڑھ جائے اور یوں اُسکا آخر میں
ہونا باطل ہو جائے تو پھر اُسکے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے گا جو ہمزہ متوسط کے ساتھ کیا جاتا ہے
جیسے هٰذَا جُزْؤُكَ وَرَأَيْتُ جُزْأَكَ مَرَرْتُ بِجُزْئِكَ اور اگر ہمزہ آخر لفظ میں ہو اور اُسکا ماقبل متحرک
ہو تو ہمزہ کو برعایت حرکت ماقبل لکھتے ہیں جیسے یَقْرَأُ یُقْرِئُ جَرُؤَ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے
جیسے ماولا اور سکون کی وجہ سے کسی لفظ کی ابتدا میں آ نہیں سکتا پس اسکے نام رکھنے میں
دشواری پیش آئی کیونکہ حروف ہجا کے ایسے نام رکھے ہیں کہ ہر حرف اپنے نام کے شروع میں آتا
ہے مثلاً ج کا نام جیم ہے اور لفظ جیم میں پہلا حرف وہی ہے جو جیم کا مسمّٰی ہے ج پس ایسا
نام آ کے واسطے ہونا ممکن نہ تھا کیونکہ الف کہتے تو لفظ الف میں پہلے ہمزہ متحرک ہے نہ الف ساکن
مجبوراً الف کے نام کی جگہ لفظ لَا رکھا جسکو غلطی سے لوگ لام الف پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ یاد رکھنے
کی بات ہے کہ اسما اور افعال میں جہاں کہیں الف اصلی پاؤ جان لو کہ اصل میں واو یا یا رہا ہوگا کہ
کسی قاعدے سے بدل کر الف ہو گیا ہے مگر حروف و اسماء غیر متمکنہ میں الف اصلی بھی ہوا کرتا ہے۔
جب لفظ میں چوتھی جگہ یا اور آگے بڑھکر الف ہو اور اُسپر لفظ تمام ہوتا ہو تو چاہیے اصل میں کچھ ہی
رہا ہو اُسکو یَ کی صورت میں لکھتے ہیں جیسے فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی

اور اسیطرح مُصْطَفٰی مُرْتَضٰی لیکن اگر کلمہ سہ حرفی ہو اور الف پر تمام ہوتا ہو تو اگر الف اصل میں و تھا تو اپنی صورت میں ورنہ ی کے پیرایے میں لکھا جاتا ہے جیسے دَعَا رَمٰی فَتٰی عَصَا مگر عُلٰی اور رِضٰی یعنی وزن فُعَلٌ اور فِعَلٌ اس قاعدہ سے مستثنٰی ہیں اور واضح ہو کہ الف صَلٰوۃ زَکٰوۃ مشکٰوۃ کو واو کی صورت لکھتے ہیں اور الٰی علٰی حتّٰی متٰی انّٰی ی کی صورت میں۔ اللہ اور رحمٰن اور ھٰذا اور ھٰؤلاء اور ذٰلک اور اولٰئک اور ثلٰث اور لٰکن اور اکثر ناموں میں جیسے اسمٰعیل اسحٰق وغیرہ الف نہیں لکھتے مگر بولنے میں آتا ہے ماضی اور مضارع اور امر کے صیغہ جمع میں واو کے بعد الف زیادہ لکھدیا کرتے ہیں تاکہ واو جمع کو واو عاطفہ نہ سمجھا جائے جیسے نَصَرُوْا لَمْ یَنْصُرُوْا اِذْهَبُوْا مگر جب کہ صیغہ کے آخر میں کوئی حرف ملکر جزو کلمہ ہو جائے اور اشتباہ کا موقع باقی نہ رہے تو پھر الف لکھنے کی ضرورت نہیں لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْکِتَابِ کَلُوْنِیْ اَلْبَرَاغِیْثُ لِیَقْتُلُوْ عُمَرَ سے تفرقہ کرنے کے لیے عَمْرٌو کے اخیر میں ایک واو زیادہ لکھدیا کرتے ہیں اور سبب یہ ہے کہ لکھنے والے اکثر نقطوں اور حرکتوں کو چھوڑ دیتے ہیں کَمَا قَالَ الشَّاعِرُ ؎ بر موز بود حدیث پیراں بے نقطہ بود خطِ دبیراں ۔ الف اور واو اور ی جب خود متحرک ہوں حروف علت کہے جاتے ہیں اور جب ساکن ہوں اور حرکت ماقبل موافق تو مدّہ جیسے خَافَ یَقُوْلُ یَبِیْعُ اور مخالف ہو تو لین جیسے قَوْلٌ بَیْعٌ۔ حروف ہجا بعض ایکدوسرے کے ہمشکل ہیں اور اُن میں وجہ امتیاز نقاط ہیں حروف نقطہ دار کو معجمہ اور بے نقطہ کو مہملہ کہتے ہیں ہند میں جن حرفوں کے نام کے آخر میں یائے مجہولہ لگائی جاتی ہے انکو فارسی اور عربی میں الف اور ہمزہ لگاکر بولتے ہیں جیسے **عربی** البا۔ الحا۔ الطا۔ **فارسی** با۔ حا۔ طا۔ **ہندی** بے حے طے ازبسکہ ب ت ث ی کی صورت ترکیب کی حالت

میں ایک دوسرے سے سخت اشتباہ ہے صرف نقطوں پر مدار شناخت ہے اور لکھنے والے نقطہ دینے
میں بڑی بے پروائی کیا کرتے ہیں تو کتب لغت میں اور جہاں زیادہ احتیاط درکار ہوتی ہے نقطوں کا
شمار اور انکا موقع بھی ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ ب الباء الموحدۃ ت التاء المثناۃ الفوقانیۃ
ث الثاء المثلثۃ ی الیاء المثناۃ التحتانیۃ۔ اسیطرح حرکات کو بھی جہاں ضرورت
ہوتی ہے عبارت میں بیان کر دیتے ہیں جیسے تبذ کی توضیح منظور ہو تو کہیں گے بکسر التاء
المثناۃ الفوقانیۃ وسکون الباء الموحدۃ۔ عربی میں اختصار کا بہت کم رواج ہے الفاظ معدودے چند ہیں
جنکے مختصر متعارف ہیں مثلاً تعہ سے تعالیٰ عم سے علیہ السلام صلعم سے صلی اللہ علیہ وسلم
رہ سے رحمہ اللہ یا رحمۃ اللہ علیہ رضہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ مط سے مطلوب۔ ہف سے
ہذا خلف مم سے ممنوع لانم سے لانسلم لایخ سے لایخلو مح سے محال بط سے باطل
یق سے یقال ظ ظاہر ایضاً سے ایضاً ح سے حینئذ کک سے کذلک آہ و الخ سے الی آخرہ

اعلان

تصنیفات فاضل اجل جناب حافظ مولوی محمد نذیر احمد خاں
صاحب کی ترمیم شدہ مع حواشی جدید کاغذ کی عمدگی چھاپہ
کی صفائی نے خریداروں کے دلوں کو از سر نو شوق دلایا ہی جنکے
نام مع قیمت درج ذیل ہیں۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار ہے

مرآة العروس کاغذ ولایتی صفحہ ۲۴۰ مطبع انصاری دہلی (مضمون) مستورات کی خانہ داری کے بیان میں قیمت فی جلد ۸ / توبة النصوح کاغذ ولایتی صفحہ ۲۴۴ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی (مضمون) تعلیم خدا پرستی میں قیمت فی جلد ۸ / بنات النعش ترمیم شدہ کاغذ ولایتی مطبوعہ مطبع انصاری دہلی قیمت فی جلد ۸ / ایضاً کاغذ دیسی فی جلد ۶ / محصنات یعنی فسانۂ مبتلا کاغذ ولایتی [illegible] مطبوعہ مطبع انصاری دہلی (مضمون) تعدد ازدواج کے نقصان میں قیمت فی جلد [illegible] ابن الوقت [illegible] مطبع انصاری دہلی (مضمون) انگریزی وضع اور لامذہبی کے نقصان میں قیمت فی جلد ۱۲ / منتخب الحکایات [illegible] دہلی (مضمون) حکایات دلچسپ محصل مطلب قیمت فی جلد ۴ / موعظہ حسنہ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی (مضمون) تعلیم [illegible] فرمان نامہ پیام قیمت فی جلد ۱۰ / چند پند مطبوعہ مطبع دہلی (مضمون) مبتدی بچوں کے پڑھنے کی اردو کتاب ہے جس میں مطبوعہ مضامین جمع کیے گئے ہیں قیمت فی جلد ۴ / صرف [illegible] قواعد فارسی قیمت فی جلد ۲ / نصاب خسرو یہ کتاب نصابیں ہی قیمت فی جلد ۱ / اجتہاد [illegible] قوم کے بارے میں ہے قیمت فی جلد ۱ / مبادی الحکمة بزبان اردو مطبوعہ مطبع دہلی (مضمون) [illegible] عمدہ کتاب [illegible] میں مصنف کو سرکار انگلشیہ سے انعام ملا ہے قیمت فی جلد ۸ / ایامیٰ یہ مولوی محمد نذیر احمد خاں صاحب کا جدید تصنیف کیا ہوا ناول یعنی فرضی قصہ ہے اس میں بیوہ عورتوں کے نکاح نہ کرنے کی دینی و دنیوی خرابیاں دکھائی گئی ہیں قیمت فی جلد ۱ / رسم الخط (مضمون) قواعد املا و انشاء ہندی بچوں کے لیے نہایت عمدہ فائدہ پہنچانے والی اور بہت بکار آمد ہی قیمت فی جلد ۲ /
لکچروں کا مجموعہ حافظ مولوی محمد نذیر احمد خاں صاحب کے کل لکچروں کا مجموعہ ہی جو انہوں نے وقتاً فوقتاً
قومی مجمعوں۔ انجمنوں اور جلسوں میں لاہور دہلی اور علی گڈھ وغیرہ شہروں میں دیئے ہیں اور جس کا ایک
حصہ بطور مجموعہ لاہور میں چھپا تھا مگر اس میں صرف پانچ لکچر تھے اور ہمنے بڑی عرقریزی اور
محنت سے جون ۱۸۹۰ع تک کے کل لکچر بعد اصلاح مولوی صاحب ممدوح تیرہ لکچروں کا
مجموعہ کر کے نہایت خوشخط اور عمدہ ولایتی کاغذ دسری رام پوری کاغذ پر مطبع
انصاری دہلی میں چھپوایا ہی عربی انگریزی عبارات کے معنی فٹ نوٹ کے
طور پر لکھ دیئے ہیں قیمت بہت کم رکھی گئی ہی یعنی کاغذ
ولایتی فی جلد عمہ اور کاغذ دیسی فی جلد ۱۲ /

المشتہر
محمد نذیر حسین تاجر کتب

۲۲۳ن ع ۹۲،۲۷۵

۸۸۵۵۵

نذیر احمد، محمد

"بالتجنیس فی الحروف"

یعنی اردو زبان میں حروف عربی کے مسائل

Date	No.	Date	No.
29		799	

For Binding
List No. 101
27-6-88

۲۲۳ن ع ۹۲،۲۷۵
۸۸۵۵۵
نذیر احمد، محمد
"بالتجنیس فی الحروف"
یعنی اردو زبان میں حروف عربی کے مسائل
Date No. Date
29 79
For Binding
List No.
27-6-88
URDU